سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(جمعۃ المبارک 8، سوموار 11، منگل 12۔ مئی 2020)

(یوم الجمع 14، یوم الاثنین 17، یوم الثلاثہ 18۔ رمضان المبارک 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : اکیسواں اجلاس

جلد 21 : شمارہ جات : 1 تا 3

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 8۔ مئی 2020

جلد 21 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
7۔	سابق منسٹر راجہ اشفاق سرور (مرحوم) اور معزز ممبر میاں عبدالرؤف کے والد (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت	------------	15
	پوائنٹ آف آرڈر		
8۔	معزز ممبران اور اسمبلی سٹاف کا کورونا ٹیسٹ کروانے کا مطالبہ	------------	16
	سوالات (محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	22
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
10۔	آرڈیننس (تدارک و کنٹرول) متعدی امراض پنجاب 2020	------------	35
11۔	آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020	------------	35
12۔	آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020	------------	36
13۔	آرڈیننس (ترمیم) اسٹامپ پنجاب 2020	------------	36
14۔	آرڈیننس امتناع ہورڈنگ پنجاب 2020	------------	37
15۔	آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020	------------	37
16۔	آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020	------------	37
	بحث		
17۔	آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر عام بحث	------------	40

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

سوموار، 11۔ مئی 2020

جلد 21 : شمارہ 2

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18۔	ایجنڈا	69
19۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	71
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ	72
	پوائنٹ آف آرڈر	
21۔	پیف کے سکول ٹیچرز کو تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ	73
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)	
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	75
	توجہ دلاؤ نوٹس	
23۔	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	95
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
24۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020	96
25۔	مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں 2020	98
	عام بحث	
26۔	آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر عام بحث	101

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	منگل، 12۔ مئی 2020		
	جلد 21 : شمارہ 3		
27۔	ایجنڈا	-----------	149
28۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	153
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	154
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
30۔	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 اور 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	155
	پوائنٹ آف آرڈر		
31۔	پیف کے سکول ٹیچرز کو تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ (۔۔۔ جاری)	-----------	157
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
32۔	تحاریک استحقاق بابت سال 20-2019 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	160
	سوالات (محکمہ خوراک)		
33۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	162
	تحاریک التوائے کار		
34۔	فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کا بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ	-----------	172

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
35۔	مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی بل 2020	-----------	178
	قراردادیں		
	(مفاد عامہ سے متعلق)		
36۔	سابق معزز وزیر راجہ اشفاق سرور کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار	-----------	181
37۔	گندم کے آنے والے سیزن میں زمینداروں کو باردانے کی فراہمی اور قیمت کی ادائیگی کا طریق کار وضع کرنے کا مطالبہ	-----------	184
38۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	185
	قرارداد		
39۔	تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے خلاف اُٹھنے والی سازشوں پر مؤثر کارروائی کا مطالبہ	-----------	186
40۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	196
41۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(58)/2020/2225. Dated: 2nd May, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi**, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday , 8th May 2020 at 2:00 PM** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore,
2nd May, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8۔ مئی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) متعدی امراض پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (تدارک وکنٹرول) متعدی امراض پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) اسٹامپ پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) اسٹامپ پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ آرڈیننس امتناع ہورڈنگ پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس امتناع ہورڈنگ پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

6- آرڈیننس (ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)(پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7- آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020

ایک وزیر آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

آئندہ بجٹ اور کوروناوائرس کی وبا پر بحث

ایک وزیر آئندہ بجٹ اور کوروناوائرس کی وبا پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	: سینئر وزیر، وزیر خوراک
2۔	ملک محمد انور	: وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجہ	: وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
4۔	راجہ راشد حفیظ	: وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	: وزیر اطلاعات / کالونیز
6۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*

7- جناب عمار یاسر : وزیر کانکنی ومعدنیات
8- جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم
9- جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول
10- سید سعید الحسن : وزیر اوقاف ومذہبی امور
11- جناب عنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت وانسانی وسائل
12- جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات
13- جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
14- چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن
15- جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات ونار کوٹکس کنٹرول
16- محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین
17- جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
18- مہر محمد اسلم : وزیر امداد باہمی
19- میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
20- میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
21- جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن
22- میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
23- ملک اسد علی : وزیر جنگلی حیات وماہی پروری

7

24- جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی
25- سردار محمد آصف نکئی : وزیر مواصلات وتعمیرات
26- سید صمصام علی شاہ بخاری : وزیر اشتمال اراضی

27۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
28۔ سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔ جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
31۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
32۔ جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
33۔ مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔ جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔ سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔ محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37۔ جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16-	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17-	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18-	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

10

19- جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20- جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21- جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22- جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23- سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24- جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25- میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26- جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27- رائے ظہور احمد	:	خوراک
28- سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29- جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30- جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
31- جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32- جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33- جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34- جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35- جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
36- جناب محمد طاہر	:	زراعت
37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38- جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل

جناب محمد شان گل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 8- مئی 2020

(یوم الجمع، 14- رمضان المبارک 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

سورۃ البَقَرۃ آیات 155 تا 157

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت سنادو (155) کہ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (156) یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی عنایتیں ہیں اور خصوصی رحمت بھی ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں (157) وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے آ
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
بوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دُنیا بہت ہی تنگ مسلمان پہ ہوگئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
ارے دروازۂ علیؓ سے یہ خیرات لے کے آ
جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے آ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے — پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے — پی پی۔29
3. سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے — پی پی۔296
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے — ڈبلیو۔331

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

سابق منسٹر راجہ اشفاق سرور (مرحوم) اور معزز ممبر میاں عبدالرؤف کے والد (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر راجہ اشفاق سرور جو منسٹر بھی رہے ہیں، ہماری پارٹی مسلم لیگ (ن) کے جنرل سیکرٹری بھی رہے وفات پا گئے ہیں اُن کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! معزز ممبر میاں عبدالرؤف کے والد وفات پا گئے ہیں اُن کے لئے بھی فاتحہ خوانی کروادی جائے۔

جناب سپیکر: جی، دعا کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات کا وقت ہے لیکن پہلے آپ بات کر لیں۔

معزز ممبران اور اسمبلی کے سٹاف کا کورونا ٹیسٹ کروانے کا مطالبہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پہلے تو ہمارے تمام دوستوں کی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وبا سے ہمارے ملک اور پوری دنیا کو محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور کرم سے پوری دنیا کو نجات دے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پتا نہیں کتنا عرصہ یہ وبا چلتی ہے تو ہمیں ہر کام میں ایک سسٹم بنانا پڑے گا کہ جب ہمارا اجلاس شروع ہو جیسا کہ آج پہلا اجلاس ہے چاہے وہ ریکوزیشن پر آئے یا گورنمنٹ بلائے تو میری یہ تجویز ہے کہ اسمبلی سٹاف جو یہاں پر کام کرے یا جتنے ممبران اجلاس میں شرکت کریں ان کا کورونا ٹیسٹ ہو جائے تا کہ ہمیں ہاؤس میں بیٹھے ہوئے یہ پتا ہو جتنے اس ہاؤس میں ممبران بیٹھے ہیں ان کا کورونا ٹیسٹ نیگٹیو ہے تو میری یہ آپ سے request ہے کہ آپ اس کا کوئی حل نکالیں۔

جناب سپیکر: جناب سعید احمد خان! ایک سیکنڈ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب اجلاس کے لئے ریکوزیشن جمع کروائی گئی تھی تو ہماری اپوزیشن اور دوسرے ممبران کے ساتھ video link meetings ہوتی رہی ہیں تو اس وقت یہ طے ہو گیا تھا کہ اپنی اپنی پارٹی کے ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کرنی ہے وہ براہ مہربانی کورونا ٹیسٹ کی رپورٹ اپنے ساتھ لے کر آئیں اور ان کے پاس ماسک اور دوسری چیزیں بھی ہونی چاہئیں لہٰذا یہ طے ہو چکا ہوا تھا اور انشاءاللہ اس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے اور میں نے بھی اپنا ٹیسٹ کروالیا ہے۔ 200 سے زائد اسمبلی سٹاف اندر کام کر رہا ہے ان کے بھی ہم نے ٹیسٹ کروائے ہیں اور اس کے بعد ان کو اسمبلی میں آنے کے لئے allow کیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ اسمبلی کے سٹاف کا کورونا ٹیسٹ نیگٹیو ہے۔ ہم جتنے ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں ہمیں تو کسی نے پوچھا ہے اور نہ ہی ہمیں پتا ہے کہ ہمارا کوئی ٹیسٹ ہونا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! میری صرف آپ سے گزارش ہے کہ آپ مہربانی فرمائیں کوئی بندوبست کریں یہ ضروری نہیں ہے کہ دس، اٹھارہ یا چالیس آدمی آئیں گزارش یہ ہے کہ تمام کا ٹیسٹ کروائیں جن کا رزلٹ نیگٹیو ہے وہ تمام آئیں اور آکر اجلاس attend کریں۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! آج جب پی ٹی آئی کے ممبر جناب لیاقت بدر کا ٹمپریچر چیک کیا گیا تو وہ زیادہ تھا وہ مجھے آکر ملے ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کو ہدایات پر عمل کرنا پڑے گا لہٰذا آپ واپس چلے جائیں اور جب آپ ٹھیک ہو جائیں تو by rotation next session میں جب آپ کی باری آئے گی آپ دوبارہ آجائیں لیکن کورونا ٹیسٹ کروا کر آئیں۔ یہ تمام arrangements ہم نے کئے ہوئے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہاں پر میرے تمام colleagues بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ کسی نے ہمیں کورونا ٹیسٹ کے حوالے سے پوچھا ہے اور نہ ہی کسی نے اس حوالے سے ہمیں کچھ کہا ہے۔

جناب سپیکر: خان جناب سعید اکبر خان! کورونا ٹیسٹ آپ نے خود کروانا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ یہاں اسمبلی میں کوئی اس طرح کا arrangement کریں تاکہ کوئی مسئلہ نہ ہو۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ پھر ممبران کے بھی ٹیسٹ کروادیں کیونکہ تمام parliamentarians زیادہ ذمہ دار ہیں تو میں جناب محمد بشارت راجہ اور ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ جن ممبران نے کورونا ٹیسٹ نہیں کروائے اور وہ یہاں پر بیٹھے ہیں ان کے ٹیسٹ کروادیں۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ابھی کہہ دیتے ہیں اور ٹیسٹ کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان! میں نے منسٹر صاحبہ سے کہہ دیا ہے اور ابھی بندہ آجائے گا تو جس نے بھی ٹیسٹ کورونا ہے وہ کروالے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جبکہ ہمارا اسمبلی سیشن چل رہا ہے تو اسمبلی کے باہر پرائیویٹ سکولز ٹیچرز پرامن احتجاج کر رہے ہیں۔ آپ کے دور میں PEC شروع کی گئی تھی اور ساڑھے تین لاکھ طلباء enroll کئے گئے تھے۔ پھر میاں محمد شہباز شریف کے دور میں ان کی تعداد 31 لاکھ تک پہنچ گئی تھی اور اس وقت 24 لاکھ یعنی کوئی 6 یا 7 لاکھ ان کی تعداد میں کمی ہوئی ہے تو ان کو تین ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں لہٰذا میری submission صرف یہ ہے کہ منسٹر سکولز اور سیکرٹری سکولز ان کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو solve کروادیں۔ ان میں سے زیادہ تر بچے verified ہیں، CMIT کی رپورٹ بھی آگئی ہے تو باقی جو unverified بچے تھے وہ بھی verify ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! میں اس حوالے سے آپ کو عرض کرتا ہوں کہ ان تمام لوگوں نے اور ان کی ایسوسی ایشن نے مجھ سے رابطہ کیا تھا تو پھر میں نے اپنے گھر ایجوکیشن منسٹر کو بلایا اور ان کے ساتھ ان کی میٹنگ کروادی تھی۔ آپ نے جو باتیں کہی ہیں وہ منسٹر صاحب نے اس وقت نوٹ کرلی تھیں اور ان کو ساتھ لے گئے تھے اور ان کے ساتھ باقاعدہ انہوں نے کام بھی شروع کر دیا تھا تو آج منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! ان کو دوبارہ کہنا پڑے گا کیونکہ باہر ٹیچرز پھر protest کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! چلیں جب منسٹر صاحب ہاؤس میں آجائیں تو آپ مجھے یاد کروادیں تو ان کو دوبارہ کہہ دیں گے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک کورونا ٹیسٹ کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ جو ممبران ٹیسٹ کورونا چاہتے ہیں وہ کروالیں اور اگر کوئی ممبر ٹیسٹ نہیں کروانا چاہتا تو کیا اس کا زبردستی ٹیسٹ کرنا ہے تب بھی آپ بتادیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! جو ممبر ٹیسٹ کورونا چاہتا ہے وہ کروالے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان! اب یہ آخری پوائنٹ آف آرڈر ہے اس کے بعد کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے PEC کے معاملے پر دونوں کو اکٹھا کیا اور اس حوالے سے خود دلچسپی لی لیکن بدقسمتی سے یہ جو ٹیچرز باہر آئے ہیں یہ اس لئے آئے ہیں کہ آپ کے نوٹس لینے کے باوجود ان پر FIRs کاٹی گئی ہیں اور ان اساتذہ کو گرفتار کیا گیا ہے تو یہ انتہائی condemnable ہے اور اس پر میں چاہوں گا کہ جس طرح پہلے آپ نے اس معاملے کو دیکھا تھا پھر اس پر نظر ثانی کریں کیونکہ یہ تعلیم اور اساتذہ کا ایشو ہے لہٰذا پورے پنجاب میں اس حوالے سے تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری میری آج آپ کے توسط سے حکومت سے یہ request ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم آزادی اظہار رائے کی بات کرتے ہیں، جب ہم basic human rights and basic fundamental rights کی بات کرتے ہیں تو اس میں آزادی چاہے ایک عام آدمی ہو یا ممبر اسمبلی ہو سب کو ملنی چاہئے۔ آج لیڈر آف دی اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو 335 دن سے زیادہ پابند سلاسل کئے ہوئے ہو چکے ہیں۔ نیب کا کردار آپ کے سامنے

ہے نیب ایک ایسا ادارہ بن چکا ہے کہ چیئرمین نیب نے کہا کہ ہم face نہیں بلکہ کیس دیکھتے ہیں لیکن ابھی تک جو نیب کا ریکارڈ نظر آرہا ہے اس میں وہ face دیکھ کر inquiries کر رہے ہیں اور نیب کی جتنی inquiries ہوئی ہیں چاہے وہ آشیانہ، فواد حسن فواد یا خواجہ سعد رفیق کا کیس ہو جس کا کیس بھی عدالت میں گیا وہ inquiries عدالتوں میں چیلنج ہوئی ہیں۔ شاہد خاقان عباسی کے کیس سے لے کر مفتاح اسماعیل کے کیس تک ہر کیس میں نیب کو عدالت میں بہت ڈانٹا گیا کہ آپ نے اتنے دنوں میں کیا کیا ہے؟ تو یہ ایک لمبی لسٹ ہے، کامران مائیکل اور حافظ نعمان کے بارے میں آپ نے دیکھا کہ ان کو بَری کر دیا گیا ایک شخص جس کو ایک سال تک آپ نے جیل میں رکھا اور وہ بَری ہو جاتا ہے۔ یہاں پر خواجہ سلمان رفیق بھی بیٹھے ہیں مطلب کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہو گی کیونکہ اس طرح جو selected accountability ہے چاہے وہ کسی کی بھی ہو ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ چند دن پہلے اسی طرح آپ کے حوالے سے بھی خبریں آنا شروع ہوئیں اور نیب نے اس پر جو بات کی تو ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ نیب اپنا House in order کرے۔ یہاں پر بزنس کے تباہ ہونے کی بڑی وجہ نیب کا وہ سلوک تھا جس کی وجہ سے بزنس تباہ ہو گیا کورونا وائرس تو بعد میں آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف اسیر جمہوریت ہیں، جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی قربانیاں جمہوریت کے لئے آپ کے سامنے ہیں چاہے جب جناب پرویز مشرف کی آمریت تھی تب بھی جناب محمد حمزہ شہباز شریف پابند سلاسل تھے اور یہاں پر بیٹھ کر انہوں نے اس طرح کی صعوبتوں کا سامنا کیا اور آج پھر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو ٹارگٹ کر کے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کے مشن کو ناکام بنا دیں گے تو یہ جتنے مرضی اور لوگوں کو گرفتار کر لیں مسلم لیگ (ن) اپنے مشن پر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی سربراہی میں اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی قربانی سے آگے چلتی رہے گی چلتی رہے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنی بات اس شعر پر ختم کروں گا۔

اب وہ سلسلہ عنادر کھ نہیں سکتا
مجھے وہ سچ کہنے سے باز رکھ نہیں سکتا

وہ میرے حالات تو ناساز کر سکتا ہے
وہ میرے حالات ناساز رکھ نہیں سکتا

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! آپ نے تو بات کر نہیں لی؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! وہ اور بات تھی اب میں اور بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس سے متعلقہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Chair نے معزز ممبر خواجہ عمران نذیر سے کہہ دیا تھا کہ چونکہ آپ نے اپنی تقریر میں غلط الفاظ استعمال کئے ہیں اس لئے آپ یہاں سے اپنے آپ کو abstain کریں۔ ہم نے بات کی تو جناب محمد بشارت راجہ کہنے لگے کہ ہم ریکارڈنگ دیکھ لیتے ہیں اگر خواجہ عمران نذیر نے کوئی ایسی بات نہیں کی تو پھر ہم معذرت کریں گے اور اگر آپ کی طرف سے ایسی بات ہوئی ہے تو میں نے کہا کہ پھر ہم معذرت کریں گے لہٰذا اب میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جناب محمد بشارت راجہ نے ہماری عدم موجودگی میں ریکارڈنگ چیک کی ہے یا نہیں؟ چونکہ اس دن اجلاس کا آخری دن تھا اس لئے شاید جناب محمد بشارت راجہ وہ ریکارڈنگ نہ دیکھ پائے ہوں لہٰذا اب کوئی ٹائم رکھ لیں تو ہمارے بھی دو دوست آجائیں گے اور دیکھ لیں گے، اگر ہم نے زیادتی کی ہو گی تو ہم معذرت کریں گے ورنہ یہ معذرت کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کے بعد آج پہلا دن ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! نوٹ کر لیں پھر دیکھ بھی لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے دیکھنے کی چیز ہے میں ان سے رابطہ کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان نے جو کہا ہے اسے چیک کر لیں۔ جی، محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میڈیا کے بار بار messages آ رہے ہیں کہ انہیں کارروائی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ کی جو بھی ٹیکنیکل ٹیم ہے اسے کہیں کہ وہ اسے دیکھ لے چونکہ ایسے تو اجلاس کرنے کا فائدہ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جس کے پاس انٹرنیٹ اور لیپ ٹاپ ہے وہاں سب کو کارروائی پہنچ رہی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے ابھی چیک کیا ہے انہیں کارروائی نہیں مل رہی۔ پلیز آپ چیک کروالیں۔

جناب سپیکر: جناب عنائیت اللہ لک! آپ چیک کرالیں اور اگر کوئی problem ہے تو اسے ٹھیک کروادیں۔

سوالات

(محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج ایجنڈا پر محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2249 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2249 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 3183 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 کے آر ایچ سیز،
بی ایچ یوز اور ٹی ایچ کیو میں ماہانہ انسولین کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3183: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 264 (رحیم یار خان) میں ٹی ایچ کیوز، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں ماہانہ کتنی مقدار میں انسولین فراہم کی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے ایک سال سے ٹی ایچ کیو ہسپتال صادق آباد، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں انسولین کی سپلائی نہیں دی جا رہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹی ایچ کیو ہسپتال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مریضوں کو انسولین نہ دینے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ٹی ایچ کیو ہسپتال، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں کب تک انسولین کی سپلائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال صادق آباد، رورل ہیلتھ سنٹرز تحصیل صادق آباد کو ان کی ڈیمانڈ کے مطابق انسولین فراہم کی جارہی ہے اور بنیادی مراکز صحت کو انسولین فراہم نہیں کی جاتی۔

(ب) تحصیل ہسپتال صادق آباد کو سال 2019 کے دوران 5550 انسولین کی وائلز اور رورل ہیلتھ سنٹرز کو 2700 وائلز فراہم کی گئی ہیں۔ برائے سال 2020 میں اب تک تحصیل ہسپتال صادق آباد کو 1100 وائلز فراہم کی جاچکی ہے مزید ان کی ڈیمانڈ کے مطابق فراہم کر دی جائے گی۔

(ج) نہیں ایسا بالکل نہیں ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد، رورل ہیلتھ سنٹرز صادق آباد کو ان کی ڈیمانڈ کے مطابق انسولین فراہم کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان، تحصیل صادق آباد، رورل ہیلتھ سنٹرز تحصیل صادق آباد کو ان کی ڈیمانڈ کے مطابق انسولین فراہم کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے منسٹر ہیلتھ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ سے اپنے حلقہ پی پی۔264 تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں THQ، RHCs اور BHUs میں ماہانہ انسولین کی فراہمی کے حوالے سے سوال پوچھا تھا۔ I am very much satisfied with the answer اور اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی بات کے اختتام پر حوالہ دینا چاہوں گا کہ میں پچھلا پورا مہینہ رحیم یار خان میں تھا اور وہاں یہ کورونا کا معاملہ کافی عروج پر تھا چونکہ وہاں زائرین کی بہت تعداد واپس آئی اور ہمارے کافی سارے لوگ جو عرب ممالک میں پھنسے ہوئے تھے وہ بھی رحیم یار خان واپس آئے۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس اور آپ کے توسط سے منسٹر ہیلتھ ڈاکٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کروں گا اور خراج تحسین بھی پیش کروں گا I was in touch with her on daily basis. وہاں تقریباً چار سو زائرین کا مسئلہ تھا جس طرح انہیں Quarantine کیا گیا، جس طرح ان کی testing کی گئی اور جس طرح انہیں باعزت طریقے سے اپنے گھر واپس روانہ کیا گیا اس میں ہمارے ڈی سی رحیم یار خان جناب علی شہزاد کا بڑا کردار ہے، اس میں ہمارے CEO ہیلتھ سخاوت رندھاوا کا بھی بڑا کردار ہے اور سب سے importantly کہ میں منسٹر ہیلتھ صاحبہ سے روزانہ کی بنیاد پر رابطے میں تھا۔

جناب سپیکر! میرا یہ ماننا ہے کہ تنقید برائے اصلاح ہونی چاہئے لیکن تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے اگر کوئی اچھا کام کرے تو اسے appreciate کرنا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3226 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3315 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3334 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3337 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3383 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 3395 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ میں وارڈز اور بیڈز کی تعداد نیز ہسپتال میں ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3395: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ کتنے وارڈ اور بیڈز پر مشتمل ہے اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے گائنی وارڈ میں کتنے بیڈز کا بندوبست ہے گائنی وارڈ میں تعینات ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر مع عملہ کی تعداد فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے گائنی وارڈ میں مزید سہولتیں دینے اور مریضوں کی مشکلات کم کرنے کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ 12 وارڈز اور 304 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں سپیشلسٹ کی 61 اسامیاں ہیں اور 28 خالی ہیں۔ میڈیکل آفیسر ز اور وومن میڈیکل آفیسر ز کی 200 اسامیاں ہیں اور 52 خالی ہیں۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی 296 اسامیاں ہیں اور 31 خالی ہیں سپورٹ سٹاف کی 274 اسامیاں ہیں اور 37 خالی ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ کے گائنی وارڈ میں 26 بیڈز کا بندوبست ہے۔ گائنی وارڈز میں درج ذیل سٹاف کام کر رہا ہے:۔

1- چار سپیشلسٹ ڈاکٹرز 2- اٹھارہ لیڈی ڈاکٹرز
3- بیس نرسز 4- چھ مڈوائفز
5- چھ لیڈی ہیلتھ وزیٹر ز

(ج) جی، ہاں! ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ کی ملحقہ جگہ پر غلام نبی بلاک کی تکمیل کے لئے حال ہی میں سکیم منظور ہوئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ابھی اس پر کام شروع نہیں ہوا ہے۔ جس کی تعمیر سے سہولیات کی فراہمی میں مزید بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ ریکارڈ کے مطابق سپیشلسٹ کی 61 اسامیاں ہیں ان میں سے 28 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ اسی طرح میڈیکل آفیسر ز اور وومن میڈیکل آفیسر ز کی 200 اسامیوں میں سے 52 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ میں نے 2019 میں یہ سوال کیا تھا منسٹر صاحبہ بتا دیں کہ اب تک کتنی اسامیاں پُر کی گئی ہیں کیونکہ دوسرے سٹاف میں سے بھی ابھی تک 237 اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ابھی پچھلے دنوں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں 2000 ڈاکٹروں کے انٹرویو مکمل ہوئے ہیں جن میں ایک ہزار male medical officers اور ایک ہزار female medical officers شامل ہیں۔ کورونا کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن نے تین ماہ delay کیا ہے لیکن اب انہوں نے دفتر کھول کر ساری لسٹیں تشکیل کر دی ہیں اور اگلے ہفتے کے اندر selected لوگوں کی لسٹیں بھیج دیں گے۔ جونہی لسٹیں آئیں گی تو ہم تمام ڈاکٹرز کو تعینات کر دیں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ویسے اس کام میں تھوڑی جلدی کر لینی چاہئے، پچھلی حکومت کے حوالے سے بڑا شور مچایا جاتا ہے اب تو کورونا کو آئے بھی تین مہینے ہو گئے ہیں اس لئے اب تک تو یہ اسامیاں پُر ہو جانی چاہئیں تھیں۔

جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے کہ غلام نبی بلاک کی تکمیل کے لئے حال ہی میں سکیم منظور ہوئی جبکہ ابھی تک اس پر کام شروع نہیں ہوا۔ حکومت یہ خود مان رہی ہے کہ اس کی اشد ضرورت ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ابھی تک اس پر کام شروع کیوں نہیں کیا گیا۔ یہ 2019 کا منصوبہ تھا 2020 میں اس کی میٹنگ بھی ہو چکی ہے لیکن ابھی تک اس پر کام شروع کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے جواب کے ساتھ باقاعدہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا آرڈر بھی لگا دیا ہے آپ وہ بھی پڑھ لیجئے۔ بنیادی طور پر یہ ہسپتال پہلے کسی philanthropist نے شروع کیا تھا لیکن انہوں نے ہسپتال کا پہلا حصہ مکمل کر کے اسی طرح چھوڑ دیا تھا۔ میں جھنگ گئی تھی اور اس ہسپتال کو دیکھنے کے بعد اپنے محکمے کو کہا کہ اس پر کام کرنا چاہئے اس کے کچھ مسئلے مسائل تھے، پرانے ٹھیکیدار کے ساتھ بھی مسائل چل رہے تھے وہ مسئلے حل کرنے کے بعد باقاعدہ آرڈر دے دیا گیا ہے اور گرانٹ بھی لکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے کہا ہے کہ اس ہسپتال کی total cost 378.956 million and the completion period from 01-07-2019 to 20-06-2022 will be completed میں نے یہ آرڈر بھی ساتھ لگا دیئے ہیں لہٰذا یہ in working ہے آپ فکر نہ کریں انشاءاللہ یہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ۔ اگلا سوال نمبر 3404 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3405 بھی جناب عابد حسین بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3458 جناب محمد جمیل کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3462 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: ڈینگی کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3462: سید عثمان محمود:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کے سرکاری ہسپتالوں میں یکم جون 2019 سے اب تک ڈینگی کے کتنے مریض لائے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے افراد کو ڈینگی کی وجہ سے داخل کیا گیا اور کتنے افراد ڈینگی کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے گئے، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت نے ڈینگی کی روک تھام اور خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ضلع رحیم یار خان کی تمام تحصیلوں میں اسپرے کرنے اور ڈینگی کے خاتمے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جون 2019 سے نومبر 2019 تک 157 اور جنوری، فروری 2020 میں دو ڈینگی کے مریض ہسپتالوں میں داخل ہوئے جن کا تعلق کراچی، راولپنڈی اور لاہور سے تھا۔ ضلع رحیم یار خان میں اب تک کوئی بھی ڈینگی کا کیس نہیں ہوا۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں یکم جون 2019 سے نومبر 2019 تک 157 اور جنوری، فروری 2020 میں دو ڈینگی کے مریض ہسپتالوں میں داخل ہوئے جن میں سے کسی بھی ڈینگی کے مریض کی موت واقع نہیں ہوئی۔

(ج)

- ضلع رحیم یار خان میں گھر گھر ڈینگی سروے کے لئے 287 انڈور سرویلنس ٹیمیں اور آؤٹ ڈور سرویلنس کے لئے 113 ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔
- ضلع رحیم یار خان کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈینگی کے مریضوں کے لئے علیحدہ سے ڈینگی وارڈز میں 75 بیڈز مختص ہیں۔
- شیخ زید ہسپتال اور تمام تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ایک ایک ہائی ڈیپنڈ سی یونٹ (HDU) قائم ہیں۔
- ڈینگی ویکٹر سرویلنس کے لئے 291 اینڈرائیڈ موبائل پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ پنجاب لاہور سے رجسٹرڈ ہیں جن کے ذریعے ڈینگی ویکٹر سرویلنس کی کاروائیاں ڈینگی ایپلیکیشن کے ذریعے ڈینگی ڈیش بورڈ پر روزانہ کی بنیاد پر بھیجی جاتی ہے۔
- ڈینگی سپرے کے لئے ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی ضلع رحیم یار خان اور میونسپل کمیٹیز کے پاس 164 سپرے پمپ اور 47 فوگ مشین دستیاب ہیں۔
- ڈینگی سپرے، لاروا تلفی اور فوگنگ کے لئے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں مناسب مقدار میں insecticide دستیاب ہیں۔
- ضلع رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ، تحصیل اور یونین کونسل لیول پر ڈینگی آگاہی مہم کا اہتمام کیا گیا اور آگاہی واک، سیمینارز اور بل بورڈز آویزاں کئے گئے اور آگاہی مٹیریل عوام میں تقسیم کیا گیا۔

- ڈینگی کے تدارک کی تمام تر اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے تمام محکموں کی ہفتہ وار ضلعی سطح پر ڈپٹی کمشنر اور تحصیل سطح پر اسسٹنٹ کمشنر کے زیر صدارت ڈینگی meetingکا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ڈینگی کے مریضوں اور ارد گرد کے گھروں کو سپرے کیا گیا اور آئندہ بھی اگر کوئی ڈینگی کا مریض آیا تو اس کے گھر کو اور ارد گرد کے گھروں کو ڈینگی کا سپرے کیا جائے گا۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی رحیم یار خان میں ڈینگی سیزن کے لئے اپنا پلان ترتیب دے دیا ہے۔ اس پلان کے مطابق 28-04-2020 کو پہلا سپرے کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں جواب سے satisfied ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 3498 محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3583 جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3592 محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3613 جناب جاوید کوثر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3615 جناب جاوید کوثر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد مرزا جاوید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3617 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔172 رائیونڈ شہر کے ہسپتالوں
میں الٹرا ساؤنڈ، ای سی جی، سی ٹی سکین کی مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3617: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رائیونڈ اور پی پی۔172 کے ہسپتالوں میں الٹرا ساؤنڈ، ECG، ایکسرے اور سی ٹی سکین کی کتنی مشینیں ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی مشینیں خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کتنے ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں دیگر عملہ کتنا ہے اور کتنی ان کی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) رائیونڈ اور حلقہ پی پی۔172 میں چھ بنیادی مراکز صحت، ایک رولر ہیلتھ ڈسپنسری اور ایک دیہی مرکز صحت، پنجاب ہیلتھ فسیلٹیز مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام ہیں جبکہ ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو کہ رجب طیب اردگان ٹرسٹ کے زیر انتظام ہے۔ دیہی مرکز صحت رائیونڈ میں درج ذیل مشینری موجود ہے۔

1. دو الٹرا ساؤنڈ مشینز،
2. دو ای سی جی مشینز
3. دو ایکسرے مشینز موجود ہیں

جبکہ دیہی مرکز صحت میں سی ٹی سکین کی سہولت موجود نہیں ہوتی۔

(ب) دیہی مرکز صحت کے اندر الٹرا ساؤنڈ کی دونوں مشینیں چالو حالت میں ہیں جبکہ ای سی جی اور ایکسرے کی ایک ایک مشین چالو حالت میں ہے اور باقی ایک ایک مشین پرانی اور ناقابل استعمال ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی۔ 172 میں موجود ہیلتھ فسیلٹیز میں کام کرنے والے ڈاکٹرز درج ذیل ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	Sanctioned	Filled	Vacant
1. Doctors(BHUs)	06	06	00
1. Doctors (RHC)	11	08	03
1. Doctor (Dispensary)	01	01	00

(د) حلقہ پی پی۔172 میں موجود ہیلتھ فسیلٹیز میں کام کرنے والے سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	Sanctioned	Filled	Vacant
1. Others Staff (BHUs)	60	48	12
2. Others Staff (RHC)	58	52	06
3. Others Staff (Dispensary)	06	04	02

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! شہر رائیونڈ کی آبادی تقریباً دو لاکھ ہے۔ میں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ وہاں پر کتنی الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے مشینیں خراب ہیں؟ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ وہاں پر ایک مشین چالو ہے۔ اگر دو لاکھ کی آبادی میں صرف ایک الٹرا ساؤنڈ مشین کام کر رہی ہو گی تو لوگوں کو کیسے یہ سہولت میسر آ سکے گی اور کیسے سسٹم چلے گا۔

جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ جو مشینیں خراب ہیں وہ کب تک ٹھیک ہو جائیں گی اور اسی طرح ہسپتال میں خالی اسامیوں کو یہ کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر کے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ رائیونڈ شہر میں درج ذیل مشینری موجود ہے اور اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ دیہی مرکز صحت رائیونڈ میں الٹرا ساؤنڈ کی ایک ہی مشین رکھی جا سکتی ہے، وہاں پر دو ای سی جی مشینیں اور ایکسرے مشین موجود ہے۔ اس دیہی مرکز صحت میں ڈاکٹر کی six sanctioned posts ہیں اور تمام اسامیاں filled ہیں۔ رورل ہیلتھ سنٹر رائیونڈ میں eleven sanctioned posts ہیں۔ ان میں سے آٹھ اسامیاں filled ہیں جبکہ تین اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح ڈسپنسری میں ڈاکٹر کی ایک اسامی منظور شُدہ ہے جو کہ filled ہے۔ اسی طرح other staff (BHUs) میں sixty sanctioned post ہیں اور ان میں سے 48 اسامیاں filled ہیں جبکہ 12 اسامیاں خالی ہیں۔ رورل ہیلتھ سنٹر کے سٹاف میں fifty eight sanctioned post ہیں۔ ان میں سے 52 اسامیاں filled ہیں جبکہ چھ اسامیاں

خالی ہیں۔اس کے علاوہ(other staff (Dispensaryمیںsix sanctioned posts ہیں۔ان میں سے چار اسامیاںfilledہیں جبکہ دو اسامیاں خالی ہیں۔زیادہ تر لوگ ہمارے دور میں بھرتی ہوئے ہیں۔باقی جو اسامیاں خالی رہ گئی ہیں ان کے لئےwalk in interviewsہو رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی یہ اسامیاں بھی پُر کر دی جائیں گی۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر!رائیونڈ شہر کی تقریباً دو لاکھ آبادی ہے جبکہ وہاں پر ایک بھی ایکسرے مشین چالو حالت میں نہیں ہے۔آپ بے شک کسی کو بھجوا کر چیک کروالیں۔اگر کوئی ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے تو ایکسرے کے لئے مریض کو جناح ہسپتالreferکیا جاتا ہے۔محترمہ وزیر صحت فرما رہی ہیں کہ مشینیں ٹھیک ہیں جبکہ اصل صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر صرف ایک ایکسرے مشین ہے اور وہ بھی خراب پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر!مجھے منسٹر صاحبہ بتا دیں کہ یہ مشین کب تک ٹھیک ہو جائے گی؟خدا کے لئے ہم پر مہربانی کریں کیونکہ اتنی زیادہ آبادی کے لئے ایکسرے مشین ہونا انتہائی ضروری ہے۔مجھے ایکسرے مشین کے حوالے سے جواب دے دیں کہ یہ کب تک ٹھیک ہو جائے گی اور اگر یہ ٹھیک نہیں ہو سکتی تو پھر وہاں پر نئی مشین کب تک مہیا کر دیں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!آج کل ہمrational useپر کام کر رہے ہیں۔جتنے مریض آتے ہیں اس کے مطابق مشینیں مہیا کی جاتی ہیں۔اگر ضرورت زیادہ ہو گی تو فکر نہ کریں انشاءاللہ وہاں پر نئی مشین بھی مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ چیک کروالیں اور ان کیrequirementکے مطابق انتظام کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر3619محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3651محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3652جناب صہیب احمد ملک کا

ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3671 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3693 محترمہ طحیٰانون کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3704 جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3785 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3793 محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3829 جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3830 بھی جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 3844 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3847 بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! کیا آپ نے یہ سارے سوالات pending فرما دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں یہ سوالات pendingہو گئے ہیں اور جب اس محکمہ کی اگلی مرتبہ باری آئے گی تو پھر ان سوالات کوtake upکر لیں گے۔اب ہمdirect general discussion پر آجاتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں پہلے Ordinances Lay کر دوں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں بالکل۔ آپ پہلے Ordinances lay کر دیں۔

آرڈیننس (تدارک و کنٹرول) متعدی امراض پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) اسٹامپ پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Stamp (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Stamp (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Stamp (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Finance with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس امتناع ہورڈنگ پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Punjab Prevention of Hoarding Ordinance2020.

MR SPEAKER: The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Industries Commerce and Investment with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) (پروموشن اینڈ ریگولیشن) پرائیویٹ تعلیمی ادارے پنجاب 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on School Education with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2020

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker I lay the Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020.

MR SPEAKER: The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance 2020 has been laid and is referred to the Standing Committee on Law with the direction to submit its report within two months.

رانا مشہود احمد خان! آپ نے کوئی بات کرنی تھی؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک چھوٹا سا پوائنٹ یہ تھا کہ آج ہم نے دیکھا کہ وقفہ سوال کے اندر جن لوگوں کے سوالات تھے ایک طرح سے وہ سوالات kill ہی ہو گئے اور آگے چلے گئے تو میری صرف یہ request تھی کہ ہمارے 48 ممبران کی جو لسٹ تھی اُس کے اوپر دونوں طرف کے ممبران کو add کر لیا جائے تا کہ وہ بزنس kill نہ ہو تو یہی میری گزارش ہے کہ اس کو ذرا دیکھ لیجئے گا۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ہاؤس میں موجود تمام سیاسی پارٹیوں کی تحسین کرتا ہوں کہ ایک طرف جب پاکستان کے اندر کورونا کی وجہ سے خوف کی فضا تھی اور ہر ممبر کے concerns تھے اور جس طرح ابھی ایک بڑے سینئر ممبر نے یہاں پر ممبران کے tests کی بات بھی کی ہے تو یہ concern تھا کہ کورونا کے اس خوف میں پنجاب اسمبلی نے آپ کی سربراہی میں اجلاس بلانے کے حوالے سے پورے پاکستان میں ایک lead لی ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ ہم نے All Parties Committee میں جب as a opposition requisition کی اور آپ نے اُس کمیٹی کی میٹنگ بلائی تو یقین مانیں کہ اُس وقت چاروں صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں یہ تصور بھی نہیں تھا کہ کوئی ہاؤس call کیا جا سکتا ہے تو اُس کمیٹی نے آپ کی سربراہی میں ایک bold decision لیا اور اُس وقت شاید ہم سب کو اِدھر اُدھر سے سننا بھی پڑا کہ "اواہ کی کرن جارہے او، اوہ کی کر دے پئے او، اِہ نا کرو" لیکن کورونا پاکستان کی

عوام پر ایک وبا کی صورت میں نازل ہوا اُس پر ایک درست decision لیا اُس کے اوپر میں سب سے پہلے اس ہاؤس میں موجود تمام political parties کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پھر میں آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ایک بات ہے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کچھ پابندیاں بھی کرتے ہیں اور کچھ خلاف ورزیاں بھی کرتے ہیں لیکن مجھے یہ کہنے دیجئے کہ آج اس ہاؤس میں جو جو بھی موجود ہے چاہے وہ اسمبلی کا سٹاف ہے یا آپ اس Chair پر موجود ہیں، معزز ممبران موجود ہیں یا وزراء موجود ہیں یہ اپنی زندگیوں کو risk میں ڈال کر آج یہاں ہاؤس میں پنجاب کے عوام کے اوپر جو وبا نازل ہے اُس کے اوپر بحث کرنے آئے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج چونکہ ہیلتھ کے اوپر debate ہے تو میں آج جس سیکرٹری کو اُس گیلری میں دیکھنا چاہتا تھا کہ جب اس ہاؤس کا کسٹوڈین یہاں پر بیٹھا ہو جو اس صوبے کا چیف ایگزیٹو بھی رہ چکا ہے تو سیکرٹری صاحبان ہم سب سے اوپر تو نہیں ہیں اُن کی زندگی ہم سے زیادہ قیمتی قطعاً نہیں ہے اور اُس میں آپ نے دوسرا upcoming budget session کے حوالے سے تجاویز میں بھی رکھا ہوا تھا تو یہاں پر وزیر خزانہ موجود ہیں اور نہ فنانس سیکرٹری یہاں پر موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں دونوں سیکرٹری صاحبان کو personally جانتا ہوں وہ یہاں موجود نہیں ہیں تو آپ کی جانب سے اس کا سخت نوٹس لیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ کو بھی پتا ہے کہ آپ نے یہ اجلاس کس طرح بلایا ہے اور آپ کو اس بات کا ہم سے زیادہ پتا ہے لیکن اگر گیلری سے یہ مذاق شروع ہو جائے گا تو اس اجلاس کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی اس لئے اس اجلاس کو ایک احترام کے قابل بنانے کے لئے اور یہاں ممبرز نے ابھی debate کرنی ہے ہو سکتا ہے کہ کچھ ممبرز upcoming budget session کے حوالے سے میں بھی بات کریں تو میں نے یہ صرف آپ کے نوٹس میں لانا تھا کہ یہ اجلاس تو routine سے ہٹ کر ایک مختلف طرح کا اجلاس ہے اور ہم سب اس کو اُسی سنجیدگی سے لے رہے ہیں لیکن اگر بیوروکریسی کا یہ روّیہ رہے گا تو پھر پنجاب کے عوام کا بھی اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب سپیکر: سب سے پہلے تو میں حکومت اور حزب اختلاف کی تمام سیاسی پارٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بڑا initiative لیا ہے اور الحمدللہ آج ہم سب اکٹھے بیٹھے ہیں۔ جہاں تک آپ نے سیکرٹری صحت کی بات کی ہے تو وہ یہاں پر موجود تھے اور وہ بتا کر گئے ہیں کہ اُن کی ایک special meeting تھی۔ وزیر قانون! فنانس کا تو کوئی بندہ آنا چاہئے تھا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! وزیر خزانہ سے آج میری بات نہیں ہو سکی لیکن Monday سے انشاء اللہ تعالیٰ منسٹر صاحب خود بھی تشریف لائیں گے اور محکمہ فنانس کی نمائندگی بھی ضرور ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ بڑے روادار ہیں انہوں نے آپ سے اجازت مانگی ہو گی اور آپ نے اُنہیں اجازت دے دی لیکن اس ہاؤس سے زیادہ اہم کون سی میٹنگ ہے؟ میرا اعتراض اس ہاؤس کے حوالے سے ہے کیونکہ یہ routine والا اجلاس نہیں ہے۔۔۔

عام بحث

آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر بحث

جناب سپیکر: بات سُنیں ناں، وہ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی میٹنگ تھی تو جس میں انہوں نے کوئی سامان وغیرہ receive کرنا تھا اس لئے اُن کا وہاں جانا بھی ضروری تھا۔ اب ہم بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں move کرتا ہوں کہ بحث کا آغاز ہو جائے تو minister concerned wind up کر دیں گی تو میں move کر دیتا ہوں۔

Mr Speaker!I move for discussion on upcoming budget and Corona Virus Pandemic.

جناب سپیکر: جی، بحث کے لئے تحریک move ہو گئی ہے تو میرے پاس پہلا نام جناب محمد حمزہ شہباز شریف کا ہے تو خواجہ سلمان رفیق! آپ شروع کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں اور جناب سمیع اللہ خان نے بھی آپ کا شکریہ ادا کیا ہے کہ پاکستان میں یہ سب سے پہلی اسمبلی ہے جس کا session call کیا گیا اور کورونا پر اجتماعی صورتحال کے حوالے سے ممبران صوبائی اسمبلی کا ایوان میں آ کر بحث کرنا ایک انتہائی اچھا پیغام ہے جو لوگوں میں جائے گا۔

جناب سپیکر! آج بحث کا آغاز تو ہمارے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے کرنا تھا لیکن چونکہ ایک سال سے وہ ایک political victimization کی وجہ سے جیل میں ہیں اور وہ استقامت سے جیل کاٹ رہے ہیں اور جناب سمیع اللہ خان اور ہم سب نے بھی آپ سے گزارش کی تھی اور آپ نے کہا بھی تھا اور جناب محمد بشارت راجہ نے بھی کہا تھا کہ اگر اُن سے ایک دو ملاقاتیں ہو جاتیں تو facts and figures اُن کے پاس ہوتے تو بہتر تھا کہ وہی اس پر بات کرتے لیکن وہ ہو نہیں سکا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے production order تو issue ہو گئے ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جی وہ issue ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ دو دن بعد اس پر بحث کر لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اُس وقت جناب محمد بشارت راجہ بھی موجود تھے میں نے یہی کہا تھا کہ جب عام بحث ہو تو قائد حزب اختلاف کو آ کر اس کو open کرنا چاہئے اور اُس کے لئے ضروری تھا کہ اس وقت کورونا کے حوالے سے جو facts and figures ہیں یا upcoming budget کے اوپر حزب اختلاف کا ایک مؤقف ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہی کہا تھا کہ ہم اعداد و شمار قائد حزب اختلاف تک پہنچائیں تا کہ وہ جیل میں بیٹھ کر تیاری کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس اجلاس کے بعد بھی ہماری گزارش ہے کہ اسمبلی کے ہمارے سینئر لوگوں کو اُن تک access دی جائے تاکہ ہم قائد حزب اختلاف سے ہاؤس کے حوالے سے direction بھی لے سکیں اور اُن کو صورتحال سے مزید آگاہ بھی کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس میں ہماری گزارش یہ ہے کہ جب بھی کوئی اجلاس ہو یا کوئی ایسا issue ہو تو designated لوگوں کی قائد حزب اختلاف سے ملاقات کو ensure کیا جائے اور اس میں ہمیں آپ کو بار بار زحمت نہیں دینی چاہئے اور نہ ہی آپ کو بار بار حکومت کو یہ کہنا چاہئے۔ اگر حکومت کی پالیسی ہے کہ اس حوالے سے ملاقات نہیں کرنی تو وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قائد حزب اختلاف کا یہ right ہے کہ ایک دو لوگوں کی access دی جائے۔

جناب سپیکر! کورونا ایک ایسا issue ہے جو بہر حال پوری دنیا میں ہے اور ظاہر ہے پاکستان بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا اور جب سے میاں محمد شہباز شریف واپس آئے ہیں تو ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم جو بھی بات کریں ایک مثبت حوالے سے کریں اُس میں منفی تنقید نہ ہو، تجاویز ہوں اور اُس میں بہتری کا امکان ہو۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ اگر تفتان پر حکومت مناسب انتظامات کر لیتی تو آج جو صورتحال ہے اُس سے بہتر ہو سکتی تھی لیکن بہر حال وہ وقت گزر گیا۔ ہم پنجاب پر focus کرتے ہیں اور جب ہم پنجاب کی بات کرتے ہیں تو ہم بحیثیت حزب اختلاف یہ سمجھتے ہیں کہ بحیثیت حکومت پنجاب کو جو ذمہ داری پوری کرنی چاہئے تھی اُس کو حکومت پوری نہیں کر سکی اور اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ testing کا دائرہ کار تھا اُس پر جو اقدامات کرنے چاہئے تھے وہ وقت پر نہیں کئے گئے۔ جس میٹنگ کو آپ Chair کر رہے تھے اور ہم اس میں ویڈیو لنک پر موجود تھے تو ہمیں کہا گیا تھا کہ 13۔ جنوری کو ڈیپارٹمنٹ نے اپنے کام کا آغاز کیا تھا۔ 13۔ جنوری کو ڈیپارٹمنٹ نے اپنے کام کا آغاز کیا تھا لیکن اٹھارہ دن بعد 31۔ جنوری کو سٹیئرنگ کمیٹی بنتی ہے جبکہ یہ سٹیئرنگ کمیٹی 14 جنوری کو ہی بن جانی چاہئے تھی۔ کابینہ کمیٹی 29۔ فروری کو بنتی ہے یعنی ڈیڑھ دو ماہ بعد بنتی ہے لہٰذا وہ کابینہ کمیٹی فوری طور پر کیوں نہیں بنائی گئی؟

جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ کی یہ ذمہ داری نہیں تھی کہ ایک issue جو پوری دُنیا میں چل رہا ہے، چائنا جیسے ملک میں جو ایک economic power ہے اور بھارت میڈیکل میں ہم سے بہت زیادہ advanced ہے، یورپ میں issue آ چکا ہے تو کیا یہ issue پاکستان میں نہیں آنا تھا لہٰذا جو اقدامات جنوری میں اٹھائے جانے تھے وہ جنوری میں نہیں اُٹھائے گئے۔ اس کے ساتھ testing facility کو بڑھانا تھا جو اتنا مشکل کام نہیں تھا۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ PCR مشینیں جو ہیپاٹائٹس کا test کرتی ہیں انہی مشینوں پر کورونا کی kits کو استعمال کیا جاتا تو شروع میں ہی پتا چلنا شروع ہو جاتا۔ آپ نے biosafety cabinet کا آرڈر دیا جو کئی ہفتے بیجنگ میں پڑا رہا حالانکہ آپ کو vendor کو payment کرنی چاہیے تھی، اُس کو airlift کروانا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر! یہ بات آپ کے علم میں تھی کیونکہ آپ کے پاس Pathologists and professionals موجود تھے جو آپ کو بتا سکتے تھے کہ کس ملک کی kit کی efficacy کیا ہے اور اس کے اندر کامیابی کی percentage کیا ہے؟

جناب سپیکر! شروع میں پہلے ایک ڈیڑھ ماہ بہت haphazard تھے اور اس کی وجہ سے جو testing ہو رہی تھی وہ as per standard نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے علاوہ جو kits استعمال کی جا رہی تھیں اُن کی efficacy پر بھی ایک question mark ہے۔ پروفیسر صاحبہ چونکہ خود ڈاکٹر ہیں جو مجھ سے بہت بہتر سمجھتی ہیں کہ testing میں sampling بڑی important ہوتی ہے کہ جو بھی diagnose کرنا ہو تو اس کے لئے sampling کا criterion اور طریق کار سب سے اہم ہوتا ہے۔ جو sticks استعمال کی گئیں وہ flexible تھیں یا non flexible تھیں لیکن میری اطلاع کے مطابق شروع میں زیادہ تر جو sticks استعمال کی گئیں وہ non flexible تھیں۔

جناب سپیکر! اب non flexible کا مطلب یہ ہے کہ اگر مریض کے ناک اور گلے سے اُس کا sample swab لے رہے ہیں تو اس کو زیادہ تکلیف ہو گی اگر flexible stick ہو گی تو کم تکلیف ہو گی۔ جب اسی swab sample کو ہم Viles میں ڈالیں گے اور اگر وہ flexible ہو گی تو automatic ٹوٹ جائے گی لیکن non flexible ہو گی تو اس کو کاٹنا پڑے گا جس سے

contamination کا خطرہ ہو گا۔ یہ سب micro details ہیں جن کا میری بہن اپنی تقریر میں ضرور جواب دیں گی لیکن ہماری اس پر بہت سخت reservations ہیں۔

جناب سپیکر! testing کے حوالے سے private labs پر کوئی regulation نہیں کی گئی۔ 2011 میں جب ڈینگی آیا تو میاں محمد شہباز شریف اور ہم سب لوگ جو یہاں پر بیٹھے ہیں ہم نے محنت کی اور CBC کا ٹیسٹ صرف -/90 روپے میں کرایا، سرکاری ہسپتالوں میں مفت تھا لیکن مریضوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے پرائیویٹ labs کو ہیلتھ کیئر کمیشن سے جن کے پاس ایک ایک پرائیویٹ لیب کی detail موجود ہے کہ کون سی لیب اس قابل ہے جہاں پر یہ ٹیسٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس کو no profit no loss کی بنیاد پر پورے پنجاب میں کیوں regulate نہیں کیا گیا؟ اس حوالے سے آرڈیننس جاری کیا جاتا، اسمبلی ہونے کے باوجود گورنمنٹ صوبائی اور وفاقی آرڈیننس جاری کرتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر اپوزیشن ہمیشہ کہتی ہے کہ آرڈیننس نہ کریں اور اس کو اسمبلی میں لائیں لیکن اس مقصد کے لئے آرڈیننس لایا جاتا تو ظاہر ہے کہ اپوزیشن کو کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا گیا اور پرائیویٹ labs مہنگے داموں آج بھی tests کر رہی ہیں۔ آج بھی غریب آدمی وہاں پر نہیں جا سکتا لیکن mediocre and upper mediocre وہاں سے ٹیسٹ کروا رہے ہیں۔ ہم بار بار یہ بھی سنتے رہے اور جناب محمد عثمان احمد خان بُزدار کہتے رہے کہ ہم سات labs کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، ہم اپنی capacity بڑھا رہے ہیں۔ اگر ہم capacity بڑھا لیتے تو سندھ اور پنجاب کی آبادی اور دونوں کے confirmed patients برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ہماری testing کے حوالے سے بہت زیادہ reservations ہیں کہ یا تو حکومت میں کام کرنے کی capacity نہیں ہے یا جان بوجھ کر کم دکھایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! لاک ڈاؤن پر حکومت بہت confusion کا شکار رہی۔ محترم عمران خان تقاریر کرتے رہے کہ کبھی لاک ڈاؤن ہو گا کبھی نہیں ہو گا، سمارٹ لاک ڈاؤن، جزوی لاک ڈاؤن اور مختلف terminologies سامنے آتی رہیں۔

جناب سپیکر! 2011 کے بعد جب ہم نے ڈینگی کے حوالے سے اپنا سسٹم بنایا۔ آج بھی IT based system موجود ہے جو اس وقت کورونا میں استعمال کیا جارہا ہے۔ یہ real time system ہے، geo-tech system ہے اور پورے پنجاب میں ہزاروں androids موجود ہیں۔ آپ مریض کا bio data ڈالیں automatic پتا لگ جاتا ہے۔ اس وقت disease کا جو spread ہے شہر، تحصیل، یونین کونسل، محلہ اور گلی لیول تک آپ کے علم میں ہے۔ آپ real time دیکھ رہے ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا data authentic ہو کیونکہ آپ جو data system میں ڈالیں گے تو وہی ڈالیں گے جو ڈالنا چاہ رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی testing capacity کو بڑھا دیتے ہیں تو آج معزز علماء کرام سے، چیمبر آف کامرس سے، ہمارے تاجر بھائیوں سے اور سارے صوبے کے لوگوں کی جانب سے کاروبار کے لئے آپ پر جو دباؤ آرہا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے مریض اتنے ہیں تو پھر کوئی بھی ذی ہوش شخص، علماء کرام بھی فہم و دانش والے لوگ ہیں، تاجر بھی mature ہیں اور آپ پر یہ دباؤ نہ آتا۔ ہماری اس پر سخت reservation ہے کہ testing canvas کو بہت محدود کیا گیا۔ اس کے بعد protection جو بڑا issue ہے جس پر بہت زیادہ بات کی گئی۔ میری محترمہ بہن بھی اپنا مؤقف میڈیا پر دیتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر ایسوسی ایشن، نرسز ایسوسی ایشن، پیرامیڈیکل سٹاف، دیگر سٹاف، اپوزیشن اور میڈیا ہم سب بار بار یہ کہتے رہے کہ protection کے SOPs ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! حکومت کا مؤقف تھا کہ وہ health professionals جو کورونا وارڈ میں کام کر رہے ہیں ان کو ہم protection gear دیں گے۔ ہمارا مؤقف تھا کہ آپ سب کو protection gear دیں۔ نشتر میں مریض آنے کے بعد چاہے وہ کسی ڈاکٹر کی غلطی تھی بہر حال وہ ہوا اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ positive ہوئے۔ گجرات میں ایک بچی شہید ہوئی۔ جنرل ہسپتال میں مریض آچکے ہیں۔ PIC میں مریض آچکے ہیں تو protection gear کا issue مئی میں حل ہو جانا چاہئے تھا جو مارچ کے mid میں شروع ہوا تھا لیکن نوجوان ڈاکٹرز اور نرسز ایسوسی ایشنز کی طرف سے اور پھر PMA جو انتہائی mature ادارہ ہے ان کی طرف سے بار بار request کی گئی، appeal کی گئی، protest کیا گیا اور اس حوالے سے ہیلتھ سیکرٹریٹ کے باہر کچھ نوجوان گئے ان کے جو بھی issues تھے ان کو بیٹھ کر گورنمنٹ کو حل کرنا چاہئے تھا لیکن

manhandling بھی ہوئی۔ معاملہ اس حد تک نہیں جانا چاہئے تھا لیکن آج تک بار بار کہنے کے باوجود بھی protection gear کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ میاں محمد شہباز شریف نے آ کر پورے پاکستان کے لئے ہدایات دیں۔ ہم سب لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں، ہم نے اپنے اپنے اضلاع میں اور ڈویژنز میں تیس ہزار سے زائد protection gears supply کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ممبران نے ذاتی طور پر بھی خدمات سرانجام دیں جو اس کے علاوہ ہیں۔

جناب سپیکر! protection gear بہت اہم issue ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا کہ 12۔ارب روپے کی خطیر رقم ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو دی گئی ہے۔ اگر وہ ساری رقم خرچ ہو گئی ہے تو اسے نظر آنا چاہئے اور مزید رقم بھی دی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! اپوزیشن کا پُرزور مطالبہ ہے کہ تمام ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف، سینٹری ورکرز اور سارے سٹاف کو protection gears فراہم کئے جانے چاہئیں کیونکہ کورونا کے علاوہ دیگر elements بھی ہیں اور دیگر بیماریاں بھی ہیں۔ Heart patients آ رہے ہیں، road accidents کے patients آ رہے ہیں، kidney patients ہیں، liver patients ہیں، general medicine کے patients ہیں اور gynecology کے patients ہیں۔ آپ جب تک تمام ہیلتھ professionals کو protection gears فراہم نہیں کریں گے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! تیسرا مسئلہ quarantine centres کا ہے۔ یہاں quarantine centres بنائے گئے وہاں پر پورے انتظامات کرنا حکومت کی ذمہ داری تھی۔ وہ لوگ جو باہر سے آتے ہیں ان کی اس وقت transmission بہت کم ہے۔ اب local transmission ninety percent سے زائد ہے اور ظاہر ہے کہ اس وائرس نے ہمارے ساتھ رہنا ہے تو ہم نے اس کو manage بھی کرنا ہے۔ اگر ہم ایکسپو سنٹر کی مثال لیں تو وہاں پر لوگوں نے protest کیا۔ وہاں لوگ protest اس لئے کر رہے ہیں کہ masks اور hand sanitizers کی تعداد بہت کم ہے۔ آپ جب لوگوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں تو پھر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کی چیزوں کو پورا بھی کرے۔ وہاں پر میڈیکل facilities کیا ہیں، Washrooms کی صورتحال کیا ہے اور کھانے پینے کی صورتحال کیا ہے؟ ان کی عدم دستیابی پر لوگ protest پر آ گئے۔ آپ کو ضلعی انتظامیہ کی

ذمہ داری لگانی چاہئے تھی، وزراء، مشیر اور جو تحریک انصاف کے پارلیمانی لوگ ہیں ان کو آپ انچارج بناتے اور ان سے کام کراتے۔ اگر بنایا گیا ہے تو پھر کام کیوں نہیں ہوا اور اگر نہیں بنایا گیا تو ایسا کیوں نہیں کیا گیا؟ ہمارا آپ سے یہ بھی سوال ہے۔

جناب سپیکر! جو پاکستانی باہر سے آ رہے ہیں تو ان کے پاس دو options ہیں یا وہ quarantine centres میں جائیں یا اپنے خرچ پر کسی ہوٹل میں جائیں اور جو لوگ اپنے خرچ پر کسی ہوٹل میں جاتے ہیں تو waiting پانچ پانچ، چھ چھ دن ہے۔ آپ ان لوگوں کو جو باہر سے آ رہے ہیں جو remittance دیتے ہیں جو پاکستان پر دباؤ کی کمی کا باعث بنتے ہیں وہ چھ چھ، سات سات دن اس بنیاد پر انتظار کرتے ہیں کہ وہ positive ہیں یا negative ہیں۔ اس طرح ان کے ذہن پر بھی بوجھ رہتا ہے اور ان کے پیسے بھی لگ رہے ہیں تو آپ اپنی capacity کو کیوں اتنا enhance نہیں کرتے کہ آپ real time ایک دن یا ڈیڑھ دن بعد جتنا اس test run کو وقت چاہئے اس کے مطابق ان کو دیکھیں۔ اس پر ہماری بہت زیادہ reservation ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی facility کو فوری طور پر improve کرنا چاہئے، چاہے لوکل patients ہوں یا باہر سے آنے والے patients ہوں۔ ان کو as per procedure بروقت جتنا جلدی ممکن ہو tests کا result ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کہنا چاہوں گا کہ ہمیں جو facts and figures دیئے گئے، خاص طور پر جب وزیر خزانہ آپ کی میٹنگ میں تشریف لائے تھے تو اس وقت ہمیں کہا گیا کہ مالی سال 20-2019 کا 5500۔ ارب کا target تھا جس میں سے 3700۔ ارب حاصل ہو گا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ NFC کے تحت تمام صوبوں کو آبادی کے لحاظ سے برابر پیسے ملتے ہیں اور وفاقی محاصل main ذرائع ہیں جبکہ صوبائی محاصل بہت کم ہیں۔ صوبہ کوئی بھی ہو پنجاب، بلوچستان، سندھ یا خیبر پختونخوا ہو وہ تو ان محاصل پر ہی چلے گا۔

جناب سپیکر! اگر وفاقی حکومت جناب عمران خان بھی اور ان کی ٹیم 5500۔ ارب کا target ہی پورا نہیں کر سکے اور وہ 3700۔ ارب پر آ رہا ہے تو اس سے نان ڈویلپمنٹ ہی ہو گی یہ ڈویلپمنٹ کہاں سے کریں گے اور ہیلتھ projects کہاں سے چلیں گے۔ اسی طرح بے شمار ہسپتال ہیں۔ سروسز ہسپتال میں ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ نامکمل ہے جس کی اگر آپ proper funding

کریں تو وہ بن سکتا ہے حالانکہ اس کا structure کھڑا ہے اور پونے دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن funding چونکہ بہت کم ہے اس لئے یوں لگتا ہے کہ اس کو کئی سال لگ جائیں گے۔ اسی طرح گوجرانوالہ کا ہسپتال زیر تعمیر ہے اور یورالوجی انسٹیٹیوٹ راولپنڈی مکمل ہونا ہے جس کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے لہٰذا procurement کر کے کڈنی انسٹیٹیوٹ کو شروع کریں۔ اسی طرح ساہیوال میں پانچ سو بیڈز کے ہسپتال کی بلڈنگ مکمل ہے، وہاں پر سی ٹی سکین مشین آچکی ہے اور یہ میں پونے دو سال پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ ڈی جی خان کے پانچ سو بیڈز کے ہسپتال کو مکمل کریں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ ان ہسپتالوں کے لئے funding کریں لیکن اگر وفاقی حکومت ٹارگٹ ہی پورا نہیں کرے گی اور صوبوں کو پیسے ہی مہیا نہیں کرے گی تو پھر وہی حال ہو گا کہ کینسر کے مریض کلمہ چوک پر آکر اپنی زندگی بچانے کے لئے protest کریں گے، اُس protest پر محکمہ نوٹس لے گا پھر وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار نوٹس لیں گے اور مرتے ہوئے لوگوں کے پیسے release کئے جائیں گے۔ کبھی کوئی بلڈنگ نہیں بن رہی ہو گی تو کبھی کسی قرنطینہ سنٹر میں لوگ protest کر رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے لہٰذا آپ کے توسط سے مسلم لیگ (ن) پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ آپ اپنی capacity کو بہتر کریں اور ایف بی آر کے سسٹم کو بہتر کریں۔ آپ اسحاق ڈار صاحب کی بات کرتے ہیں کہ وہ بھاگ گئے ہیں لیکن وہ اپنا ٹارگٹ پورا کرتے تھے لہٰذا آپ سے وہ بھاگنے والے ہی بہتر تھے۔ اگر آپ سے کوئی کام نہیں ہو رہا تو پھر کام کو چھوڑ دیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب ایک ایگریکلچر based صوبہ ہے لیکن چھوٹے کسان کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے لہٰذا آپ سے request ہو گی کہ ایک دن ایگریکلچر پر بھی بات کریں کہ حکومت کیا چھوٹے کسانوں کے قرضے معاف کرنا چاہ رہی ہے اور کھاد پر سبسڈی یا ٹیوب ویلوں کے bills کی کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر! ہمارے دَور میں پچھلی حکومت میں جو کسان بنک آف پنجاب اور نیشنل بنک سے قرضے لیتے تھے اُن کا سود گورنمنٹ آف پنجاب دیتی تھی۔ اگر آج یہاں پر فنانس منسٹر یا سیکرٹری فنانس بیٹھے ہوتے تو وہ ہماری تجاویز لکھ لیتے لیکن آپ نے فرمایا کہ وہ پیر سے آجائیں گے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ ریونیو اور taxation بہت بڑا issue ہے لیکن اگر وفاقی حکومت اس میں

بُری طرح ناکام ہو رہی ہے اور صوبوں کو پیسے ہی منتقل نہیں ہونے تو صوبوں کا سسٹم کہاں سے چلنا ہے لہٰذا یہ بہت بڑا question mark ہے۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ overall جو صورتحال ہے اُس پر بڑی خوبصورت بات فیض احمد فیض نے کی تھی۔ چونکہ وقت کم ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی بات کرنی ہے تو میں اس قطعے کا سہارا لیتا ہوں کہ:

یہ داغ داغ اُجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں
یہ وہ سحر تو نہیں جس کی آرزو لے کر
چلے تھے یار کہ مل جائے گی کہیں نہ کہیں
فلک کے دشت میں تاروں کی آخری منزل
چلے چلو کہ ابھی منزل نہیں آئی

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب عمر تنویر!

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب کی بصارت، جرأت اور اس قدم پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کورونا کی اس وبا کے پیش نظر اسمبلی کا اجلاس بلایا۔ جس طرح عوام اس وقت front foot پر لڑ رہی ہے تو وہ اپنے نمائندگان کو بھی دیکھنا چاہتی ہے کہ وہ اسمبلی میں آ کر اُن کے حق کے لئے آواز اٹھائیں۔

جناب سپیکر! یہاں میرے سارے سینئر colleagues بیٹھے ہوئے ہیں لیکن کورونا پر بحث سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ یہاں بار بار پوائنٹ آف آرڈر پر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے پروڈکشن آرڈر کی بات ہو رہی تھی جس پر میں چھوٹی سی گزارش کروں گا کہ وہ basically ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے نہیں بلکہ جوڈیشل آرڈر کے ذریعے گئے ہیں۔ عدالتیں کھلی ہیں لہٰذا یہ اُن کے کیس کو وہاں پر pursue کریں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ اپنی ہی حکومت میں میاں محمد نواز شریف کو فارغ کیا گیا اور یہ واحد حکومت ہے جس میں وہ لندن کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ یہاں پر انتقام کی بات کی جاتی ہے تو کوئی انتقام نہیں لیا جا رہا۔

جناب سپیکر! آج وہ لندن میں بیٹھے ہیں اور میاں محمد شہباز شریف بھی آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی کسی کو یہاں پر تکلیف نہیں دیتا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ اپنی باری پر جواب دے دینا۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! مجھے اندازہ تھا کہ میری اس بات پر پیٹ میں کافی درد ہو گا جو اس وقت نظر بھی آ رہا ہے۔ یہ بات ان سے ہضم اس لئے نہیں ہوتی کہ ہم نے اپنا دل بڑا کر کے ان کو اجازت دی۔ آج اتنے دن گزرنے کے بعد کورونا کی وبا کے مریض ٹھیک ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک میاں محمد نواز شریف کا یہ پتا نہیں چل سکا کہ اُن کو کیا بیماری ہے اور وہ کب ٹھیک ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ اُن کو صحت تندرستی دے، میں اس فورم پر تمام دوستوں کے behalf پر یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو وہ ہسپتال دکھائے جہاں پر اُن کا علاج ہو سکے، مرض کی تشخیص ہو سکے، وہ صحت یاب ہوں اور پاکستان آکر اپنے مقدمات کا سامنا کریں۔

جناب سپیکر! اب میں کورونا پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر بے شمار باتیں ہو رہی ہیں اور تنقید کرنا بڑا آسان ہے لیکن کورونا ایک ایسا pandemic ہے جو آج سے 100 سال پہلے دیکھا گیا تھا۔ یہ foresee کرنے اور future کو دیکھنے کی بات کرتے ہیں تو اگر اِن کی لیڈرشپ میں اتنی quality تھی تو 2015 میں بل گیٹس نے TikTok دی تھی اُس کو دیکھ کر یہ پہلے ہی arrange کر لیتے۔ یہ کہتے ہیں کہ باقی دنیا نہیں کر سکی لیکن ہم اتنے عقلمند ہیں جو یہ claim کرتے ہیں۔ اس سے پہلے میاں محمد شہباز شریف claim کرتے تھے۔

جناب سپیکر! ہم نے بڑا سنا کہ پاکستان میں کمانڈر سیف گارڈ صاحب آ گئے ہیں تو جس طرح ڈینگی ختم ہوا تھا اس طرح اب انشاء اللہ تعالیٰ کورونا کی وبا چلی جائے گی لیکن ہوا یہ کہ ہم نے دو چار مرتبہ دیکھا کہ انہوں نے کیمرے کے آگے بیٹھ کر باتیں کیں اُس کے بعد دوبارہ ہمیں نظر نہیں آ سکے۔ بات یہ ہے کہ اگر حقیقت کو دیکھا جائے تو اس وقت پنجاب واحد صوبہ ہے جس کے

بارے میں سپریم کورٹ کے remarks ہیں کہ سب سے بہتر کارکردگی اگر کسی نے دکھائی ہے تو پنجاب گورنمنٹ نے دکھائی ہے الحمدللہ۔

جناب سپیکر! میں وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزداراور منسٹر ہیلتھ محترمہ یاسمین راشد کا پنجاب کی عوام کے behalf پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہترین طریقے سے اس pandemic سے نمٹا ہے۔(قطع کلامیاں)

اب آپ تھوڑا صبر کریں اور بات سنیں۔ ایک تو آپ کے اندر بات سننے کا حوصلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: .Order in the House آپ ذرا ان کی بات سن لیں پھر اس کے بعد بولیں۔ جی، جناب عمر تنویر! آپ بات کریں۔

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! گزارش صرف یہ ہے کہ چونکہ یہ ایک ایسی بیماری کا تجربہ ہے جس کا پوری دنیا میں کسی کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ آج جتنے بھی experts ہیں وہ صرف ایک ہی بات کر رہے ہیں کہ اس کے دو solutions ہیں، ایک یہ کہ اس کے against vaccine آجائے یا اس کے against لوگ اپنی herd immunity کو develop کر لیں تاکہ وائرس humanity کے اندر سے eradicate ہو سکے لیکن اس کے علاوہ اس وائرس کا کوئی solution نہیں ہے۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں آپ کے ہیلتھ سسٹم کے اوپر جو بوجھ آنا ہے اُس کو بھی according to your financial availability of the resources cater کرنا ہے۔ ہمارے لوگوں کو تنقید کرنا بڑا آسان لگتا ہے لیکن ان کو یہ نہیں دیکھنا آتا کہ اس pandemic میں اتنا اچھا result آرہا ہے۔ امریکہ اور پاکستان میں یہ وائرس 26۔ فروری کو آیا لیکن آپ امریکہ اور پاکستان کے حالات دیکھ لیں کہ کتنا فرق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی کرم نوازی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب حکومت اور وزیر اعظم جناب عمران خان کا initiative جس پر روزانہ کے حساب سے meetings لینا اور اچھے طریقے سے سارے معاملات کو دیکھا جارہا ہے اور اس کی وجہ سے آج الحمدللہ یہ صورتحال ہے کہ پورے پنجاب میں کہیں پر راشن کی تقسیم میں مسئلہ پیش نہیں آیا۔ اگر ہم سندھ کی مثال لیں تو سندھ میں expired مال لوگوں کے گھروں تک پہنچایا گیا

ہے۔ At the end وہاں پر راشن کے حوالے سے بجٹ ختم کر دیئے گئے۔ پنجاب میں کہیں بھی لوگ سڑکوں پر نہیں آئے اور الحمدللہ تمام لوگوں کو اُن کے گھروں میں راشن ملا ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے یہ حکومت دیکھ رہی ہے کہ ایسی کوئی صورتحال پیش نہ آئے جہاں پر لوگوں کو بھوکا مرنا پڑے۔ اسی وجہ سے لاک ڈاؤن میں نرمی کا بھی اعلان کیا گیا ہے تاکہ لوگ نکل سکیں۔ یہ بنیادی طور پر individual جنگ ہے اور once again میں اس چیز کو reiterate کروں گا کہ ہر انسان کی کورونا کے خلاف ایک individual جنگ ہے لہٰذا اس پر جتنی ہم خود احتیاط کریں گے اتنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے ورنہ کوئی دوسرا شخص آپ کے لئے نہیں کر سکتا۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اسمبلی کا اجلاس بلایا اور ہمیں موقع دیا کہ ہم پنجاب کے لوگوں کی نمائندگی کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے سید عثمان محمود بات کریں گے۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں کورونا اور پری بجٹ پر آغاز سے پہلے کچھ reservations بیان کروں گا۔ جب ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ call کی گئی تو ہماری طرف سے میرے محترم بھائی سید علی حیدر گیلانی تشریف فرما تھے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ طے کیا گیا کہ میں ازخود، سید علی حیدر گیلانی اور سید حسن مرتضیٰ اس سیشن کا حصہ بنیں گے غالباً جناب سمیع اللہ خان کے پاس وہ لسٹ پہنچائی گئی۔ انہوں نے پہلے بھی اس طرح کافی مرتبہ ہمارے ساتھ ایسا کیا ہے کہ میرا نام کاٹ دیا گیا لیکن سید حسن مرتضیٰ اور سید علی حیدر گیلانی کا نام رہنے دیا گیا اور وہ لسٹ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دی۔ بندے میں اتنی تو courtesy and audacity ہوتی ہے کہ اگر آپ کسی کا نام کاٹ رہے ہیں تو اُس کو convey بھی کر دیں۔ ہمارے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ کی ذرانوازی کہ وہ خود اِدھر آئے اور انہوں نے اپنا نام کٹوایا اور میرا نام ڈلوایا۔

جناب سپیکر! جب مجھے بتایا گیا کہ میں نے آج کے سیشن میں حصہ لینا ہے تو میں رحیم یار خان سے کل روانہ ہوا۔ باقی ہمارے دوست تو پتا نہیں شاید کس طرح اپنے معاملات چلا رہے ہیں؟ ہمیں تو اپنے حلقوں کو بھی ٹائم دینا ہوتا ہے اور اپنے لوگوں کو بھی ٹائم دینا ہوتا ہے تو میں اس floor پر آپ کی توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی اپنی ایک پہچان ہے۔ ہم اپوزیشن میں ضرور ہیں، ہم PML(N) issue to issue کے ساتھ ہیں but ہمیں ان کی bracket میں نہ ڈالا جائے کیونکہ ان سے ہمیں رسوائی کے علاوہ ملتا کچھ نہیں۔

جناب سپیکر! میں خواجہ سلمان رفیق کی بات پر آؤں گا کہ انہوں نے بہت اچھی بات کی کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی lead follow کرتے ہوئے اگر کورونا کے معاملات کو ملحوظ خاطر رکھ کر ان کو deal کیا جاتا تو آج حالات مختلف ہوتے۔

جناب سپیکر! میں نے پنجاب میں پچھلے دس سال اپوزیشن دیکھی ہے۔ پچھلے دس سال سے ہم ضلع رحیم یار خان میں اپوزیشن میں آ رہے ہیں اور یہ وہی ضلع رحیم یار خان ہے جہاں پر میں نے اسی on the floor of the House کھڑے ہو کر سوال پوچھا تھا کہ میری تحصیل میں پچھلے دس سالوں میں کتنے BHUs، میری تحصیل میں پچھلے دس سالوں میں کتنے RHCs اور میری تحصیل میں پچھلے دس سالوں میں کتنے سکول اپ گریڈ کئے گئے تو جواب آیا صفر۔ ہم نے پچھلے دس سال بھی ان کی حکومت کی کارکردگی دیکھی ہے اور فی الحال اٹھارہ ماہ ہونے کو آئے ہیں اور پی ٹی آئی کی کارکردگی بھی دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے کورونا پر آنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو یہ ایک pandemic ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور الحمد للہ پاکستان اب تک بیشتر ممالک سے بہتر پوزیشن میں ہے۔ اٹلی کا سالانہ جی ڈی پی 2.5 کھرب ڈالر ہے جبکہ اس کے مقابلے میں پاکستان کی economy دسویں حصے کی بھی نہیں ہے۔ ہم hardly 300 billion dollars کی economy ہیں۔

جناب سپیکر! اٹلی جیسے ملک کے وزیراعظم نے بھی ٹی وی پر آ کر کہہ دیا کہ we are looking to the sky ہم نے ہر ممکن کوشش کر لی But we have not been able to get rid of this virus مگر اس پورے pandemic کے دوران ہمیں وزیراعظم کردار کچھ

منفی دیکھنے کو ملا۔ اس وجہ سے میں یہ الفاظ استعمال کر رہا ہوں کہ آپ ایک time پر لوکل گورنمنٹ سسٹم جو کہ بہترین سسٹم ہے اس کو abolish کر رہے ہیں اور اس کا alternative ٹائیگر فورس کی شکل میں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ موضع کی سطح پر اور گلی کی سطح پر ایک elected لوگوں کا نظام ہے آپ اس کو ختم کر رہے ہیں۔ آپ ایک پارٹی کے ورکرز کو موبلائز کر کے اس کو treasury کا پیسا اور taxpayer کا پیسا کیسے دے سکتے ہیں؟ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے دیکھا کہ "احساس پروگرام" کے جو SOPs بنائے گئے ان کو throughout violate کیا گیا۔

جناب سپیکر! جس طرح لوگوں کا ہجوم اکٹھا کیا گیا اور لوگوں سے کہا گیا کہ social distancing maintain کیا جائے گا لیکن اس قسم کے کوئی اقدامات ہمیں ضلعی سطح پر، تحصیل سطح پر اور یونین کونسل کی سطح پر نظر نہیں آئے بلکہ ہمیں وفاقی وزراء اس کشمکش میں نظر آئے کہ لوگوں کو ہم یقین دلائیں کہ احساس پروگرام کا پیسا جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ذریعے جا رہا ہے وہ بے نظیر نہیں دے رہی بلکہ عمران خان دے رہا ہے تو ہم نے وفاقی وزراء کو اس کشمکش میں دیکھا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں اس پوائنٹ پر ایک اور بات بھی کرنا چاہوں گا کہ sugar اور power کے سکینڈل کو جس طرح ایک timing کے ذریعے لایا گیا وہ بالکل uncalled-for تھا۔ میں گزارش کروں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ چینی کا بحران آیا تو اس چینی بحران کی throughout ذمہ داری وفاقی کابینہ، ای سی سی اور صوبہ پنجاب کی کابینہ کو جاتی ہے کیونکہ اس ای سی سی کے سربراہ وزیراعظم خود ہیں اور اس کابینہ کے سربراہ وزیراعظم خود ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اس کابینہ اور ای سی سی کی سربراہی میں ایکسپورٹ permission بھی دی اور جو سبسڈی کی بات ہے، اس سبسڈی کو table پنجاب کی Finance Ministry میں کیا گیا۔ اس فناس منسٹری میں وہ کابینہ کے پاس گئی اور کابینہ کے ذریعے وہ approve ہو گئی۔

جناب سپیکر! ہمیشہ کی طرح unfortunately وزیر اعظم لوگوں کے پیچھے چھُپنے کے عادی ہیں۔ پہلے ہم نے دیکھا کہ شروع شروع میں فیڈرل ہیلتھ منسٹر کیانی صاحب تھے اور جب ادویات کی قیمتیں بڑھائی گئیں تو کیانی صاحب کو ان کے عہدے سے فارغ کر دیا گیا۔ اس کے بعد اسد عمر صاحب کو عہدے سے فارغ کر دیا گیا اور پھر اس کے بعد خسرو بختیار کو ان کے عہدے سے فارغ کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کروں گا کیونکہ ہمارے وزیر اعظم کرکٹ کی analogy بہت پسند کرتے ہیں اور اس پر بولنا بھی چاہتے ہیں تو جب ایک کرکٹ ٹیم fail ہوتی ہے ناں تو پوری ٹیم استعفیٰ نہیں دیتی بلکہ پہلے کپتان استعفیٰ دیتا ہے۔

جناب سپیکر! 18 ویں ترمیم کی بھی آج کل بات سن رہے ہیں کہ 18 ویں ترمیم کو repeal کر دیا جائے اور اس میں ترمیم کی جائے۔ میں on record یہ کہہ رہا ہوں کہ یہی وہ عمران خان صاحب ہیں جنہوں نے خیبر پختونخوا میں ان کی گورنمنٹ تھی اور وفاق میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی تھی تو انہوں نے اسی 18 ویں ترمیم کی تعریف کی۔

جناب سپیکر! میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جب آپ بطور وزیر اعلیٰ پنجاب خدمات سر انجام دے رہے تھے تو آپ نے این ایف سی سے ایک stage آگے پی ایف سی کر دیا تھا۔ آپ نے تو ہر ضلع کو اس کی آبادی اور رقبے کے تناسب سے funding کر دی تھی اور میں on record کہتا ہوں کہ وہ جو پانچ سال تھے، اپر پنجاب کے بارے میں نہیں مگر جنوبی پنجاب میں جو ڈویلپمنٹ آپ کے دور حکومت میں کی گئی اس کے بعد کبھی وہ دیکھنے میں نہیں ملی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت وقت کو گزارش کروں گا کہ آپ 18 ویں ترمیم کو اگر amend کرنا چاہ رہے ہیں تو اس کو ایک step آگے لے کر چلیں کہ ہر ضلع اور ہر ڈویژن کو empower کریں، انہیں ان کی آبادی اور رقبے کے تناسب سے فنڈز دیں اور انشاء اللہ پنجاب کو دیکھیں کہ کیسے decentralize ہو کر ہی ان محرومیوں کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اسمبلی آتے ہوئے ابھی باہر سب ممبران کی نظر پڑی ہو گی کہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے related لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہ رہا ہوں کہ ایک تو رمضان المبارک ہے اور یہ تیسرا احتجاج ہے۔ اگر کوئی دو تین ممبران کی کمیٹی بنا کر ان سے بات چیت کر لی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو بات ہو گئی ہے اور پہلے میں نے اس کے اوپر ایجوکیشن منسٹر صاحب چونکہ آج نہیں آئے تو وہ سوموار کو آجائیں گے اس لئے آپ انہیں کہیں کہ سوموار کو ہم انہیں بلا لیں گے کیونکہ سوموار کو منسٹر صاحب بھی آجائیں گے۔

جناب واثق قیوم عباسی: جی، ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! جناب مراد راس سے میری بڑی detail بات ہوئی اور میرے گھر میں میٹنگ ہوئی جس میں ان کے سارے عہدیداروں کو بھی بلایا گیا۔ انہوں نے کافی چیزیں طے کیں اور کچھ ہو رہی ہیں تو میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کو آنے دیں۔ ان کے ایک دو بندوں کے نام کسی کو بھجوا کر نوٹ کروا لیں۔ جناب واثق قیوم عباسی! آپ چلے جائیں۔۔۔

MR WASIQ QAYYUM ABBASI: Mr Speaker With due respect I am working as a Chairman PEF as well.

جناب مراد راس سے discuss کر کے ان کے ساتھ negotiation بھی کر لیتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ matter کیسے resolve ہوتا ہے پھر سوموار کے دن جب منسٹر صاحب ہوں تو تب بات کر لی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ سوموار کے دن آجائیں۔

MR WASIQ QAYYUM ABBASI: Mr Speaker! For the time being

چونکہ ماہ رمضان ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب واثق قیوم عباسی، رانا مشہود احمد خان، جناب عمر تنویر اور خواجہ سلمان رفیق باہر جا کر ان کے ساتھ بات کر لیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ویسے سوموار کے دن منسٹر صاحب کو بھی انشاء اللہ بلا رہے ہیں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب واثق قیوم عباسی، رانا مشہود احمد خان، جناب عمر تنویر
اور خواجہ سلمان رفیق اسمبلی کے باہر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے
متعلقہ احتجاجی لوگوں کے ساتھ مذاکرات کے لئے معزز ایوان سے چلے گئے)

جناب سپیکر: اب محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری تو بدقسمتی ہے کہ میری باری کیسے کیسے آئی ہے لیکن چلیں اب بھگتنی تو پڑے گی۔ میری پہلے تو دعا ہے کہ پروردگار! اس pandemic سے اس صوبے کی عوام اور پوری دنیا کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

جناب سپیکر! سیاست کرنا سیاسی لوگوں کا کام ہوتا ہے اور سیاست کو گالی نہیں بننا چاہئے لیکن جب pandemic ہے تو اس کے اوپر تنقید برائے اصلاح کی جائے لیکن کچھ "سیاسی کورونا" ہیں کہ جنہیں ان کی زبان میں dose نہ دی جائے تو انہیں افاقہ نہیں ہوتا تو unfortunately مجھے پھر اس لئے اب تھوڑا سا track کو change کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہاں پر باتیں کرنے سے پہلے:

ذرا اپنی قبا دیکھ اور اپنے اعمال دیکھ

جناب سپیکر! میں ابھی زیادہ دور نہیں جاتی کہ چیف جسٹس آف پاکستان جنہوں نے اسی کورونا کے اوپر suo moto notice لیا ہوا ہے، نے حکومت کی زکوٰۃ اور خیرات کھانے کی بھی بات کی ہے۔ جو زکوٰۃ اور خیرات کھانے کی بات ہم کرتے تھے اب چیف جسٹس آف پاکستان اس پر مہر لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ابھی آٹا، چینی اور ادویات کا پہلا سکینڈل ہے۔ آج ایک نئی بات ہے کہ انڈیا سے life saving drugs کے نام پر ادویات منگوائی گئیں اس کے اندر پتا نہیں کون کون اس گنگا میں نہایا ہے۔ Life saving drugs پر vitamins اور ڈسپرین تک انڈیا سے منگوائی گئیں۔ یہ ایک اور بہت بڑا سکینڈل ہے۔ IDPs کی رپورٹ دبالی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے اوپر بڑی لمبی چوڑی چارج شیٹ بنتی ہے اس لئے بات کرنے سے پہلے ذرا اپنے گریبان میں جھانک لیا کریں۔ اگر آپ کے چیئرمین نیب کی یادداشت کمزور ہے، چیئرمین نیب کی آنکھیں کمزور ہیں تو پاکستان اور پنجاب کے عوام کی آنکھیں درست ہیں اور یادداشت بھی درست ہے۔ سب کو یاد ہے کہ کس کس کے کتنے کتنے پرانے کیس کیوں نکالے جاتے ہیں، ان کو کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں 17 سال سے ممبر ہوں اور میرے پاس کبھی کوئی سرکاری عہدہ نہیں رہا۔ میرے پنجاب اسمبلی کے salary account کو اڑھائی ماہ تک freeze رکھا گیا for no reason میرا کارڈ بلاک کر دیا گیا for no reason۔ جناب عمران خان نے ابھی fake NOC پر 300 کنال کا محل بنایا ہے ابھی اس کی بات ہونی ہے۔ وہ صادق اور امین جیسے بھی declare ہوئے وہ کرنے والے چلے گئے لیکن اب اپنی باری آئی ہے تو کہا جا رہا ہے کہ نیب آرڈیننس بدل دیں، پانچ سال سے پیچھے نہ جائیں، ہمارے ٹیکس معاملات نہ دیکھیں۔ آپ کے ٹیکس کیا، آپ کے تو بہت سارے معاملات دیکھنے کی ضرورت ہے وہ الگ بات ہے کہ ہمیں زبان بندی کا کہا گیا ہے ورنہ بات بہت آگے تک جاتی ہے اور جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں کورونا پر بات کرتے ہوئے اتنی گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ کورونا کے اس سارے معاملے کے اندر تین طرح کی اعتماد سازی کی ضرورت تھی۔ پہلی اعتماد سازی سیاسی جماعتوں کے ساتھ تھی۔ آپ ایک قومی اتفاق رائے بناتے، ایک ایک strategy plan کرتے اور اس پر سب مل کر چلتے۔

جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ اس میں بھی فیل ہوئے۔ دوسری اعتماد سازی عوام کے ساتھ بنتی تھی۔ عوام کو یہ اعتماد ہوتا ہے کہ یہ حکومت ان کی جان، مال اور زندگی کا تحفظ کرے گی لیکن یہاں کیا ہوا؟ آپ نے بھی ذکر کیا کہ کورونا کے مریضوں کو دہشت گردوں کی طرح ان کے گھروں سے اٹھایا گیا۔ میری اپنی گلی کے اندر ایک خاتون کا کیس نکلا اور میں نے وہ سارا تماشا اپنے گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر دیکھا۔ چار پولیس موبائل وین، دو ایمبولینس اور بے تحاشا اہلکاروں نے اس کے گھر پر دھاوا بولا اور اس کو لے کر گئے۔ اس کا رزلٹ یہ نکلا ہے کہ اب لوگ کورونا وائرس positive ہونے کے باوجود بتاتے نہیں ہیں اور کئی لوگ ٹیسٹ کرانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ عوامی اعتماد سازی میں بھی فیل ہوئے۔

جناب سپیکر! تیسری اعتماد سازی طبی عملے کے ساتھ بنتی تھی۔ چونکہ وہ ہمارے front line warriors ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کو risk میں ڈالا ہے۔ آپ اور ہم سب چُھپ کر گھروں میں بیٹھ سکتے ہیں اور quarantine ہو سکتے ہیں لیکن ان کو اپنی ڈیوٹی پر جانا ہے، مریضوں کو دیکھنا ہے۔ WHO کی رپورٹ کے مطابق پاکستان ان چند بڑے sensitive ممالک میں شامل ہے جہاں طبی عملے کو وہ چیزیں provide نہیں کی گئیں جو ان کی ضرورت تھی اور وہ نہتے اس بیماری کے ساتھ لڑتے رہے۔

جناب سپیکر! افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کے ساتھ ہوا کیا؟ وہ لوگ ایک طرف ہسپتال جاتے تھے اور دوسری طرف جا کر سیکرٹریٹ کے باہر دھرنا دیتے تھے۔ ان کو ایک دن سیکرٹریٹ کے باہر مار بھی پڑی ہے۔ یہ ہے آپ کی اعتماد سازی۔ تین stages پر اعتماد سازی کی ضرورت تھی جس کو آپ نہیں کر سکے۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر کورونا ڈھونڈ رہے تھے۔ پتا نہیں وہ انہیں کس نے کہا تھا؟ وہ میاں محمد شہباز شریف کی نقل کرتے ہیں اور ہیلی کاپٹر پر چڑھ جاتے ہیں۔ اگر میاں محمد شہباز شریف سیلاب دیکھنے کے لئے ہیلی کاپٹر پر بیٹھتا تھا،

میاں محمد شہباز شریف زلزلہ دیکھنے کے لئے ہیلی کاپٹر پر بیٹھتا تھا تو وہاں جگہ نہیں ہوتی تھی اور سکیورٹی کے issues ہوتے تھے اس لئے ہیلی کاپٹر استعمال کرنا پڑتا تھا۔ اب تو سڑکیں کھلی تھیں، آپ کو کس نے منع کیا کہ سڑکیں استعمال نہ کریں۔

جناب سپیکر! ملتان میں ایک جگہ کہا گیا کہ ہم نے 3۔ جنوری کو تیاری کرنا شروع کر دی تھی اور وزیر اعظم کہتے ہیں کہ ہم نے 15۔ جنوری کو تیاری شروع کر دی تھی۔ 7۔ جنوری کو کیس رپورٹ ہوتا ہے۔ انہوں نے 3۔ جنوری کو تیاری شروع کر دی لیکن تیاری کا عالم یہ ہے کہ آپ اپنے طبی عملے کو PPE kits نہیں دے سکے اور quarantine centre نہیں بنا سکے۔

جناب سپیکر! انہوں نے quarantine centres کے معاملات بہت چھپانے کی کوشش کی کیونکہ میڈیا کی quarantine centre تک access نہیں ہے لیکن اب یہ موبائل فونز سب کچھ دکھا دیتے ہیں۔ ڈی جی خان کے quarantine centre کو بھی دیکھا، ملتان کے quarantine centre کو بھی دیکھا اور اس کے بعد ایکسپو سنٹر میں جو پچھلے چار پانچ دن پہلے ہوا جس کا ذکر آپ نے بھی فرمایا۔ یہ ان کی تیاری تھی۔ دو ماہ پہلے جب یہ pandemic پاکستان میں پھیلنا شروع ہوا تو محکمہ صحت کو 11۔ ارب روپے جاری کر دیئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ وہ 11۔ ارب روپے کہاں خرچ کئے گئے؟ اگر آپ PPE kits نہیں منگوا کر دے سکے، اگر آپ quarantine centres نہیں دے سکے، اس وقت مریض سحری اور افطاری میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں ان کو جو کھانا provide کیا جا رہا ہے ان کے clips بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے ڈاکٹر صاحبہ کا بڑا احترام ہے جب مجھے پتا چلا کہ ماشاء اللہ ان کی عمر 70 سال ہے یہ پھر بھی کافی محنت سے کام کرنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن تھوڑی سی محنت میڈیا کی بجائے ground پر کرنا ضروری تھی لیکن وہ نہیں کر سکیں۔ ڈاکٹر صاحبہ، جناب عثمان احمد خان بزدار اور کسی ایک حکومتی اہلکار نے کبھی standard SOPs follow نہیں کئے۔

جناب سپیکر! کبھی انہوں نے social distancing کو نہیں دیکھا، کبھی کسی نے ماسک نہیں پہنا اور آج سیالکوٹ میں جناب عثمان احمد خان بُزدار نے ایک تماشا لگایا، سوشل میڈیا پر وہ ویڈیوز وائرل بھی ہوئی ہیں انہوں نے وہاں پر social distancing کی جو طبیعت صاف کی ہے

وہ پوری دنیا نے دیکھا ہے۔ ایک خبر کے مطابق مارچ میں 10 کروڑ روپے کا حفاظتی سامان چائنا کی طرف سے پنجاب کے لئے بھجوایا گیا، پی آئی اے کے کارگو نے 3 کروڑ 70 لاکھ روپے مانگے اور وہ سامان آج تک پنجاب نہیں آسکا۔ محترمہ وہ سامان آج تک پنجاب نہیں منگوا سکیں۔

جناب سپیکر! اس سے بڑی نااہلی اور کوتاہی کیا ہو سکتی ہے کہ یہاں لوگ مر رہے ہیں، ان کو چیزیں چاہئیں اور آپ صرف ایک consignment یہاں پر نہیں لا سکے۔ اس سے زیادہ تکلیف دہ بات اور کیا ہوگی؟ جو چیف جسٹس آف پاکستان نے suo moto ایکشن لیا ہوا ہے، ویسے میں سوچ رہی تھی کہ اگر خدانخواستہ یہ pandemic پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں آیا ہوتا اور پی ٹی آئی اپوزیشن میں ہوتی تو ایک آدھ دھرنا پھڑک گیا ہوتا، چار پانچ جلسے ہو گئے ہوتے اور کوئی تین چار دفعہ پاکستان کو بند کرنے کی دھمکی دے دی گئی ہوتی لیکن ہم نے یہ سب کچھ نہیں کیا۔ یہ ڈینگی ختم ہو چکا تھا لیکن پچھلے سال بھی لوگ ان کی غفلت کی وجہ سے ڈینگی سے مرے ہیں۔ اس وقت ہم نے معاشی طور پر پیٹ پر پتھر باندھ لئے، آپ ہماری GDP 5.8 سے 1.23 پر لے گئے ہیں اور وہ ہم نے برداشت کیا ہے لیکن یہاں جانوں کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! افسوس کی بات یہ ہے کہ 8۔ مئی 2020 ایک بجے تک پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ کے مطابق اس وقت پنجاب میں 961 نئے کیس رپورٹ ہوئے ہیں اور اس کی مجموعی تعداد 10 ہزار سے cross کر گئی ہے۔ وزیراعظم کل آئے اور آکر انہوں نے سب کچھ کھول دینے کا اعلان کر دیا۔ یہ لاک ڈاؤن جس کو سمارٹ لاک ڈاؤن کہتے ہیں اور پتا نہیں کیا کچھ کہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق ان حالات کو دیکھتے ہوئے جتنی تیزی سے یہ کیسز بڑھ رہے ہیں اب ایک اور یوٹرن کی تیاری ہے۔ پنجاب کے چھ اضلاع کے بارے میں ایک سمری آج دوبارہ وفاق کو بھیجی گئی ہے کہ وہاں پر لاک ڈاؤن نہ کھولا جائے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ بولنے سے پہلے سوچتے کیوں نہیں ہیں، آپ بولنے سے پہلے ہوم ورک کیوں نہیں کرتے ہیں؟ لاک ڈاؤن ہو گا، لاک ڈاؤن نہیں ہو گا، لاک ڈاؤن اشرافیہ نے کیا۔ لاک ڈاؤن کا تو DG ISPR نے یا اسد عمر نے announce کیا پھر کون ہے اس ملک کے اندر اشرافیہ؟ Financial Times نے بھی لکھا ہے۔

جناب سپیکر! Financial Times نے لکھا ہے کہ جناب عمران خان کو sideline کر دیا گیا ہے۔ اب اگر اس کارونا یہ رو رہے ہیں تو پھر کھل کر روئیں اور کھل کر بتائیں کہ آپ کارونا ہے کیا؟ چیف جسٹس آف پاکستان نے ایک ہفتے کی مہلت دی ہے اور میرا خیال ہے کہ Monday کو دوبارہ کیس لگے گا۔ اس کے اندر انہوں نے categorically کہا ہے کہ اربوں روپے کا فنڈ کہاں جا رہا ہے؟ اس کا حساب دینا ہو گا اور انہوں نے کہا کہ میں اگلے ہفتے decide کروں گا کہ یہ کیس نیب کو جائے گا یا ایف آئی اے کو جائے گا۔ جو تھوک میں دو روپے کا ماسک ملتا ہے اس پر اربوں روپیہ کیسے خرچ ہو گیا؟ یہ میں نہیں کہہ رہی ہوں یہ چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا ہے۔ یہ quarantine centre کا رونا رو رہے ہیں اور ابھی سلمان بھائی بھی رو رہے تھے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہوم ورک تو کر سکتے تھے۔ یہ کورونا یہاں سے پیدا نہیں ہوا۔ اگر ائرپورٹس manage کر لئے جاتے، اگر تفتان کا بارڈر manage کر لیا جاتا تو یہ نہ ہوتا۔ آپ نے تھرما میٹر سے ٹمپریچر چیک کر کے کہا کہ ہم نے لاکھوں لوگوں کی سکریننگ کر دی۔ اتنی غلط بیانی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔ یہ اتنی غلط بیانی نہ کریں۔ تھرما میٹر سے بخار چیک کرنے کو کیا سکریننگ کہتے ہیں؟ مجھے بخار ہوا میں جہاز پر چڑھنے سے پہلے پیناڈول کھا کر بیٹھ گئی کیا میری سکریننگ ہو گئی؟ انہوں نے کہا کہ کورونا ہمارے ملک کے اندر 90 فیصد locally پھیل رہا ہے۔ یہ بڑی alarming بات ہے۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں صرف ایک شعر سنانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ اگلے ممبر سید یاور عباس بخاری ہیں۔

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ایک شعر سن لیں۔

جناب سپیکر: سید یاور عباس بخاری! محترمہ کا ایک شعر سن لیں۔ جی، محترمہ! شعر سنا دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے تو ویسے ہی شعر یاد نہیں رہتے پتا نہیں یہ والا شعر گاڑی کے پیچھے کہیں سے نظر آ گیا تھا۔

اَڑے تھے یہ ضد پہ کہ سورج بنا کر چھوڑیں گے
پسینے چھوٹ گئے اِک دِیا بنانے میں

جناب سپیکر: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّد وَآلِ مُحَمَّد وَعَجِّل فَرَجَهُم۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میری درخواست ہے کہ COVID-19 یہ نہیں دیکھے گا کہ کون پی ٹی آئی کا ہے، کون (ن) لیگ کا ہے اور کون پاکستان پیپلز پارٹی کا ہے let's sit together اور تھوڑا سا حوصلہ کے ساتھ باتیں سننے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات یہ ہے، Please take this positively and opposition specially کہ میں نے جتنے بھی ٹیلی ویژن پر پروگرام کئے اور جتنا آج میں نے سنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے تنقید برائے تنقید اور صرف points scoring کے علاوہ کوئی اور باتیں نہیں سنیں اور جو باتیں میری بہن عظمیٰ زاہد بخاری نے کی ہیں As for as Punjab is concerned پی ٹی آئی گورنمنٹ پر سب سے بڑا تنقید کرنے والا منصور علی خان ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ان کے ساتھ تین پروگرام کئے ہیں اور اللہ گواہ ہے کہ بالکل اس کی opinion change ہو گئی کہ گورنمنٹ آف پنجاب اتنی well-prepared تھی ان کا ایک سب سے جو بڑا گلہ تھا، میں جھوٹ کا لفظ استعمال نہیں کرتا میں گلہ بولوں گا تاکہ بات اچھی رہے۔ ان کا گلہ یہ تھا کہ میو ہسپتال کے اندر COVID-19 والوں کے لئے quarantine centre

بنایا گیا ہے جو بالکل غلط بات تھی۔ ہم لوگ خود گئے، ٹیلی ویژن کا ایک پروگرام available ہے اگر آپ منصور علی خان کا 23۔ مارچ کا پروگرام دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! ہمیں میڈم منسٹر صاحبہ نے باقاعدہ اجازت دی، ہم لوگ گئے اور ہم نے دیکھا۔Madam correct me if I am wrong اس وقت پنجاب میں 25 ہزار سے زیادہ بیڈز quarantine کے لئے available ہیں۔ اٹک کے اندر جو میرا ضلع ہے اس وقت patients کے لئے 1200 بیڈز available ہیں۔ جہاں تک احتیاط کی ضرورت ہے COVID-19 کے خلاف جو بہترین علاج تو دنیا accept کر رہی ہے وہ herd immunization ہے جو سویڈن نے follow کیا۔ پھر میری بہن نے کہا کہ وزیر اعظم باتیں کرتے ہیں اور سوچتے بعد میں ہیں تو وزیر اعظم نے جو آج تک باتیں کی ہیں امریکہ اس کو ایک ہفتے بعد follow کر رہا ہے اور اس کو Britain بھی follow کر رہا ہے۔ یہاں پر construction انڈسٹری کا مسئلہ تھا تو جب ہم نے اعلان کیا تو اس کے تقریباً ایک ہفتے بعد انہوں نے اس کو کھولا۔ یہ چیزیں وہ ہیں، ایک ایسی وبا ہے یہ ڈینگی نہیں ہے اور ڈینگی کی جو باتیں کر رہے ہیں کہ ہمارے ہاں اس دفعہ آیا تو ایک spike آیا۔

جناب سپیکر! مجھے تعداد بتا دیں کہ اس دفعہ ڈینگی میں کتنے لوگ مرے؟ منسٹر صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں.The asker is well ہمارے پاس last year میں اتنی بُری pictures دکھائی گئی لیکن جو اموات تھیں اگر ان کے نمبرز بتائے جائیں تو ان کے دور سے کم تھیں۔

جناب سپیکر! ان کے دور میں اس لئے زیادہ اموات ہوئیں کیونکہ ڈینگی پہلی دفعہ آکر hit ہوا۔ وہ ان کا قصور نہیں تھا وہ ان لوگوں نے سیکھا اور ایک practice آگئی۔ ابھی COVID-19 کا جو issue ہے دنیا میں جو latest research ہے اس کے مطابق ماسک پہننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی یہ وہ research ہے جو ہر ایک scientist کی ایک دوسرے سے conflict کر رہی ہے ہم لوگ یہاں پر بیٹھ کر جو social distancing کی باتیں کرتے ہیں، ہم جو پنجاب حکومت یا فیڈرل گورنمنٹ پر تنقید کی باتیں کرتے ہیں تو میری بہنیں اور میرے بھائیو یہ وہ pandemic ہے جس کے بارے میں کسی کو ابھی تک کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی ہے۔

جناب سپیکر! وہ کہتے یہ ہیں کہ دنیا میں جتنا COVID-19 ابھی تک پھیلا ہے۔ اس کی جو total amount ہے it's one gram جو آج تک 26 لاکھ لوگوں کو affect کیا ہے۔ وہ ہم لوگوں نے ایک گرام absorb کیا ہے وہ one گرام ہے اگر یہ پانچ گرام ہوتا تو ہمارے ساتھ کیا ہوتا؟ یہ وہ pandemic ہے یہاں پر points scoring کم کی جائے۔ اگر کرنی ہے تو طریقے سے کریں، بے ڈھنگ طریقے سے نہ کی جائے اور بونگے طریقے سے نہ کی جائے جس سے لوگوں کے حوصلے پست ہوں۔ لیڈرشپ وہ ہوتی ہے جو silver lining دکھاتی ہے، لیڈرشپ وہ ہوتی ہے جو حوصلے بڑھاتی ہے، لیڈرشپ وہ نہیں ہوتی جو تنقید برائے تنقید کرتی ہے ان لوگوں کے آخری سال میں ہیلتھ کا بجٹ 111۔ ارب تھا ہم اس کو 279 بلین روپے پر لے گئے۔ 34 ہزار ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی تھیں ان کو تو احساس نہیں تھا اس گورنمنٹ میں وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے 26 ہزار سے زیادہ بھرتیاں کیں اور 10 ہزار اضافی بھرتیاں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کون کر رہا ہے؟ Human development کی ان کے قریب سوچ بھی نہیں تھی۔ یہ لوگ صرف اور صرف optics پر کام کرتے تھے، fly over بناتے تھے، میٹرو بناتے تھے جہاں پر subsidies دی جاتی تھیں۔ جنہوں نے آکر میٹرو بنائی ہمارا خون پسینہ انہی بڑے لوگوں کو financing کرواتے تھے وہ ہمارے غریبوں کے جیبوں میں جاتا یا ایگریکلچر میں جاتا تو وہ ان کو بُرا لگتا تھا۔ کمیشن کی شکل میں یہ سارا پیسا باہر گیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ایک ایک چیز سامنے آئے گی۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ کہاں کی ضرورت تھی کہ لاہور کو 65 فیصد بجٹ پنجاب کا دیا جائے۔ میرے ضلع کے اندر ہسپتال تباہ ہوا اور وہاں پر بیڈز کی تعداد آدھی ہو گئی۔ 26 کروڑ روپے ٹائیلز لگانے کے لئے دیا گیا لیکن وہاں bedding capacity بڑھانے کے لئے ایک پائی نہیں دی گئی۔ مجھے شرم آتی ہے ایسے لوگوں پر جو یہاں پر بیٹھ کر باتیں تو پنجاب کی کرتے ہیں لیکن اتنی حیا نہیں تھی کہ وہاں پر 19 لاکھ کی آبادی مر رہی تھی، ان لوگوں کے اندر اتنا ظرف نہیں تھا کہ ہمیں 100 بیڈز اور دے دیتے۔

جناب سپیکر! میو ہسپتال کا ٹاور آپ بنا کر گئے، شیخوپورہ اور وزیر آباد میں ہسپتال آپ بنا کر گئے یہ چونکہ جناب پرویز الٰہی نے بنایا تھا ان کو موت آتی تھی کیونکہ آپ کا نام اوپر آتا۔ ان لوگوں نے ہر وہ کام کیا ہے، ان لوگوں نے اس قوم اور پنجاب کے ساتھ ظلم کیا اور اگر ان کو کوئی بات کرے تو یہ پیچھے بیٹھ کر چیخیں مارتے ہیں۔ انہیں اس بات پر کم از کم شرم آنی چاہئے کہ جب آپ لوگ تنقید برائے تنقید کرتے ہیں تو اس کو تعمیری طور پر کریں اور اس پر ایسے شور مچا کر مت کریں کیونکہ جب آپ لوگوں کی ہر بات کھولی جائے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ سمجھ آئے گی۔ سپیکر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں جب یہ وزیر اعلیٰ تھے تو انہوں نے پنجاب پر کیا احسان کیا ہے، انہوں نے کم از کم شو بازی تو نہیں کی تھی انہوں نے practically کام کئے تھے یہ حکومت آئی اور پنجاب 2500۔ارب روپے کا مقروض تھا اور 117۔ارب روپے کے cheques bounced تھے۔ سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جب یہ وزیر اعلیٰ کا منصب چھوڑ کر گئے تو 100۔ارب روپیہ آپ کو دے کر گئے تھے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو حقیقت ہیں۔ وہاں پنجاب میں میرے لوگ مرے ہیں، اٹک میں میرے لوگ مرے ہیں جو وہاں پر ہمیں تکلیف ہوتی ہے تو آپ لوگ لاہور والے آکر دیکھیں تو آپ لاہور والوں کو شرم آئے گی کہ جو آپ لوگوں نے کردار ادا کیا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ جب آپ وزیر اعلیٰ تھے۔ مجھے یہ جو غصہ آرہا ہے اس لئے آرہا ہے کہ جب آج ہم وہاں پر جاتے ہیں تو ہمارے پاس دو Ventilators پڑے ہوئے ہیں۔ ہم لوگوں کو یہ چیزیں دیکھنی ہیں کہ اگر آپ لوگ یہ کام نہیں کر سکتے تھے تو آپ کو کوئی حق نہیں تھا کہ آپ لوگ وزیر اعلیٰ کی سیٹ سنبھالتے کیونکہ جو آپ لوگوں نے کام کیا وہ آپ لوگوں نے پنجاب کے ساتھ زیادتی کی۔ شکریہ۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، please Order in the House. اجلاس کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اور اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 11۔ مئی 2020 کو صبح 11:30 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

سوموار، 11- مئی 2020

(یوم الاثنین، 17- رمضان المبارک 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21 : شمارہ 2

69

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11-مئی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020، (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2020) جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 9-مارچ 2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری 2020 منظور کیا جائے۔

70

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں 2020 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں 2020، (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2020) جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا اور 9۔مارچ 2020 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلیں 2020 منظور کیا جائے۔

(بی) عام بحث

آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر بحث جاری رہے گی۔

71

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

سوموار، 11۔ مئی 2020

(یوم الاثنین، 17۔ رمضان المبارک 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 47 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ حافظ خالد محمود نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ﴿۴﴾
اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾
وَ السَّمَآءَ رَفَعَہَا وَ وَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙ﴿۷﴾

سورۃ الرَّحمٰن آیات 1 تا 7

اللہ جو نہایت مہربان (1) اُسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی (2) اُسی نے انسان کو پیدا کیا (3) اُسی نے اس کو بولنا سیکھایا (4) سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں (5) اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں (6) اور اُسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی (7) وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے نام سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

پیف کے سکول ٹیچرز کو تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے وقت دیا۔ جب پچھلا اجلاس تھا اُس وقت اسمبلی کے باہر احتجاج ہو رہا تھا باہر PEF کے لوگوں نے ہڑتال کی ہوئی تھی اور انہوں نے دھرنا دیا ہوا تھا تو خواجہ سلمان رفیق نے یہاں ہاؤس میں سپیکر صاحب کے سامنے point raise کیا تھا اُس پر سپیکر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں جناب واثق قیوم عباسی تھے، جناب عمر تنویر تھے اور ایک اور معزز ممبر تھے اور میں اور خواجہ سلمان رفیق تھے ہم نے باہر جا کر اُن سے مذاکرات کئے تھے۔ اُن سے یہ طے ہوا تھا کہ اُن کا ایک پانچ رکنی وفد یہاں پر حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لئے آئے گا اور سپیکر صاحب کو ہم نے یہاں آکر بتا دیا تھا اور ہماری assurance کے اوپر انہوں نے دھرنا ختم کر دیا تھا کیونکہ ایڈمنسٹریشن بھی کہہ رہی تھی۔

جناب سپیکر! اس وقت حالات یہ ہیں PEF اور PEIMA ہے، Punjab Education Initiative Management Authority اس کے لوگوں کو چار چار ماہ سے پیسے نہیں ملے اور رمضان کا مہینہ ہے اور عید آنے والی ہے۔ حالات اس طرح کے ہیں کہ ایجوکیشن کے اوپر تو ویسے بھی فوری طور پر فیصلے کرنے چاہئیں اور جب فیصلے آپ اتنی اتنی دیر stall کریں گے تو میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اُس کمیٹی کے لئے جو کہ آج کے دن کے لئے سپیکر صاحب نے خاص طور پر رکھا تھا۔ آج میں اور خواجہ سلمان رفیق آ گئے ہیں جناب واثق قیوم عباسی بھی تھوڑی دیر میں پہنچ رہے ہیں اور اُن کا پانچ رکنی وفد بھی موجود ہے اس کے اوپر کوئی ڈائریکشن وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے لے لیں کیونکہ اب ہاؤس میں وہ موجود ہیں۔ آج

ایجوکیشن منسٹر کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ آج یہاں آئیں گے لیکن وہ موجود نہیں ہیں تو اس پر تھوڑی سی clarity آ جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان بالکل درست فرما رہے تھے کہ اُس دن بات ہوئی تھی اور کمیٹی بھی بنی تھی میرے خیال میں اُس کمیٹی میں واثق قیوم عباسی بھی ان کے ساتھ تھے تو اُس کے بعد سے میرا اُن سے رابطہ نہیں ہوا ابھی انہوں نے ایک بات پوائنٹ آؤٹ کی ہے میں اجلاس کے بعد ان کو چیک کر لیتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے بہر حال اُن کے ساتھ ان کے مذاکرات تو ہو گئے تھے اگر کوئی ministerial level پر ان کی بات ہونی ہے تو میں concerned minister کو بھی request کر لوں کہ وہ ان کے ساتھ رابطہ کر کے آپس میں ان کی میٹنگ کروا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان! ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف آپ سے اتنی عرض ہے کیونکہ یہ کمیٹی سپیکر صاحب نے بنا کر بھیجی تھی اس کو باقاعدہ آپ notify کر کے اس کی میٹنگ کل کے لئے رکھ دیں کیونکہ جناب واثق قیوم عباسی بھی اور سب سے میری بات ہوئی تھی تو اس کو کل کے لئے رکھ دیں کل ہم بیٹھ کر سارا طے کر کے یہاں ہاؤس میں بتا دیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، آپ اجلاس کے بعد جناب محمد بشارت راجہ سے مل لیں وہ جو decision کریں گے اُس پر عمل ہو گا۔

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1288 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے؟

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں برن یونٹ وارڈ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*1288: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں صرف آٹھ بیڈز پر مشتمل ایمرجنسی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں برن یونٹ تاحال نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال ڈی ایچ کیو ہسپتال میں چلڈرن کمپلیکس جس میں paeds کے لئے علیحدہ سے ماہر ڈاکٹر مثلاً پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز پیڈز تعینات نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کب تک برن یونٹ اور ایک paeds کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کی موجودہ ایمر جنسی 30 بیڈز پر مشتمل ہے۔ زیرِ تعمیر 500 بستروں پر مشتمل بلاک میں ایمر جنسی کے بستر بڑھائے جارہے ہیں جو کہ اپ گریڈیشن کے بعد 73 بیڈز کی ہو جائے گی، جس کا افتتاح اس سال متوقع تھا لیکن مالی مشکلات بوجہ کورونا وائرس (Covid 19) اس کا افتتاح مؤخر ہو گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس وقت ڈی ایچ کیو ہسپتال میں برن یونٹ نہ ہے، تاہم ہسپتال ہذا کے PC-I کے missing specialties میں 10 بیڈز پر مشتمل برن یونٹ منظور ہے جسے نیو کمپیکٹ بلاک میں فنکشنل ہونا ہے اور نیو کمپیکٹ بلاک زیرِ تعمیر ہے جسے جون 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس وقت سرجری ڈیپارٹمنٹ میں برن مریضوں کے لئے سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) چلڈرن وارڈ میں ماہر ڈاکٹر موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ساجد مصطفٰی، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر شفیق الرحمان لنگڑیال، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد یاسین، سینئر رجسٹرار ڈاکٹر یاسر مکی، ڈاکٹر شاہین عباس، ڈاکٹر ثناء اسرار اور ان کے علاوہ دو وومن میڈیکل آفیسرز، پندرہ پوسٹ گریجویٹ ٹرینی ڈاکٹرز اور 9 ہاؤس آفیسرز تعینات ہیں۔ مزید برآں چلڈرن وارڈ میں ایک پروفیسر، ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر، ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(د) علیحدہ برن یونٹ اور چلڈرن کمپلیکس گورنمنٹ آف پنجاب سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ تاہم یہ فنانشل وسائل کی دستیابی اور فزیبلٹی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پلان کئے جائیں گے۔ معزز ایوان کو بتانا ضروری ہے کہ مریضوں کے لئے سرجری ڈیپارٹمنٹ میں سہولیات موجود ہیں مزید برآں دس بستروں پر مشتمل برن یونٹ زیرِ تعمیر ہسپتال کا حصہ ہے۔ اس طرح بچوں کے علاج کے لئے paeds medicine کے 32 بیڈز اور peads surgery کے دس بیڈز موجود

ہیں۔اس کے علاوہ missing specialities کی سکیم مکمل ہونے پر مزید 48 بیڈز کا اضافہ ہو جائے گا۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں نے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کی ایمر جنسی انتہائی کم بیڈز پر مشتمل ہے جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اپ گریڈیشن کے بعد ایمر جنسی 73 بیڈز کی ہو جائے گی اور کب ہو گی اس کا نہیں بتایا؟

جناب سپیکر! مزید میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کے متعلق جو بات ہو رہی ہے یہ جو سکیم ہے اس کی اپ گریڈیشن میں کتنی funding ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے اور کب تک یہ جو نئی سکیم ہے یہ functional ہو جائے گی اور یہ جو ایمر جنسی وارڈ کے متعلق پوچھا گیا ہے یہ کب تک اس کا افتتاح ہو جائے گا؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! بالکل معزز ممبر نے درست فرمایا ہے کہ اس وقت جو ہماری ٹیچنگ ہسپتال کی ایمر جنسی ہے اس میں صرف 30 بیڈ ہیں اور زیر تعمیر 500 بستروں والا ایک نیا بلاک تیار ہو رہا تھا اُس میں ہم نے ایمر جنسی کے بیڈز مزید بڑھانے تھے اس کے لئے مسئلہ یہ ہوا ہے آپ کو پتا ہے کہ اس وقت ساری (COVID-19) attention کی طرف ہو گئی اور PC-I جو ہم نے بنایا ہوا تھا انہوں ایک اور سوال برن یونٹ کا پوچھا ہوا ہے تو ہم اگر دونوں چیزوں کا اکٹھا جواب دے دیں تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نیو کمپیکٹ بلاک زیرِ تعمیر ہے جسے جون 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کے پیسے دیئے ہوئے ہیں اس وقت اُس پر کام ہو رہا ہے اور انشاءاللہ کوشش کر رہے ہیں۔اُس کے بعد اس کا ریونیو component لیا جائے گا۔ So we are trying our level best لیکن جو تھوڑی سی تاخیر ابھی آئی ہے وہ پچھلے دو تین ماہ کے اندر (COVID-19) because of وہ میں نے ذکر کر دیا ہے کہ یہ problem ہے تو انشاءاللہ لگے ہوئے ہیں۔ We will try our level best that it should be completed within this year اور آپ کا ریونیو

component بھی مکمل ہو جائے تاکہ جو معزز ممبر بیڈز کا ذکر کر رہے ہیں وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ بیڈز کی کمی ہے تو انشاءاللہ وہ بڑھا دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، agreed۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کا یہ کمال ہے چونکہ یہ خود ہیلتھ کے شعبہ کو جانتی اور سمجھتی ہیں اور ان کو پتا ہے کہ اس کی کتنی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج جو انہوں نے جون 2020 میں کام مکمل ہو جانے کی assurance دی ہے یہ ان کی مہربانی ہے۔ میرے علم کے مطابق ڈی ایچ کیو ساہیوال کے لئے تمام مشینری procure ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دنوں کورونا وائرس کے سلسلے میں خواجہ عمران نذیر اور ملک ندیم کامران ساہیوال آئے تھے ہم نے جب وہاں جا کر سامان دیا تو اس وقت ہمیں پتا چلا کہ کافی حد تک مشینری اور سامان procure ہو چکا ہے لیکن وہ سامان وہاں پڑا پڑا خراب ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہ اس چیز کو assure کر دیں تو یہ مجھ پر اور میری ساہیوال کی عوام پر بہت احسان ہو گا۔ جس طرح ڈاکٹر صاحبہ نے بتایا ہے کہ جون 2020 تک یہ باقی ماندہ کام مکمل کروا دیں گی تو میں ڈاکٹر صاحبہ کا on the floor of this House شکر گزار ہوں گا اگر آپ اس حوالے سے مہربانی فرما دیں کیونکہ وہاں پر بہت deficiency ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ڈاکٹر صاحبہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت وہاں پر یہ حالت ہے کہ کل میں ایک شخص کی فاتحہ خوانی کرنے کے لئے گیا تو جب وہ شخص فوت ہونے لگا یعنی جب وہ بستر مرگ پر تھا تو اسے کورونا وارڈ میں منتقل کر دیا گیا تو وہاں کے ہسپتالوں کی یہ حالت ہے حالانکہ اس شخص کا آپریشن خود ہسپتال والوں نے کیا تھا۔ وہاں پر deficiency ہے اس وقت وہاں پر حالات بہتر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں admit کیا ہے کہ وہاں پر برن یونٹ موجود ہی نہیں ہے۔ میں امید کرتا ہوں جیسا کہ ڈاکٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ جون 2020 تک مکمل کر دیں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں ڈاکٹر صاحبہ سے ڈاکٹرز کی deficiency کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جو کہ اس سوال میں بھی پوچھا گیا ہے کہ کیا 30۔ جون 2020 تک ڈاکٹرز کی deficiency بھی ختم ہو جائے گی اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ وہاں پر رجسٹرار سمیت کافی سیٹیں خالی ہیں تو جب یہ 30۔ جون کو ہسپتال کے نئے بلاک کا افتتاح کرنے جا رہے ہیں تو کیا اس وقت تک یہ تمام اسامیاں بھی پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئر مین! جنوری سے لے کر اپریل تک faculty کی 640 خالی سیٹیں جن میں ہمارے رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز شامل ہیں وہ ہم نے درجہ وار پبلک سروس کمیشن میں بھجوا دی ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ کورونا وائرس کی وجہ سے delay ہو رہا ہے اس کے باوجود کچھ سیٹوں کی advertisements آچکی ہیں لیکن انہوں نے ان سیٹوں پر interviews نہیں کئے۔ COVID-19 کے آنے سے پہلے انہوں نے میڈکل آفیسرز کے انٹرویوز لے لئے تھے اور اِسی ہفتے میں دو ہزار میڈیکل آفیسرز کی تفصیل ہمارے پاس آجائے گی اور جہاں تک specialists کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں we will start conducting interviews because they will have to call people in for interviews وہ جس وقت conduct ہوں گے۔ We will definitely ensure کہ زیادہ سے زیادہ لوگ تعینات کر کے وہاں پہنچائیں تاکہ اس deficiency کو ختم کیا جا سکے۔ یہ پرانی deficiency چلی آرہی ہے ہم تو جب سے آئے ہیں ہماری پوری کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ faculty members hire کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی بتاتی چلی جاؤں کہ جو پروموشنز کی سیٹیں اس وقت خالی ہیں ان پر پروموشنز کے حوالے سے گیارہ تاریخ کو بورڈ کی میٹنگ رکھی ہوئی ہے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ جن لوگوں نے پروموشنز کے through سینئر رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسر یا ایسوسی ایٹ پروفیسر بننا ہے ان کو جلد سے جلد پروموشن مل جائے تاکہ یہ seats fill ہو جائیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرا بھی تعلق ساہیوال سے ہے۔ اس سوال کے حوالے سے ڈاکٹر صاحبہ نے بہت حوصلہ افزا جواب دیا ہے لیکن ایک fact میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ سوا تین ارب روپے کے فنڈ سے اس ہسپتال کو میاں محمد شہباز شریف کی مہربانی سے اپ گریڈ کیا گیا اور ساہیوال میڈیکل کالج کے ساتھ اس کو منسلک کیا گیا۔ وہاں پر بہت سارا پیسا لگ چکا ہے اور وہاں پر state of the art building بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دو سال سے کام بند ہے اور وہاں پر مشینری خرید کر کمروں میں بند پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کی warranty بھی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ یہ سب چیزیں ہونے کے باوجود تھوڑی سی effort کے ساتھ بہت سی سہولت پوری عوام کو مل سکتی ہے تو امید رکھتا ہوں کیونکہ ہمارے سیکرٹری صاحب بھی کمشنر ساہیوال رہے ہیں ان کے دور میں بھی وہ بلڈنگ بنتی رہی ہے ان کو بھی تمام صورتحال کا پتا ہے اور ڈاکٹر صاحبہ نے بھی میرے خیال میں وہاں بلڈنگ کا وزٹ کر کے وہاں کی صورتحال یقیناً دیکھ لی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ہاؤس میں اس ہسپتال کے حوالے سے جو بات آئی ہے گورنمنٹ کی طرف اس کا positive answer آئے گا اور جتنی جلدی یہ کام مکمل ہو جائے تو سب کے لئے فائدہ مند ہو گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1289 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں گائنی وارڈ سے متعلقہ تفصیلات

*1289: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال میں گائنی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ہسپتال ہذا میں کتنے گائناکالوجسٹ تعینات ہیں ان کی کوالیفکیشن مع تجربہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ہسپتال ہذا میں کتنی گائناکالوجسٹ آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کرتی ہیں آؤٹ ڈور کے ایام کار کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ہسپتال ہذا میں سال 18-2017 میں گائنی کے کتنے آپریشن کن کن ڈاکٹرز صاحبان نے کئے اور آپریشن کے حوالے سے مریضان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال 55 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ہسپتال ہذا میں دو گائنی یونٹس ہیں جن میں 9 گائنی سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موجودہ دونوں گائنی یونٹس میں 9 گائنی سپیشلسٹ ڈاکٹرز تعینات ہیں، جن کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال میں تعینات تمام گائناکالوجسٹ ڈیوٹی روسٹر کے مطابق آؤٹ ڈور میں ڈیوٹی سر انجام دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ مریضوں کے لئے 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس جاری رہتی ہے۔

(د) 2017 میں گائنی وارڈ میں کُل 3212 آپریشن ہوئے جس میں 1430 بڑے آپریشن (سیزیرین) ہوئے جبکہ 1782 نارمل زچگیاں ہوئیں۔ 2018 میں گائنی وارڈ میں کُل 4483 آپریشن ہوئے جس میں 2583 بڑے آپریشن (سیزیرین) ہوئے جبکہ 1900 نارمل زچگیاں ہوئیں۔ جن ڈاکٹرز نے یہ آپریشن کئے اُن کی لسٹ ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے اور گائنی کے مریضوں کو آپریشن کی تمام تر سہولیات ہسپتال فراہم کرتا ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ جواب آیا ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال 55 بیڈز پر مشتمل گائنی وارڈ ہے۔ ساہیوال ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے چونکہ ڈاکٹر صاحبہ اس شعبے کو اچھی طرح سے جانتی ہیں تو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں 55 بیڈز کی تعداد بہت کم ہے تو کیا منسٹر صاحبہ ان بیڈز کی تعداد میں اضافے کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں کیونکہ یہ ہسپتالوں کو آج کل اپ گریڈ کر رہے ہیں تو کیا یہ گائنی وارڈ کو بھی اپ گریڈ کر رہے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم ابھی نئے بلاک میں کوشش کریں گے کہ دو تین چیزوں کو ایک گائنی اور دوسرا pediatric department اور برن یونٹ کو بھی expand کریں تو یہ ہماری پوری کوشش ہے کہ ان کی expansion ہو۔

جناب سپیکر! ان کی بات صحیح ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر بہت بڑی population کو serve کرتا ہے لہٰذا number of gyne beds ہمیں ہر حال میں بڑھانے پڑیں گے اور یہ ہماری آپ سے commitment ہے کہ جون 2020 تک یہ جو پانچواں بلاک اس بجٹ میں مکمل ہو گا اس کا ایک بڑا حصہ گائنی کو بھی دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا اور منسٹر صاحبہ کا بھی مشکور ہوں اگر یہ مہربانی کر دیں اپنی اس commitment کو پورا کر دیں اور اس کا افتتاح کر دیں تو میں پورے ایوان کی طرف سے اور ساہیوال کی عوام کی طرف سے بھی شکر گزار ہوں گا۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب منان خان: جناب چیئر مین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، کر لیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ ADP 2017-18 میں نارووال میں 50 ملین روپے سے میڈیکل کالج کی allocation ہوئی تھی اور یہ allocation next ADP 2018-19 میں drop کر دی گئی تھی تو last time منسٹر صاحبہ نے کہا تھا کہ اس مرتبہ ہم نہیں کر سکتے لیکن next year اس کو ہم دیکھ لیں گے تو مجھے اس وقت ماحول ٹھیک لگ رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ میڈیکل کالج نارووال کے لوگوں کا حق ہے کیونکہ وہاں پر 350 بیڈز پر مشتمل ہسپتال بنا ہوا ہے اور اس کے ساتھ میڈیکل کالج کی ضرورت ہے وہاں پر پرائیویٹ میڈیکل کالج کو کامیاب کرنے کے لئے اس وقت اس کو drop کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا ڈی ایچ کیو میں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کینسر ہسپتال بنا ہوا ہے اس کو بھی operational کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ! کیا آپ نے ان کی باتیں نوٹ کر لی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، نوٹ کر لی ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 1765 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جو ممبران تشریف نہیں لائے ان کے سوالات ہم pending کر رہے ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1798 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2140 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2141 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2397 جناب محمد جمیل کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2690 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2692 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2736 جناب یاسر ظفر سندھو کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3079

محترمہ شاہین رضا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3112 محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3113 بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3307 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3342 جناب علی اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3351 محترمہ شاہین رضا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3369 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3428 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 3697 محترمہ طلحیا نون کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3784 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3896 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں 2014 تا 2019 تک عطائیوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3806: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے یکم جنوری 2014 سے 30۔ اکتوبر 2019 تک عطائیوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے پاس عطائیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یکم جنوری 2014 سے 30- اکتوبر 2019 تک صوبہ بھر میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اب تک 22798 عطائیوں کے اڈوں کو سر بمہر کیا ہے اور 49 کروڑ سے زیادہ جرمانے کئے ہیں اور مزید ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن صوبے میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کی خدمات کے معیار بہتر بنانے اور عطائیت کے سدِباب کے لئے قائم کیا گیا پہلا انضباطی ادارہ ہے جو معزز ایوان کے منظور شُدہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010 کے تحت قائم ہوا۔ عطائیت کے خلاف مہم کے لئے کمیشن کی جانب سے ضلعی انتظامیہ کو خصوصی اختیارات سونپے گئے ہیں۔ کمیشن کی جانب سے تفویض کردہ ان اختیارات کے تحت ضلعی انتظامیہ کے افسران اور شعبہ صحت کے ماہرین کی مشترکہ ٹیمیں روزانہ کی بنیاد پر عطائیوں کی علاج گاہوں کے اچانک معائنہ اور کوائف کی تصدیق کے بعد غیر مستند اور غیر رجسٹرڈ علاج کنندگان کی علاج گاہیں سر بمہر کر کے چالان کرتے ہیں، کیونکہ اس سے قبل عطائیوں کے بارے میں درست اعداد و شمار موجود نہیں تھے لہٰذا عطائیت کے خلاف مہم کو درست سمت میں چلانے اور قانونی جواز رکھنے والے مستند طبی سہولیات کی فراہمی کنندگان کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے عمل میں شرکت کو یقینی بنانے کے لئے کمیشن نے طبی اداروں کی خانہ شماری کا عمل بھی شروع کیا، اس حکمتِ عملی کے تحت صوبہ بھر کے اعداد و شمار اکٹھا کرنے کے بعد اُن کی تطہیر کا عمل جاری ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے جواب میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی خدمات کو سراہا ہے میں اس سلسلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی چونکہ بقول آپ کے یہ میاں محمد شہباز شریف کے چند اچھے کاموں میں سے ایک یہ کام بھی ہے اور یہ آپ نے لکھا ہے میں نہیں کہہ رہی۔

جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر علاج گاہوں کا اچانک معائنہ کے دوران ہیلتھ کمیشن روزانہ چالان کرتا ہے لیکن جواب میں ان چالانوں کی تعداد نہیں بتائی گئی کہ روزانہ کی بنیاد پر کتنے چالان ہو رہے ہیں لہٰذا منسٹر صاحبہ وہ data share کر دیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جو خانہ شماری کا عمل شروع کیا گیا ہے یہ کس تاریخ سے شروع کیا گیا ہے اور اس کی کیا تفصیلات ہیں، بتائی جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سوال کیا گیا تھا کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے یکم جنوری 2014 سے 30-اکتوبر 2019 تک عطائیوں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور اس کے علاوہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے پاس عطائیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے کیا طریق کار ہیں۔ ان ساری چیزوں کا جواب دیا ہے کہ یکم جنوری 2014 سے 30۔اکتوبر 2019 تک صوبہ بھر میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اب تک 22758 عطائیوں کے سنٹرز سربمہر کر دیئے ہیں، 49 کروڑ سے زیادہ جرمانے بھی کئے ہیں اور ان کے خلاف مزید کارروائی جاری ہے۔ یہ سب کچھ آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو بتا دیا گیا ہے، جہاں تک طریق کار کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے معزز ایوان کی اطلاع کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن صوبے میں صحت کی سہولتیں فراہم کرنے والے اداروں کی خدمت کا معیار بہتر کرنے اور عطائیت کے سدباب کے لئے معزز ایوان سے منظور شدہ پہلا ادارہ ہے۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ میں نے یہ سارا پڑھ لیا ہے۔ آپ دن رات کام کر رہی ہیں لیکن آپ مجھے صرف کل کا data بتا دیں کہ کل آپ کے محکمے نے کتنے چالان کئے ہیں۔ ہم لمبی چوڑی تفصیل میں نہیں جاتے آپ صرف کل کے حوالے سے ہی بتا دیں کہ کل آپ کے محکمے کی ٹیم نے کتنے چھاپے مارے اور کتنے چالان کئے ہیں یا انہوں نے کیا کام کیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر آپ بتاتی کہ آپ کو خصوصی طور پر کل کی تفصیل چاہئے تو میں علیحدہ لے آتی۔ یہ تو بڑا مشکل ہے کہ آپ ہر دن کے حوالے سے مجھ سے پوچھیں۔

محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: چلیں ٹھیک ہے۔ آپ مجھے ایک سال کا data دے دیجئے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ آپ نے خانہ شماری کا جو عمل شروع کیا ہے یہ کس تاریخ سے کیا ہے اس کی پوری تفصیل دے دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ساری تفصیل محترمہ کو بھجوا دیتی ہوں، روزانہ کی performance بھی انہیں بھجوا دوں گی۔ سوال کے اندر یہ نہیں لکھا ہوا لیکن میں ساری تفصیل محترمہ کو بھجوا دیتی ہوں۔

محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحبہ نے ساری چیزیں بعد میں ہی دینی ہیں تو ہم کورونا کے اندر یہاں کیا کرنے آئے ہیں آپ ساری تفصیل گھر ہی بھجوا دیتے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب دے دیا گیا ہے کہ 22 ہزار سے زیادہ عطائیوں کے خلاف ایکشن ہو گیا ہے کروڑوں کے حساب سے جرمانے کئے گئے ہیں اور ان کے سنٹرز بند کر دیئے گئے ہیں۔ اگر محترمہ کو مزید تفصیل چاہئے تو میں نے کہا کہ وہ بھی پیش کر دیں گے۔

(اذان ظہر)

جناب چیئرمین: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے اور proposal بھی ہے، میاں محمد شہباز شریف نے اپنے دور میں ہیلتھ کیئر کمیشن قائم کیا تھا پھر باقی صوبوں نے اسے follow کیا تھا۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ پورے پنجاب میں سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کو رجسٹرڈ کرے۔ میرے پاس موبائل میں تفصیل موجود ہے جو میں بعد میں ڈاکٹر صاحبہ کو دے دوں گا کہ ایک ہی مریض کا پرائیویٹ لیب سے کورونا کا ٹیسٹ positive اور negative ہے اسے ڈاکٹر صاحبہ چیک کروالیں۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ ویسے تو ہیلتھ کیئر کمیشنautonomousہے لیکن چونکہparentمحکمہ آپ کا ہے اس لئے آپ سے استدعا ہے کہ ان کے بورڈ کی میٹنگ بلا کر پوچھیں کہ پورے پنجاب کے ہسپتالوں میں جو کورونا کے مریض ہیں، کیا ان کے لئے مطلوبہstandards پر عمل کیا جارہا ہے یا نہیں؟ لہٰذا اس کے لئے آپ کو ہیلتھ کیئر کمیشن کو بہت فعال کرنے کی ضرورت ہے چونکہ جتنا وہ فعال ہونا چاہئے اتنا نظر نہیں آرہا ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ ان کی ایک میٹنگ بلا کر خودChairکریں اور پورے پنجاب میں ان کی ٹیمstandardsاور باقی معاملات دیکھ لے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ!خواجہ سلمان رفیق کا سوال اس سےrelevantتو نہیں ہے لیکن یہ بہتimportantاورnational issueسے متعلقہ ہے۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا جواب دے دوں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!ہماریkitsپر70 percent specificہےاور ہر لیب لکھ کر بتاتی ہے کہ یہ 70 percent specific ہے کوئی بھی ٹیسٹ100 percent specificنہیں ہو سکتا جب تک آپBronchial lavageنہ دیں۔Bronchial lavageکا یہ مطلب ہے کہ آپ lungsکے اندر پانی ڈالیں پھر اسےwashکر کے نکالیں پھر99.9 percent test positive آسکتا ہےThe only wayآپ کی جتنیkitsآرہی ہیں یہ70 percent specificہوتی ہیں۔ آپ جب یہkitsاستعمال کرتے ہیں اس کے اندرhuman errorکاchanceبھی بڑھ جاتا ہے۔

جناب سپیکر!اس کی وجہ یہ ہے کہRNAکی بہت ساریextraction of RNA لوگ خود کرتے ہیں اور کئی دفعہRNAکیextraction that can be faultyاور یہ chancesہو سکتے ہیں کہ اگر ایک لیب میں ایک دو ٹیسٹnegativeآجائیں اور دوسری لیب

Thirty percent falseمیںpositiveآ جائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے پاس negative and false positiveکےchancesہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بہت اہم چیز ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی کوsymptomsہیں لیکن اس کا ٹیسٹnegativeہے تو پھر اس کے لئے آگے مزید ٹیسٹavailableہیں کہ we must always consider them a suspected COVID-19اور ہمsuspected COVID-19مریضوں کو ہسپتال میں رکھتے ہیں پھر آپ کو ان کا سی ٹی سکین کرانا پڑتا ہے۔ آپ کو ان کے ایکسرے کروانے پڑتے ہیں اور مزیدtestsکروانے پڑتے ہیں۔Just to come to some sort of a diagnosis. So you can have a negative test even in COVID positive patient.جہاں تکstandardizationکا تعلق ہے اور جس کے بارے میں ابھی معزز ممبر نے ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر!standardizationصرف ایک طریقے سے ہو سکتا ہے کہ جتنیkits استعمال کی جارہی ہیں وہ ایک ہی کمپنی کی ہوں جبکہ اس وقت یہ ہمارے لئے ناممکن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ٹیسٹ کرنے کی مختلف مشینیں ہیں۔ اس وقتPKLIمیں جو مشین کام کر رہی ہے اس کی اپنیspecificityکیkitsہیں۔ اسی طرح کچھkitsہمارے پاس چائنا سے آرہی ہیں اور کچھkitsہم لوکل پرچیز کر رہے ہیں۔

> Because of the difference in the origin of the kits, there can be a certain amount of difference regarding specifications.

جناب سپیکر! جب شروع میں پرائیویٹ لیبارٹریز میں ٹیسٹ ہوتے تھے اور ہمیں ان کے بارے میں انفارمیشن آتی تھی تو ہم ہر چوتھے مریض کاrandom testاپنی لیبارٹری میں بھی کرتے تھے۔ اس یقین دہانی کے لئے کہ کہیں رپورٹس کے اندر کوئیdiscrepancyنہ ہو۔ جب ہم نے پہلے 150 کے قریبtestsکئے تو دونوں لیبارٹریز کےresultsبالکل ایک جیسے آرہے تھے تو اس کے بعد ہم نےtest repeating again and againپر مزید وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور کہوں گی کہ:

There are chances that a person might be positive for COVID and might come out negative because there are 30 percent chances of a wrong positive or a wrong negative result. Wrong negative are more common as compared to wrong positive according to the scientific statistics that are available now.

جناب سپیکر! لیکن اگر ایک مریض بغیرsymptomsکے ہے اور اس کاresult negative آگیا ہے تو I think it is considered as negative لیکن اگر ایک مریض negative آگیا ہے لیکن اس میںsymptoms ہیں تو

We will have to treat him as COVID not because of anything else. We might find it on another couple of tests that they might come out positive.

جناب سپیکر! جب یہ controversy چل رہی تھی تو میں نےexperts سے اس بابت ساری تفصیلات لیں اس لئے اس ٹیسٹ کی limitations کوunderstand کرنے کی ضرورت ہے۔ یہlimitations صرف پاکستان میں نہیں ہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اس particular test کیseventy percent specificityہے۔ چائنا کے اندر بھی اس ٹیسٹ کیseventy percent specificityہے۔ باقی جہاں تکstandardizationکا تعلق ہے تو ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ اس کوstandardization کریں۔ ہم اس میں کراس چیک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر ایک ٹیسٹ PKLI کی مشین کر رہی ہے اور وہ positive آیا ہے تو ہم اس میں سے ایک یا دو ٹیسٹ اپنی دوسریlabs میں بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کاconcern بالکل ٹھیک ہے لیکن ہمارے پاس اور کوئی طریق کار نہیں ہے۔ COVID-19 کے ٹیسٹ کے لئےlevel-III lab اس لئے استعمال کر رہے ہیں تاکہviral load کوto a negative space restrict کیا جا سکے۔ وہ لوگ جو یہ ٹیسٹ کر رہے ہوتے ہیں ان میںinfection ہونے کےchances زیادہ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! مقصد یہ ہے کہ We are very careful لیکن انسانی غلطی کی وجہ سے کئی مرتبہ مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ .We are trying our level best ہم نے اپنی ٹیکنیکل کمیٹی کو کہا ہے کہ standardization کے حوالے سے مزید غور کیا جائے کہ ہم کس طرح بہتر سے بہتر diagnosis کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3807 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال میں گریڈ 17 سے
زائد کی خالی اسامیوں اور ان پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***3807: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں گریڈ 17 سے زائد کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) حکومت چلڈرن ہسپتال میں ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال، لاہور میں گریڈ 17 سے زائد کی خالی اسامیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ	منظور شدہ	ورکنگ	خالی اسامیاں
1۔	17	804	357	447
2۔	18	445	169	276
3۔	19	113	29	84
4۔	20	50	20	30

(ب) گریڈ 18 تا 20 کی کچھ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن اور پروموشن کے ذریعہ پُر کی جاتی ہیں اور ٹیچنگ کیڈر کی مختلف ہسپتالوں کی خالی اسامیاں بشمول چلڈرن ہسپتال پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوادی گئی ہیں۔ میڈیکل آفیسر سے سینئر رجسٹرار اور سینئر رجسٹرار سے ایسوسی ایٹ پروفیسر کی پروموشن کمیٹی کی میٹنگ مئی کے مہینہ میں منعقد کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میڈم منسٹر صاحبہ نے یہ فرمایا تھا کہ چھ ماہ کے اندر اندر ساری خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔ آپ کی حکومت قائم ہوئے دو سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ میں نے آپ سے پچھلی مرتبہ یعنی ایک سال پہلے بھی یہی سوال پوچھا تھا۔

جناب سپیکر! جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق گریڈ 17 کی کل منظور شدہ اسامیاں 804 ہیں جن میں سے 447 اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح کی صورتحال گریڈ۔18 اور 19 کی ہے۔ آپ لوگوں کو نوکریاں دینے کے لئے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ اس وقت آپ کے پاس اتنی زیادہ jobs available ہیں تو آپ یہ jobs لوگوں کو کیوں نہیں دے رہے اور کیا حکومت کا اس سلسلے میں بھی یوٹرن ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جب ہم حکومت میں آئے تھے تو اس وقت بہت سی اسامیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ ہم نے پبلک سروس کے ذریعے لوگوں کو بھرتی کر کے بہت سی اسامیوں کو پُر کیا ہے۔ یہ faculty کی اسامیاں ہیں۔ چلڈرن ہسپتال ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے۔ اس کے اندر جتنی اسامیاں خالی ہوتی ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے میں نے بتایا ہے کہ ہم نے پبلک سروس میں دوبارہ اسامیاں بھیجی ہیں۔ Pediatrics surgery کے حوالے سے بہت دفعہ discussion ہو چکی ہے۔ ہم نے چار دفعہ pediatrics surgery کی اسامیوں کی advertisement بھجوائی

ہے اس کے لئے صرف دو یا تین لوگ اپلائی کرتے ہیں۔ ہم نے پبلک سروس کمیشن میں consultants کی 2200 اسامیاں بھجوائی تھیں جن کے لئے 1800 لوگوں نے اپلائی کیا تھا۔

جناب سپیکر! یہ تفصیل پبلک سروس کمیشن کے پاس available ہے۔ حکومت میں آنے کے بعد ہم نے 1165 اسامیاں teaching faculty کی پوری کی ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے گیارہ ہزار ڈاکٹرز کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا ہے۔ چار ہزار ڈاکٹرز ایڈہاک کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ ہم نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو درخواست کی ہے کہ آپ نے حال ہی میں ڈاکٹرز کے لئے جو انٹرویوز لئے ہیں ان کے results ہمیں بھجوادیں۔ ہمارے پاس دو ہزار ڈاکٹرز کے results آچکے ہیں۔ جس رفتار سے ہم خالی اسامیوں کو پُر کر رہے ہیں اس سے پہلے ایسا کسی حکومت نے نہیں کیا۔ پبلک سروس کمیشن کے سربراہ نے کہا ہے کہ میں نے پچھلے 70 سال کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

> The number of people that have been employed through the Public Service Commission in the year 2019-20.

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آج کل کام کا بہت زیادہ load ہے لہٰذا ہمیں منسٹر صاحبہ کو تھوڑا سا margin دینا چاہئے۔ میں اس حوالے سے دو گزارشات کروں گا۔ گریڈ۔17 کی 447 اسامیاں خالی ہیں۔ آفیشل گیلری میں سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس بابت میری یہ تجویز ہے کہ جب آپ پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھجواتے ہیں تو ہر انسٹیٹیوٹ کو walk-in-interview کا provision بھی دے دیں۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ انسٹیٹیوٹ کی ایک کمیٹی بن جائے گی اور فوری طور پر یہ کمیٹی گریڈ۔17 کے ڈاکٹرز بھرتی کر لے گی۔ اس طرح بچے آتے اور جاتے رہیں گے کیونکہ یہ ایک ongoing process ہے۔ جب تک پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بھرتی نہیں ہوتی اس وقت تک یہ اسامیاں filled رہیں گی۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ گریڈ۔19 اور گریڈ۔20 کی اسامیاں APMO and PMO کی ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اگلے دس پندرہ سال کا ایک سروے کروائیں کہ آپ کے کتنے لوگوں کے promote ہونا ہے اور جو اسامیاں باقی رہتی ہیں ان کو PG ship میں تبدیل کر دیں کیونکہ محکمہ فنانس اس وقت پیسے دے گا جب یہ اسامیاں پُر ہوں گی۔ میری دونوں تجاویز پر غور فرمائیں اس سے محکمہ کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! خواجہ سلمان رفیق نے promotions and employments کا ذکر کیا ہے۔ خواجہ سلمان رفیق! آپ بھی وزیر صحت رہے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ آپ کے دور میں سات سال تک کوئی پروموشن نہیں ہوئی۔ جب سے ہماری حکومت آئی ہے ہم ہر پندرہ دن کے بعد DPC کی میٹنگ کروا رہے ہیں۔ جتنی زیادہ پروموشنز ہمارے دو سالہ دور میں ہوئی ہیں شاید اس سے پہلے کسی حکومت نے نہیں کی ہوں گی۔

جناب سپیکر! آپ نے اپنے دور میں ان لوگوں کی پروموشنز کیوں نہیں کیں، کیا آپ کو کسی نے منع کیا ہوا تھا؟ بہت عرصہ یہ پروموشنز رُکی رہی ہیں۔ آپ کی بالکل ٹھیک تجویز ہے کہ ہمیں ریگولر پروموشنز کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! ایڈہاک ڈاکٹرز کی بھرتیوں کے حوالے سے بتانا چاہوں گی کہ جب آپ پبلک سروس کمیشن میں ریکوزیشن بھیجتے ہیں تب آپ walk-in-interviews کرتے ہیں کیونکہ آپ ایڈہاک ڈاکٹرز کو تب ہی employ کر سکتے ہیں جب آپ نے ریکوزیشن بھیجی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں نے کچھ دیر پہلے التجا کی ہے کہ دو ہزار ڈاکٹرز جن میں ایک ہزار خواتین اور ایک ہزار مرد ڈاکٹرز شامل ہیں ان کی selection مکمل ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس فہرستیں آ رہی ہیں۔ اگر آج ہم نے walk-in-interviews کے ذریعے کسی ڈاکٹر کو بھرتی کر لیا تو پھر پندرہ دن کے بعد ان کی نوکری de-notify ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! آپ کو علم ہے کہ جب پبلک سروس کمیشن کا selectee آتا ہے تو ایڈہاک ڈاکٹر کو remove کر دیا جاتا ہے۔ انشاءاللہ walk-in-interviews تو ہر جگہ ہوتے رہیں گے۔ ابھی COVID-19 وائرس کے لئے بھی ڈاکٹرز کے walk-in-interviews ہو رہے ہیں۔

COVID وائرس کے لئے ہم already دس ہزار اسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے بعد شاید ہی کوئی ڈاکٹر بے روزگار رہے گا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! شاید محکمہ نے محترمہ کو data ٹھیک نہیں دیا۔ اس وقت بھی جو پروموشنز ہو رہی ہیں اگر محکمہ خزانہ سے آپ اس کی تفصیل نکلوا لیں تو معلوم ہوگا کہ چودہ پندرہ ہزار اسامیاں ڈاکٹرز سروس سٹرکچر میں create کروائی گئی تھیں کہ آئندہ آنے والے پندرہ بیس سالوں میں ہر ایک کی automatic پروموشن ہوگی اور ہر پندرہ دن بعد DPC اس لئے ہوتی ہے کہ ڈاکٹرز کے بھی کئی کیڈرز ہیں اور نرسز کے بھی کئی کیڈرز ہیں تو ہر پندرہ دن بعد مختلف کیڈرز کی پروموشن ہوتی ہے تو میرا خیال ہے کہ محکمہ سے ایک آدھ detail ضرور لیں اور پہلے بھی میری بہن وزیر صاحبہ نے بات کی تھی کہ سات سال پروموشن نہیں ہوئی تو میرا خیال ہے کہ آپ کو کافی چیزیں واضح ہو جائیں گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3880 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3881 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3905 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3910 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4038 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4086 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر consideration on passage of bills ہیں۔جی،وزیر قانون!

مسودہ قانون(پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ فوجداری2020

MR CHAIRMAN: Now, we take up the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 (Bill No.4 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Home on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 (Bill No.4 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Home on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of

Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020 (Bill No.4 of 2020), as introduced and referred to Standing Committee on Home on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

"That the Code of Criminal Procedure (Punjab Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) دیہی پنچایتیں اور نیبرہڈ کونسلیں 2020

MR CHAIRMAN: Now, we take up the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Local Government and Community Development on 9th March 2020, may be taken into consideration at

once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Local Government and Community Development on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, as introduced and referred to Standing Committee on Local Government and Community Development on 9th March 2020, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 4

MR CHAIRMAN: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR CHAIRMAN: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR CHAIRMAN: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

> "That the Punjab Village Panchyayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That the Punjab Village Panchyayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, be passed."

> Now, the question is:

> "That the Punjab Village Panchyayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

عام بحث

آئندہ بجٹ اور کورونا وائرس کی وبا پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، آج کے ایجنڈے پر اگلا آئٹم upcoming budget and Corona Virus Pandemic پر عام بحث جاری رہے گی جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوادیں۔ جی، جناب محمد اختر!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے تھوڑا سا ٹائم دیا۔ Corona issues دیکھنے کے لئے ضلع ملتان میرے ذمے لگا ہوا تھا تو جس طرح باقی صوبے میں انتظامات ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ وبا پہلی دفعہ ہماری زندگیوں میں آئی ہے اور جب بھی کوئی اس طرح کی وبا آتی ہے اُس میں اُونچ نیچ ہوتی ہے اور اُسی سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور اُن مشکلات کا حل بھی نکالا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت نے کورونا کو صحت کے حوالے سے جس انداز سے take up کیا شاید اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ لوگ ڈینگی کی مثال دیتے ہیں تو ڈینگی میں ایک مچھر involve تھا اگر آپ اُس مچھر کا سپرے کر کے اُن کی breading sides کنٹرول کر لیتے تھے تو آگے ساری چیزیں رُک جاتی تھیں۔ یہ ایسی وبا ہے جو human to human transmit ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ملتان میں جو Quarantine Centre بنایا گیا تھا یہ پاکستان کا سب سے بڑا Quarantine Centre تھا اور جس طرح ایران کے بارڈو پر پاکستانی زائرین کو لا کر پھینک دیا گیا اور اُنہیں سنبھالنے کے حوالے سے جنوبی پنجاب نے بڑے کُھلے دل کا مظاہرہ کیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے سب سے پہلے زائرین کو اپنے ضلع میں جگہ دی اور انہیں بہتر طریقے سے manage and serve کیا اور اللہ کے فضل و کرم سے وہ لوگ خیر وعافیت سے اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے اور اُس سے اگلا ضلع ہمارا ملتان تھا تو مجھے یہاں یہ بتاتے ہوئے بڑی

خوشی بھی اور ایک اطمینان کا اظہار بھی ہے کہ ہمارے محکمہ صحت، ہماری ضلعی انتظامیہ، خاص طور پر ہمارے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور تمام serving staff نے protective kits and N-95 Masks کی کمی کے باوجود اپنی جانوں کی پروانہ کرتے ہوئے اُن زائرین کی خدمت کی ہے اور وہ لوگ وہاں سے مطمئن ہو کر گئے ہیں جس سے پوری دنیا میں ایک بڑا اچھا message گیا ہے تو میں اس پہلو پر اپنے محکمہ صحت، حکومت پنجاب، جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جس طرح باقی ملکوں میں کورونا کے مریضوں کو ذلیل و خوار کیا گیا لیکن یہاں پر انہیں عزت و احترام سے جگہ بھی دی گئی اور انہیں بہترین طریقے سے manage بھی کیا گیا۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ community out break کو بھی خاطر خواہ طریقے سے روکا بھی گیا اور میں دعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس وبا سے جلد نجات دلائے گا اور پاکستان سمیت دنیا کے جو جو ملک اس سے suffer کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے ہیلتھ سسٹم جن کے پاس آبادی کے لحاظ سے بیڈز کی تقسیم بھی ہے، ڈاکٹرز بھی ہیں، ہسپتال بھی ہیں وہ بھی failure کا شکار ہو گئے ہیں۔ امریکہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ لقمہ اجل بنے، اٹلی اور برطانیہ میں بھی لقمہ اجل بنے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور ہماری حکومت کے اقدامات کے پیش نظر اپنی ہیلتھ منسٹر کی effort کو بھی میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے چیزوں کو manage کیا اور جہاں خامیاں کوتاہیاں تھیں اُن کو بڑی جلدی take over کر لیا ہے۔ الحمدللہ ہم اس وبا سے جلد نکل آئیں گے۔ مہربانی

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، جناب منان خان نے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس موقع کا فائدہ اٹھا کر بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ نارووال کی طرف مرید کے نارووال روڈ جاتا ہے تو last tenure میں اس کی dualization ہوئی تھی لیکن جگہ جگہ سے وہ روڈ کافی ٹوٹ چکا ہے اور روڈ کا کچھ portion خصوصاً نارنگ منڈی سے مرید کے تک مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اس روڈ کو repair کروایا جائے، جس کنٹریکٹر نے یہ روڈ بنایا ہے اُس کی انکوائری ہونی چاہئے اور اُس کو سزا بھی ملنی چاہئے۔ آپ کو پتا ہے کہ ہمارے اُدھر کرتارپور بارڈر ہے اور اسی سڑک کے ذریعے سب لوگ جاتے ہیں۔ یہاں کچھ لوگ smile کر رہے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ جس نے بھی یہ سڑک بنائی ہے وہ چاہے ہماری پارٹی سے ہوں یا دوسری پارٹی سے ہوں اس پر کارروائی ہونی چاہئے اور یہ سڑک ٹھیک ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ اب ہم debate کی طرف آتے ہیں۔ ہمارے معزز ممبر جناب احمد شاہ کھگہ بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے تقریر کرنے کا موقع دیا۔ میرا ضلع پاکپتن ہے اور وہیں سے بات شروع کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ ہمارے پاکپتن میں پوری انتظامیہ، ڈاکٹر صاحبان اور سب شعبوں نے مل کر کورونا پر کام کیا اور وہاں کورونا وائرس کی ratio نہ ہونے کے برابر ہے۔ میں اس پر انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے پاکپتن میں بھی توجہ دی۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ کورونا وائرس کی بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری دنیا میں آئی اور ہم بھی اس میں شامل ہیں لیکن اس کورونا نے ہمیں کچھ باتیں سکھائی بھی ہیں جس کا میں اظہار کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہم اس سے کچھ فائدہ بھی اٹھا لیں۔ تمام معززین اپنے اپنے علاقوں سے یہاں ایوان میں آئے ہیں جن کے توسط سے میں یہ بات کرتا ہوں کہ یہ بیماری انشاءاللہ ٹل جائے گی لیکن اس نے ہمیں اسلام کے قریب بھی کر دیا ہے۔ میں نے اس دوران شادیاں بھی attend کی ہیں اس لئے دیکھا ہے کہ جو لوگ پہلے afford نہیں کر سکتے تھے اب دلہا اور دلہن کی طرف سے دس دس آدمیوں کو اکٹھا کر کے سادگی سے شادیاں کی گئی ہیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز نے ہمیں اسلام کے قریب کیا ہے۔ اسی طرح جب کوئی فوتیدگی ہو جاتی تھی تو ہمارے کئی طرح سے رواج بن گئے۔ اگر میرے گھر کا کوئی فرد بیمار ہے تو پہلے اُس پر میں اپنی جمع پونجی لگاؤں گا تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے لیکن اگر فوت ہو جاتا ہے تو روٹین یہ بن گئی تھی کہ قل خوانی پر کھانا دیا جائے چاہے وہ غریب ہے چاہے امیر آدمی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ

چیزیں ہمیں سبق دے کر اسلام کے قریب لائی ہیں۔ اب فوتیدگی ہوتی ہے تو افسوس کے لئے تھوڑے بندے جاتے ہیں اور یہی ہمارا اسلام بھی کہتا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ پچھلے دو ماہ سے اس پر عمل ہو رہا ہے لہٰذا ایسا قانون بنایا جائے کہ آگے بھی اسی طرح عملدرآمد کروایا جائے۔ اس کورونا نے ہمیں اپنے گھروں میں رہنا بھی سکھا دیا ہے۔ اب شام سے پہلے ہر آدمی چاہتا ہے کہ میں سودا سلف لے کر گھر چلا جاؤں جس کا فائدہ یہ ہوا ہے کہ روڈ ڈکیتی کم ہو گئی ہے اور دوسرا شام سے پہلے ہم اپنے بچوں کے پاس گھروں میں پہنچ جاتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! ہم رات بھر جاگ کر برگر کھاتے اور پیسا ضائع کرتے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک اچھا سبق ہے۔ اسی طرح یہ بھی مستقل ہو جائے کہ دکانیں فجر کے بعد کھلیں اور مغرب سے پہلے بند ہو جائیں کیونکہ لوگوں کی اپنی ضرورت کی چیزیں دن کے وقت خریدنے کی روٹین بن گئی ہے اور اگر اس پر ہماری حکومت عملدرآمد کروا دے تو بڑا اچھا ہو گا۔ میرے کچھ بھائی ہنس رہے ہیں لیکن میں وہ باتیں کہہ رہا ہوں جو میرے دل میں ہیں اور یہ پاکستان کے حق میں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سچی باتیں کر رہے ہیں اس لئے continue رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! ہمارا پٹرول اور بجلی بھی بچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہم جیسے لوگ رات کو جاگ کر عیاشیاں کرتے ہیں اس سے بھی چھٹکارا مل گیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے ہماری خواتین نے سبق حاصل کیا ہے۔ پہلے خواتین ہمیں کہتی تھیں کہ کام کرنے والی رکھ دیں لیکن اب وہ کہتی ہیں کہ کام کرنے والی نہیں چاہئے کیونکہ ہم نے خود کھانا بنانا ہے اور خود ہی کپڑے دھونے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کورونا نے ہمیں اپنے اسلام کے قریب کیا ہے۔ اللہ کرے یہ کورونا کی مصیبت ٹل جائے لیکن میں جناب محمد بشارت راجہ کی موجودگی میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو ان ساری چیزوں کو طے کرے تاکہ آئندہ بھی ہمارے یہ معاملات اسلامی رواج کے مطابق رہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ جناب خلیل طاہر سندھو! اُن کو بولنے دیں اور آپ اپنی باری پر بولئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی(جناب احمد شاہ کھگہ):جناب سپیکر! یہ کورونا بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے لیکن ہم اس کی احتیاط already کر رہے ہیں اور اس کی ٹریننگ ہمارے اندر پہلے ہی موجود ہے۔ اگر زکام کی وجہ سے میں جس گلاس میں پانی پیتا تھا تو دوسرے کو روکتا تھا کہ اس گلاس میں نہیں پینا اس لئے یہ کورونا بھی وہی چیز ہے اور اسی طرح کی ہی احتیاط ہے۔ الحمدللہ اس بیماری سے ہم بہت جلد چھٹکارا پائیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں پری بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ میرا حلقہ پسماندہ ہے اور یقین کریں کہ پچھلے دس سال دوسری پارٹی کی حکومت رہی ہے جس کی وجہ سے میرا علاقہ محروم رہا ہے۔ انہوں نے اتنے فنڈز نہیں دیئے جتنے دینے چاہئیں تھے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر گزارش کروں گا کہ میرے حلقہ میں دو کالجز کی رپورٹ محکمہ تعلیم کی طرف سے بن کر آئی ہے جس نے forward بھی کیا ہے کہ سب تحصیل نورپور میں گرلز و بوائز کالج کی اشد ضرورت ہے لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مختص کر دیئے جائیں تو مہربانی ہوگی۔اس کے علاوہ میرے حلقے میں نہروں کی چھ ٹیلیں ہیں جن کو پختہ کیا جائے اور اس پر بھی process چل رہا ہے لہٰذا حکومت توجہ دے تو میرا علاقہ پانی سے سرخرو ہو سکے گا۔ ہمارے پاس نہری پانی ایک ایسی نعمت ہے جس کا ہم آبیانہ ڈیڑھ سو روپے دیتے ہیں لیکن چھ ماہ پانی حاصل کرتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے gift ہے۔

میری request ہے کہ بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھے جائیں۔ اس کے علاوہ میرے علاقے کو کچھ نئی سڑکوں کی ضرورت ہے وہ بھی بنائی جائیں۔

جناب سپیکر! دوسرے ایم پی اے صاحبان کو جو فنڈز ملے ہیں ان کے برابر مجھے بھی دیئے جائیں تاکہ نئی سڑکیں بنیں۔ پرانی سڑکیں جو چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دَور میں بنائی گئی تھیں لیکن پندرہ سال سے ان سڑکوں کو repair نہیں کیا گیا لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس مد میں بھی پیسے رکھے جائیں تاکہ سڑکیں repair ہو سکیں۔ باقی دوستوں نے بھی بات کرنی ہے اس لئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے ہمیں چھٹکارا دے اور اس کورونا نے جو ہمیں اچھے کام سکھائے ہیں اُن پر ہمیں اور حکومتِ وقت کو عملدرآمد کرنے کی توفیق دے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: آمین۔ جناب سردار اویس خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور اپنی جماعت کا بھی مشکور ہوں کہ اس نے میری speech کے لئے recommend کیا۔ میں یہ بات ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کی ہی اس میں achievement ہے اور اس میں سپیکر صاحب نے بھی ہمارے ساتھ کافی cooperate کیا ہے۔ حکومت کی complete lack of attention کی وجہ سے ہماری پارلیمان کا جو role ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو رہا تھا اس لئے اپوزیشن نے اجلاس بلانے کے لئے ریکوزیشن دی جس کی وجہ سے ہم اس پارلیمنٹ میں بیٹھ کر پاکستان کے آج کل کے حالات پر contribute کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو ہمارا قومی فریضہ بھی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کو دیکھتے دیکھتے پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی اپنا اجلاس بلایا ہے تو میرے خیال میں ہمارے سپیکر صاحب کو بھی اس چیز کا credit جاتا ہے کہ جو انہوں نے ہمیں encourage کیا اور اپوزیشن جس میں تمام سیاسی جماعتیں ہیں، کی ریکوزیشن پر آج اجلاس ہوا۔ اللہ تعالیٰ کرے ہماری اسمبلی کا تمام سٹاف، ہم سب جو معزز ممبران اِدھر ہیں، ہمارے پریس کے اور میڈیا کے لوگ اور بیوروکریسی جو یہاں آتی ہے ہم سب کو اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہم لوگ جس طریقے سے social distancing رکھ رہے ہیں اس کی وجہ سے اللہ

کرے جتنے بھی ہم precautions لے رہے ہیں اس کا ایک اچھا اور positive out come ہو اور کسی قسم کے حادثات نہ ہوں۔

جناب سپیکر! ڈپٹی سپیکر صاحب کا جو کورونا positive ہوا ہے ہم ان کے لئے بھی مکمل طور پر دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام دوسرے patients کی طرح symptoms سے پاک رکھے اور اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

جناب سپیکر! مجھ سے پہلے دو معزز ممبران، ایک منسٹر اور ایک معزز ممبر نے اپنی speech کے اندر presentation دی جس پر میں ضرور at the outset comment کروں گا کہ ایک تو جناب عثمان احمد خان بزدار نے اپنے ضلع میں quarantine Houses بنانے کا اتنا بڑا جو credit دیا ہے۔ اگر حکومت کا کام صرف یہی credit لینے کا رہ گیا ہے اور اگر وہ لے رہے ہیں تو جناب عثمان احمد خان بزدار نے اپنے ضلع میں ایسی جگہ کے اوپر quarantine centre بنایا اور تفتان سے اٹھا کر زائرین کو یہاں لے کر آئے کہ جس ضلع کے حصے میں شاید جناب عثمان احمد خان بزدار نے کبھی پاؤں تک نہیں رکھا ہو گا۔ وہ مجھ غریب کا حلقہ ہے جو ائرپورٹ کے پاس ہے اور شاید جناب عمران خان کو receive کرنے کے لئے وہ آتے ہوں اس کے علاوہ وہاں ان کا آنا جانا کبھی نہیں رہا اس لئے اس دھرتی کے اوپر زائرین کو quarantine centre دینے کی absolutely not ان کی کوئی قربانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ وہاں کے quarantine centre کے لوگ اور پنجاب کے مختلف quarantine centres کے لوگ جن کے حالات ویڈیو کے اوپر دکھائے گئے، اگر وہ سوشل میڈیا کے اوپر کوئی specially fabricated videos ہیں تو اس کا مجھے نہیں پتا لیکن جو videos ہم نے دیکھی ہیں یہاں لاہور کے ایکسپو سنٹر کی، تخت لاہور، پنجاب کا جو capital ہے اس کا ایکسپو سنٹر جس کی سوشل میڈیا کے اندر بڑی attention ہے۔ اس quarantine centre کے اندر جو حالات ہم نے سوشل میڈیا کے اوپر دیکھے ہیں تو وہ اس قابل نہیں ہیں۔ یہاں پر معزز منسٹر نے ملتان کی بات کی تو Foreign Minister of Pakistan نے خود، یہ بھی نہیں کہ فون کر کے ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو کہا ہے یا وزیر اعلیٰ کو complaint کیا ہو، وہ اتنی complaints کر چکے ہوں گے کہ جو publically میڈیا کے اندر ان کی آواز کی ایک دھاڑ نکلی

کہ خدا کا خوف کرو ملتان کے اندر ڈاکٹروں اور انسانوں کو کوئی خدا کے واسطے attention دو جس کی وجہ سے حکومت I am sure embarrass بھی ہوئی ہو گی کہ میرے ہی ایک Foreign Minister نے publically اس چیز کو admit کرتے ہوئے شور مچایا ہے۔ Publically شور اس جگہ مچایا جاتا ہے جب ایوانوں کے اندر کسی کی آواز کسی کو سمجھ نہ آ رہی ہو اور یہ ہوا بھی ہے۔ ساؤتھ پنجاب کے بڑے ہم شکر گزار رہے کہ انہوں نے quarantine centres اور زائرین کو host کیا لیکن ساؤتھ پنجاب کے صوبے کی جب بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ جاؤ بھاڑ میں جاؤ۔ ہر وقت قربانی کے لئے ساؤتھ پنجاب موجود ہوتا ہے۔ ہم پھر بھی قربانیاں دیتے رہیں گے اور کوئی issue نہیں ہے لیکن اس قسم کا portray کرنا کہ سب ٹھیک ہے، یہ معاملات کو بہتری کی طرف نہیں لے کر جائے گا۔

جناب سپیکر! کل ایک ٹی وی چینل پر بحث ہو رہی تھی کہ یہ پارلیمنٹیرینز اکٹھے کیوں ہو رہے ہیں۔ ایک آئے گا اور کہے گا کہ "حکومت کی واہ واہ ہم نے یہ کیا اور اپوزیشن کہے گی کہ نہیں، نہیں تم نے کچھ نہیں کیا" یہ ہو گا۔ ہم لوگ یہاں پر جو آراء دے رہے ہیں، خواجہ سلمان رفیق نے دو دن پہلے جو speech کی تھی میں نے اس کا video clip بھی دیکھا تھا، جو باتیں یہاں ہو رہی ہیں وہ ایک positive sense کے اندر ہم کر رہے ہیں اور حکومت کو criticize اس لئے کر رہے ہیں کہ حکومت کے weak points کو identify کریں، ہم پاکستان کو بہتری کی جانب لے کر جائیں اور اپنے صوبے کو بہتری کی طرف لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر صاحبہ کے ہاتھ ضرور بندھے ہوں گے 70 سال کے ظلم کے ساتھ جو اس صوبے کے اوپر شاید ان کے مطابق ہوا ہو گا لیکن آپ جو efforts کر رہے ہیں اس کے ساتھ compliments کریں ناں اس attitude کو، اس awareness کو اور اس seriousness کو جو حکومت اُلٹا یہ ادھر effort کر رہی ہے شاید یہ دن کے 24 گھنٹوں میں سے 18 گھنٹے کام کرتی ہوں گی، محنت کرتی ہیں، پریس کانفرنسز کر رہی ہیں، meetings کر رہی ہیں اور وہاں سے الٹا ان کی ساری چیزوں کے اثر کو زائل کر دیا جاتا ہے۔ ہر فون پر جو ring tone ہوتی ہے تو اس کے اوپر کیا آتا ہے "کورونا جان لیوا بیماری نہیں ہے۔" یہ کس نے کہا ہے کہ یہ جان لیوا بیماری نہیں ہے؟ کورونا سے کوئی اموات آج تک نہیں ہوئیں؟ پی ٹی اے کا جو recorded ایک پیغام ہے

وہ آپ کے stance کی مکمل طور پر نفی کرتا ہے۔ جناب عمران خان کے بیانات اس کی نفی پہلے کر چکے ہوئے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ نوجوانوں کو تو یہ وبا ہوتی نہیں ہے، بے فکر ہو جاؤ اور دھڑا دھڑ بھاگو۔ نوجوان carriers ہیں اور نوجوانوں کی اموات بھی اس سے ہوتی ہیں۔ نوجوان asthmatic ہو کے جب گھر میں جاتا ہے اور اس کی بے چاری ضعیف ماں یا اس کا باپ جب خدانخواستہ اس سے infect ہونے کے بعد وہ فوت ہو جاتے ہیں تو اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟ اگر آپ لوگ بزرگوں سے اتنے تنگ آ گئے ہیں کہ انہیں گھروں میں رکھنا چاہتے ہیں اور نہ اولڈ ہومز میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ نوجوانوں کو free کر رہے ہیں کہ جاؤ انفیکشن لے کر آؤ اور کھلم کھلا پھرو۔ ٹائیگر فورس کے بڑے بڑے اجتماعات ڈیرہ غازی کے سوشل میڈیا کے اوپر آ چکے ہوئے ہیں جہاں ایک بھی precautionary measure کے بغیر سب لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں تو اس قسم کی irresponsible social behavior کے ساتھ آپ لوگ پاکستان جیسے ملک کو اس بیماری سے زیادہ دیر دور نہیں رکھ سکیں گے۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ labs کی اور tests کی جو availability ابھی تک ہے تو ضرور مگر capacity build کرنے کے اندر دیر لگے گی۔ میں نہیں کہہ رہا کہ آج ہیلتھ منسٹر صاحبہ ایسے جادو کی چھڑی پھیریں اور ہر روز کے ایک لاکھ ٹیسٹ پنجاب کی حکومت کرنا شروع ہو جائے لیکن جب آپ جانتے ہیں کہ پانچ ہزار ٹیسٹ روز کرنے کی جو سکت ہے یا جو آپ کے پاس capacity ہے وہ کافی نہیں ہے، WHO کے standards کے مطابق one percent of the population should have been sampled by now اور اس کے ٹیسٹ ہو جانے چاہئیں تھے for the last three four months we are into this big catastrophe لیکن اگر کسی وجہ سے capacity build نہیں ہو سکی، چلیں آپ کے پاس فنڈز نہیں ہیں، آپ کے پاس اتنی صلاحیت نہیں ہے، آپ کے پاس پلاننگ کرنے کی ability نہیں ہے، آپ کے پاس لوگوں کو موبلائز کرنے کی ability نہیں ہے، آپ لوگوں کی strategic thinking دیر والی نہیں ہے، دو دو مہینے دیر سے cabinet committees آپ form کرتے ہیں اور آج تک آپ اس چیز کو ایک serious issue کھڑا کرنے میں دو دو مہینے دیر سے سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ خود ایمان سے مجھے بتائیں کہ کیا حکومت وقت اور ہم سارے لوگ کورونا کو ایکserious issue portray کرنے میں کامیاب ہوئے؟ ڈیرہ غازی خان میں کسی کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ سپیکر صاحب نے جو سپیشل کمیٹی بنائی تھی تو میں نے پہلے دن اس میں یہ عرض کیا تھا کہ عوام میںawareness نہیں ہے، آپ کے وزیر اعظم ایک دن اٹھ کر کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہےno issueاس سے ایک دم سارا معاملہ ٹھپ ہو جاتا ہے۔ ہم نےawareness create نہیں کی، ہم نےfood centres کے اوپر جو رائے دی تھی کہ awareness کے وہ اچھے پوائنٹس ہوں گے۔ فوڈ سنٹرز دور دور بنے ہوئے ہیں اور ایک ہی سنٹر کے اوپر لوگ زیادہ جا رہے ہوں گے لہٰذاnumber of food centresبڑھائیں اور وہاںawareness create کریں۔ دیہاتوں کے اندرawareness نہیں ہے،urban areasکے اندر بھی نہیں ہے، کتنی awareness ہے، مجھے اس وقت پنجاب اسمبلی کے اندرawareness دکھائی دے رہی ہے اس کے علاوہ تو کہیں بھیawareness نہیں ہے۔ باہر جائیں اور آپ جا کر دیکھیں۔ چھوٹا تاجر بھی اٹھا ہے اور بڑا تاجر بھی اٹھ رہا ہے، وکیل بھی اٹھ رہا ہے، دکاندار بھی اٹھ رہا ہے اور کسان بھی اُٹھ رہا ہے "کائی شے نئیں۔" آپ ڈیرہ غازی خان کے حلقوں میں جائیں، جب بھی آپ اِدھر اُدھر جائیں، جانا تو نہیں چاہئے اگر بد قسمتی سے کوئی مجبوری کے طور پر جانا پڑتا ہے تو لوگ آ کر ہاتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب آپ انہیں سمجھاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ "جند اللہ کوں ڈیوٹی اے"، جند اللہ کوں ڈیوٹی اے ضرور لیکنprecautions تو لیں۔ آج ہمارے ملک کے اندر کس کو پتا ہے؟ آپ کاlack of understandingمیں اس وقتconfusion کا ماحول ہے بالکلgear headedہم اس معاملے میں خود ہیں اور نہ ہم نے اپنے ملک کو کیا ہے۔ ہمارے ڈاکٹروں کی protections نہیں ہے۔

جناب سپیکر!National spiritکی بات کی جاتی ہے تو کدھر ہے,national spirit, National spirit? کیوں نہیں ہے؟ کیاNational spiritاپوزیشن کی وجہ سے نہیں ہے اور اس وقت ملک کوlead کون کر رہا ہے؟ پرائم منسٹر آف پاکستان کر رہا ہے ناں۔Provinces کو کونlead کر رہے ہیں؟Chief Ministers کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کیnational sprit کوcreate کرنے کی کوئی بات کبھی سنی ہے، کوئیattitude دیکھا ہے؟ آپ کو بتاؤں کیاattitude

ہے؟Attitude یہ ہے کہ سرکاری ڈاکٹروں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ مسلم لیگ (ن) کی طرف سے میاں محمد شہباز شریف کی بھیجی ہوئی ڈاکٹروں کی protection kits آئے تو ان کو accept نہیں کرنا۔ نہ ان لوگوں کو آنے دو اور نہ ان کی kits کو accept کرو تاکہ اخبار یا سوشل میڈیا پر تصویریں نہ آجائیں کہ مسلم لیگ (ن) یہ کچھ کر رہی ہے۔ اس طرح سے ان کی projection ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات on the record رکھنا چاہوں گا کہ ایک ہوتی ہے اس وقت کی emergency situation میں crisis کو manage کرنا، It seems as if government is trying to do that لیکن وہ اپنی بہت بڑی weaknesses کے ساتھ کر رہی ہے اور صحیح نہیں ہو رہا ہے۔ اگر crisis manage کرنے کے ساتھ ساتھ اس قسم کے کورونا کے issues پر A Major strategic thinking process is initiated through capable nations and leadership. جس کے اندر اس کے post corona effects کو analyze کیا جاتا ہے۔ ایجوکیشن کے آئندہ کے معاملات کیا ہوں گے، ہیلتھ کے کیا ہوں گے، لاء اینڈ آرڈر کے کیا ہوں گے، ایگریکلچر پر اس کے کیا اثرات آئیں گے اور ہماری انڈسٹری کے اوپر کیا اثرات آئیں گے؟ پنجاب حکومت کے کتنے منسٹرز نے، میں وفاق کی بات نہیں کر رہا ہوں ماشاءاللہ آج قومی اسمبلی میں کافی بات چیت ہو گی پنجاب حکومت کے کتنے منسٹرز نے باہر آکر پریس کانفرنس کے ذریعے اپنی عوام کو بتایا ہے کہ اس معاملے سے میرے سیکٹر کے اندر یہ effect ہوگا نیز اس کو counter کرنے کے لئے اور آئندہ اس میں بہتری لانے کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا سوچ بچار کر رہے ہیں، کیا آپ نے آج تک اس قسم کی کوئی بات سنی یا دیکھی ہے؟ نہیں دیکھی ہو گی۔

جناب سپیکر! کیا کسی ہیلتھ کے پارلیمانی سیکرٹری یا پبلک ہیلتھ کے کسی منسٹر نے باہر آکر کبھی یہ discussion کی ہے کہ اس وقت دنیا میں preventive healthcare system اور Teritiary healthcare system کی پوری strategy اور planning ہوتی ہے اس کے مطابق ان دونوں کا کتنا فرق دنیا میں واضح ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! کیا انہوں نے بتایا ہے کہ preventive healthcare جو پانچ ہزار گنا زیادہ سستا ہوتا ہے ایک بیمار کو بیمار ہونے دینے اور اس کے بعد اس کا علاج کرنے سے؟ Preventive Healthcare System سے کیوبا جیسی جگہوں میں کئی اموات روکی گئی ہیں اور اس قسم کے pandemic کو کنٹرول کیا گیا ہے۔ Prevention is their? ابھی جناب احمد شاہ کھگہ نے speech میں کیا کہا؟

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ لوگ کم ملے ہیں جو بہت اچھا ہوا ہے۔ آپ کے پی ٹی آئی کے law makers اس on the floor of the House پر کہہ رہے ہیں کہ کم ملنا، movement کو restrict کرنا، حدود میں رہنا، اس کے خلاف precautions لینا اور prevention کرنا بہت ضروری ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اچھا ہوا ہے۔ ہم بھی ان کی اس بات سے agree کرتے ہیں لیکن حکومت کہہ رہی ہے کہ لاک ڈاؤن کو ease off کر دو، لاک ڈاؤن کرو ہی نہ، صرف سمارٹ لاک ڈاؤن کرو۔ آپ کے اپنے law makers اور حکومت کے درمیان major قسم کا disconnect ہے۔ اس disconnect کو دیکھیں اور ان پر ضرور غور کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کے اندر جو ڈیٹا آرہا ہے میں agree نہیں کر رہا ہوں۔ یہ ڈیٹا بہت misleading اور غلط ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے ابھی خود کہا ہے کہ رپورٹ ہونے کے بعد جو negative cases آرہے ہیں اور جو ٹیسٹنگ ہوتی ہے اس رپورٹنگ سسٹم کے اندر up to 30 percent کا margin ہوتا ہے۔ آپ ٹیسٹ کروائیں negative آئے، آپ clear ہو جائیں، دھوتی باندھ کر دھڑلے سے پھرتے رہیں اور لوگوں کو کہیں کہ تو میرے پاس آ مجھ سے جپھی مار اور میں بھی مارتا ہوں جب اس کا کسی اور لیب سے ٹیسٹ کروایا جائے یا آٹھ دس دن بعد ٹیسٹ کروایا جائے وہ ٹیسٹ positive آجائے تو پھر اس پر کیا بیتے گی؟

Minister of Health Punjab stating on the floor of the House during the Question Hour, and actually saying that there is a 30 percent margin of error in the negative tests that are coming out in corona and still depending on that data and easing of the lockdown is the most

criminal act that the Government should not have ever done. I would like to state on the floor of this House.

جناب سپیکر! ان چیزوں کے باوجود جہاں every day آپ کے number of cases اوپر جا رہے ہوں یہ اس margin of error کی consideration کے باوجود بھی situation کو ease off کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House مسلم لیگ (ن) کی طرف سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ پلیز آپ اس لاک ڈاؤن کو ease off کرنے کے معاملات کو reconsider کریں۔ ہمیں شاید ایک مکمل لاک ڈاؤن کی طرف جانا پڑے۔

جناب سپیکر! اگر آپ ابھی ease off کریں گے جبکہ اس نے peak out بھی نہیں کیا تو اس سے pandemic proliferation ہو گی اور you cannot understand کہ اس سے ہمارے اوپر کیا کیا repercussions آئیں گے۔ ہمارا اس وقت جو stimulus to the economy ہے، آپ نے مہربانی کر کے بجٹ کا بھی ذکر کیا ہوا ہے، معاف کریں میں بجٹ پر prepare ہو کر نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں صرف کورونا سے related جو اقدامات کئے گئے ہیں ان پر بات کروں گا جو economy سے related ہیں۔ ابھی جناب عمران خان نے پاکستان کے اندر construction industry کو بہت بڑا package دیا ہے۔ ان کی black money کو بھی white money کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ آپ ذرا سوچ دیکھیں۔ حفیظ شیخ جو Advisor of Finance ہے وہ اسلام آباد میں بیٹھ کر کہتا ہے کہ اس دفعہ ہماری economy negative 1.7 percent grow کرے گی۔

جناب سپیکر! مطلب یہ ہے کہ اس دفعہ economy grow نہیں ہو گی بلکہ recession کی ہو گی اور ہمارا 1.7 percent growth rate - ہو گا۔ وہ کہتا ہے کہ شکر کرو کہ ایگریکلچر سیکٹر پاکستان کا ایک strong sector ہے جو ہماری economy کا ایک بہت بڑا percentage ہے جس کی وجہ سے یہ 1.7 percent- ہے ورنہ شاید 2.5 or -3 percent- سے تو ہماری recession ہو رہی ہوتی۔ وزیراعظم construction industry پر چھوٹ دیتا

ہے اور کہتا ہے کہ کالونیاں بناؤ اور گھر بناؤ۔ ٹھیک ہے construction انڈسٹری کو ضرور سپورٹ کریں لیکن ان میں اتنی عقل نہیں ہے کہ اریگیشن جو ایگریکلچر کا backbone ہے جو پاکستان میں سب سے searce source ہوتا جارہا ہے جب یہ pandemic بنے گا تب ہماری قوم انشاء اللہ اٹھے گی جو warnings مل رہی ہیں اس سے نہیں اٹھ رہی ہے۔ اریگیشن کے سیکٹر میں 20 percent rate of return آپ investors کو assure کیوں نہیں کر سکتے؟ وہ آکر construction کرے جس طرح IPPs کو کیا جاتا تھا۔ یہ تمام وہ چیزیں ہیں جو laek of thinking and strategy of the government کو سامنے لے کر آتی ہے۔

جناب سپیکر! اب لوگ حکومت پر believe نہیں کر رہے ہیں۔ پلیز! حکومت اپنی credibility بنائے۔ حکومت آئی اور کہا کہ یہ سب بے ایمان ہیں ان کو نیب کے اندر ٹھوک دو۔ میر الیڈر آف دی اپوزیشن میاں حمزہ شہباز 334 دن ہو گئے ہیں وہ اندر ہیں۔ اس کو بے ایمان کہا گیا اس کا کیس تو بنالو۔ اس طرح credibility کم ہوتی ہے۔ آپ کی credibility اس وقت کم ہوتی ہے جب آپ claim کرتے ہیں کہ میری ایک کال پر 200۔ارب ڈالر expat Pakistanis invest کرنا شروع ہو جائیں گے اور اگر وہ نہیں کرتے تو اس طرح credibility low ہوتی ہے۔ جب آپ نے COVID-19 فنڈز جس کی گورنمنٹ نے campaign چلائی اور وزیراعظم خود الیکٹرانک میڈیا پر آئے۔ کیا آپ مجھے اعداد و شمار دے سکتے ہیں کہ حکومتی اداروں نے جو اس کے اندر contribute کیا ہے اس کے علاوہ کتنا پیسا اکٹھا ہوا ہے؟ credibility نہیں رہ گئی۔ جب آپ South Punjab کا صوبہ بنانے کا کہتے ہیں اور سو دنوں میں نہیں بناتے اور دو سالوں میں نہیں بنا پاتے تو آپ کی credibility low ہو گی۔ جب آپ ماضی کے اندر کہہ چکے ہوتے ہیں کہ جب مودی وزیراعظم بنے گا تو کشمیر کے حالات بہت اچھے ہو جائیں گے اور اس کے بعد جب وہ الٹا ہوتا ہے تو آپ اپنی credibility lose ضرور کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی لئے اب جو آپ بات کر رہے ہیں کہ کورونا وائرس سے کچھ نہیں ہو گا، ease off ہو جاؤ، باہر نکل جاؤ، آزاد ہو جاؤ اور سمارٹ لاک ڈاؤن کو بھی ختم کر دو تو لوگوں کے اندر آپ کی مزید credibility ختم ہو گی جب خدانخواستہ حالات بدتری کی طرف جائیں گے۔ آج میرے ڈاکٹرز protected feel نہیں کر رہے بلکہ ہم لوگ خود protected feel نہیں کر رہے

اس لئے اکثر لوگوں نے اپنے آپ کو گھروں کے اندر confine کر رکھا ہے۔ یہ معاملہ زندگی اور موت کا ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ اسد عمر خود state کر چکا ہے two crore people are going to go below the poverty line i.e further twenty million peoples. وہ کہہ چکے ہیں کہ unemployment ڈیڑھ کروڑ لوگوں سے بڑھے گی۔ اس کو کس طرح آپ لوگ manage کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور پنجاب حکومت اس کے اندر کیا کر رہی ہے؟ 12 ہزار روپے تین مہینے کی installment دے دینا ان کو minimum support تو ضرور دے دے گا لیکن اگر اس کو آپ بار بار inject کرتے رہیں گے تو وہ لوگوں کو خود کفیل اور اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی بجائے ultimately ان میں بھیک کی عادت پیدا کی۔

جناب سپیکر! یہ چیزیں ایک nation کے mindset کے اندر مختلف اوقات پر، اگر آپ emergency intervention کے بجائے ان کو ریگولر intervention کر دیں تو اس کی وجہ سے لوگوں کا mindset change ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے چاہے آپ اس پر سبحان اللہ کہیں یا۔۔۔

جناب چیئرمین: سردار اویس احمد خان لغاری! کافی لوگ انتظار کر رہے ہیں پلیز! wind up کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ بہت شکریہ کہ آپ نے اتنی دیر سے مجھے برداشت کیا۔ یہ بڑے key اور major issues ہیں۔ پلیز ہمیں اس سیشن کے آخر تک کم از کم یہ چیزیں ضرور نکالنی چاہئیں اور conclude کرنا چاہئے کہ ہم لوگوں کو تمام key centres identify کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ابھی propse کر دیتا ہوں کہ ہمارے ایجوکیشن، انڈسٹری، ہیلتھ، ایگریکلچر سیکٹر، پانی کے conservation کے سیکٹر اور ایک دو اور سیکٹر جو population control ہیں وہ بہت اہم ہیں۔ ان چھ سات سیکٹر کے اوپر آج کل پوری دنیا recession میں

جاری ہے اور ہمارے ملک پر کورونا کا جو اس post era کا impact ہوا ہے our thinking be different from another world will۔

جناب سپیکر! لوگ کہتے ہیں کہ کورونا کے اندر ایک سال تک یہ حالات extend کریں گے ان حالات کے اندر اپوزیشن اور گورنمنٹ سے میں اپیل کرتا ہوں یہ پنجاب اسمبلی کے level پر، یہ وفاق والے کریں نہ کریں یہ ان کی مرضی ہے۔ پنجاب کے level پر سپیکر صاحب بے شک اس چیز کو چیئر کرلیں گورنمنٹ اور اپوزیشن کو اکٹھے بٹھا کر ان چار پانچ key سیکٹرز پر غور وخوض کریں لیکن بدقسمتی سے کمیٹی سسٹم تو ماشاءاللہ اس اسمبلی کے اندر ہے ہی نہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کو سال سے بند کیا ہوا ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی میٹنگ ہوتی نہیں ہے۔ پبلک اکاؤنٹس جو پارلیمانی احتساب کا سب سے بڑا ادارہ ہے وہ تو بے چارہ ملتا نہیں ہے۔ ادھر احتساب کی باتیں ہوتی ہیں تو وہ کم از کم ایک سپیشل کمیٹی قائم کریں جس پر ہم سب agree کریں۔ ان چار پانچ سیکٹر پر گورنمنٹ اور اپوزیشن کو بیٹھ کر پوسٹ کورونا، اس کا impact کیا ہے افسر صحیح آکر بتائے اور ہم بھی اپنی ریسرچ کے مطابق بتائیں گے اور آئندہ کیا اقدام اس پر اٹھانے چاہئیں۔ یہ کم از کم ہمیں اس سیشن سے extract کرنا چاہئے تاکہ جو پریس بیٹھی ہوئی ہے، جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کم از کم ہمیں یہ نہ کہیں کہ چار دن آئے اور گپ شپ مار کر چلے گئے۔ ہم لوگ criticize کرتے رہ گئے اور وہ اپنی تعریفیں کرتے رہ گئے ہیں تو یہ وہ زمینی حقائق تھے جو ہم نے آپ کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی۔ بطور criticism نہیں کی بلکہ national spirit کے طور پر کی ہے اور پلیز ان چیزوں کو recognize کریں۔

جناب سپیکر! ایک چیز میں اپیل کروں گا جو کہ بہت اہم ہے prevention and precaution اس کے علاوہ اس چیز کا کنٹرول کرنا کسی ہیلتھ منسٹر کے بس کی بات ہے اور نہ ہی کسی بھی ہیلتھ کیئر سسٹم کے بس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الأنبیاء وخاتم المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اَجمعین۔

جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے اس اہم اجلاس میں مجھے موقع دیا۔ پارلیمانی لیڈران کے اجلاس جو سپیشل کمیٹی محترم جناب پرویز الٰہی نے ترتیب دی۔ اس میں گاہے بگاہے ویڈیو لنک کے ذریعے منعقد ہوتے رہے اور ان اجلاس کے بعد بالآخر ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ہمیں ہاؤس کے اندر پری بجٹ کے حوالے سے احتیاطی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر ایک سیشن منعقد کرنا چاہئے۔ آج کے اس سیشن کے انعقاد پر محترم جناب پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے یہ بہترین اقدام اٹھایا اور حفاظتی اقدامات کو ممکنہ طور پر پورا کرنا پنجاب اسمبلی کے ذمہ داران نے جو بیڑہ اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! اس وقت ہمارا ملک اور بالخصوص پنجاب ایک طرح کے نہیں بلکہ کئی طرح کے challenges میں گھرا ہوا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بے موسمی بارشیں، میرا جھنگ گندم کی پیداوار کے اعتبار سے پنجاب کا تیسرا بڑا ضلع ہے اور وہاں پر کسانوں کے لب خشک ہو چکے ہیں اور ان کی ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ فصل بالکل تیار ہے اور فصل تیار ہونے کے بعد بے موسمی بارشیوں کا ان کو سامنا ہے اور صبح اُٹھتے ہیں تو اپنے تیار کھیتوں کو اس طرح اجڑتا ہوا دیکھنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف ہماری ضلعی انتظامیہ پکار پکار کر یہ کہتی ہے کہ ہم ٹڈی دل کے مقابلے میں عاجز آ چکے ہیں۔ اٹھارہ اٹھارہ کلو میٹر کا ایک لمبا جلوس ٹڈی دل کی شکل میں نکلتا ہے اور وہ نہ جانے کہاں سے کہاں تک ہمارے اشیاء خور دونوش کے ان لہلہاتے کھیتوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور نتیجتاً آج تو کسان ہاتھ مل رہا ہے۔ خدانخواستہ یہی سلسلہ چلتا رہا تو آنے والے وقت میں ہم ملک میں شاید روٹی پوری کرنے سے بھی عاجز آ جائیں لیکن اس طرح کی صورتحال میں جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں دو باتیں بڑی واضح نظر آتی ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو بچہ سکول میں نہیں جاتا اس کے لئے سکول کے احکامات کو ماننا لازم نہیں ہے لیکن جو بچے سکول میں جاتے ہیں اس کے لئے اصول ضابطے کچھ اور ہیں اور اس بچہ کا بہتر پوزیشن پر پہنچنے کے لئے ان ضابطوں کو follow کرنا ضروری ہے۔ ہم پہلے مرحلے میں کیا دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے مرحلے میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جس قوم کے اوپر یہ ٹڈی دل، جس قوم کے اوپر کورونا اور جس قوم کے اوپر بے موسمی بارشوں کا یہ عذاب نازل ہوا ہے کیا ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو دھڑلے کے ساتھ کئی دہائیوں سے سود کھا رہے ہیں، کیا ہم وہ لوگ نہیں ہیں جنہوں نے پچھلا بجٹ بھی ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے کے بعد سود فری بجٹ نہیں لا سکے کیا ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو آنے والا بجٹ بھی سود فری بجٹ بنانے کی کوشش نہیں کر رہے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے کہ "اگر تم سود کی خرید و فروخت سے اور سود کے مال کھانے سے اپنے آپ کو جدا نہیں کرتے "تو محترم قرآن نے کہا کہ پھر تیار ہو جاؤ امریکہ تمھارے ساتھ جنگ کرے گا۔ قرآن یہ نہیں کہتا کہ اگر تم سودی لین دین سے رُک جاؤ تو پھر اس کے بعد تمھارے ساتھ یورپ کی NATO افواج آئیں گی اور وہ جنگ کریں گی۔ قرآن کہتا ہے کہ:

ترجمہ آیات: اگر تم سودی لین دین اور کاروباری سے اپنے آپ کو نہیں روکتے تو پھر قرآن کا واضح اعلان ہے کہ "اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ اعلان جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ"

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے اپوزیشن کے دوستوں اور حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے دوستوں کی وساطت سے آپ سے یہ مطالبہ کرنا چاہوں گا کہ براہ کرم ریاست مدینہ کا نعرہ لگا کر آج جو حکومت براجمان ہے 21-2020 کے بجٹ کو سود فری بجٹ کے طور پر لائے تاکہ کم از کم اس جنگ زدہ ماحول سے نکل سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں زبانی لیکن احباب کی تائید کے ساتھ یہ قرارداد آپ کی میز پر رکھنا چاہتا ہوں جو پرائیویٹ سود ہیں ہمیں اس کو ایک حکم کے ساتھ ہٹا دینا چاہئے چونکہ جب تک سیز فائر نہیں ہو گا اس وقت تک ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وطن عزیز جو کلمہ کے نام پر بنا جس میں ہم نے سود کے حوالے سے بات کی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اللہ کی ناراضی ہے۔ جس کلمہ کے نام پر یہ ملک بنا مجھے کہتے ہوئے دکھ اور

افسوس ہوتا ہے کہ اسی دھرتی کے اندر ناموس رسالت ﷺ جیسے مقدس ترین عنوان پر آئے دن قادیانی مختلف راستوں سے حملہ کرتے ہیں۔ کبھی ہم دیکھتے ہیں کہ Federal Cabinet کے اندر وہ مسئلہ زیر بحث آتا ہے کہ ناموس رسالت ﷺ جیسے مقدس عنوان پر اُس طبقے کو جو پاکستان کے آئین کو نہیں مانتا کہا جاتا ہے کہ قومی اقلیتی کونسل کے اندر ان کو بٹھالیا جائے۔

جناب چیئرمین! جو طبقہ میرے ملک کے آئین کو نہیں مانتا، باقی تمام باتیں اپنی جگہ جو میرے نبیؐ کو آخری نبی نہیں مانتا، جو میرے نبیؐ کے ماننے والوں کو مسلمان تصور نہیں کرتا، جب ہم اس ملک کے اندر قادیانیوں کو اقلیتی کمیشن کے اندر بٹھانے کی باتیں کریں گے اُس وقت پھر آپ کون سے کورونا سے بچنے کی باتیں کر رہے ہیں؟ اُس وقت پھر کون سے ٹڈی دل کے سپرے کے ذریعے سے آپ خاتمہ کریں گے، کون سا وہ وقت آئے گا جب ہم اس کو سمجھیں کہ ہم نبی ﷺ کی عزت پر compromise کر کے معاشی طور پر ترقی کر جائیں گے۔ کبھی بھی نہیں ہو سکتا، ہمیں کوشش کرنی چاہئے محمد کریم ﷺ کی غلامی کے اندر وہ قدم آگے بڑھائیں کہ گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ ہو پروا نہیں لیکن محمد کریم ﷺ کی غلامی کے لئے ہم آخری سانس تک آگے چلے جائیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں وزیراعظم پاکستان نے اور وزیر مذہبی امور پیر نور الحق قادری نے اس حوالے سے جو واضح بیان دیا یہ صرف اُن کی ذات کی آواز نہیں یہ قوم کی آواز ہے۔ آپ نے کورونا کی وجہ سے لوگوں کو گھروں میں بند کیا لوگ فاقہ زدہ ہیں، میں پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہوں میرے علاقے کے غریب اور ریڑھی چلانے والے، چھابڑی اُٹھانے والے کی جو آواز ہے وہی پورے ملک کی آواز ہے۔ آپ 12 ہزار روپے واپس لے لو کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ ہمیں کھانے کے لئے روٹی نہ دیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کی قسم میرے نبیؐ کی عزت کا پہرا آپ دیں ہم بھوکے پیٹ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں گے۔ ہمیں سب سے پہلے ceasefire کرنا ہے، ہمیں سب سے پہلے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے کی جانے والی اس جنگ سے اپنے آپ کو نکالنا ہے۔ جب تک ہم اس جنگ سے اپنے آپ کو نہیں نکالتے یہ حالات بہتری کی طرف نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات آج بائیس کروڑ لوگ یہاں پریشان ہیں میں تمام بائیس کروڑ لوگوں کے سیاسی نمائندوں سے اور بائیس کروڑ لوگوں سے اس ایوان میں پوچھنا چاہتا ہوں آپ تکلیف میں ہیں، آپ کے بچے بھوکے اور پیاسے ہیں، آپ دوائی کے لئے ہسپتال نہیں جاسکتے لیکن ذرا بتائیں ایک سال کے قریب کا عرصہ جن کشمیر کے بہن اور بھائیوں کے ساتھ جو ہوا پاکستان سے لے کر ٹرمپ تک اُن مسلمان بہنوں اور بھائیوں کا اور میرے نبیؐ کے اُن امتیوں کا کس نے ساتھ دیا؟ جب کشمیر کے لئے کوئی نہیں اُٹھا اللہ نے ایسا عذاب نازل کیا کہ پوری دنیا اس وقت اس اذیت میں مبتلا ہے جس اذیت میں میرے کشمیر کے بھائیوں کو رکھا گیا تھا ہم نے اُن کے لئے کچھ نہیں کیا۔ ہم نے اُن کے لئے کہا کہ ہم ہر جمعہ 12:00 بجے سے 12:30 بجے تک نکلیں گے، ہم نے اُن کو کہا کہ ہم آپ کے لئے صرف اسلام آباد کی شاہراؤں پر یا لاہور کی شاہراؤں پر آواز اُٹھائیں گے۔ آج پتا چلتا ہے جس گھر میں دوائی نہیں ہوتی تو کشمیر کے بزرگ کا گزارا کیسے ہوا ہو گا۔ آج پتا چلتا ہے کہ جب بچے گھر میں بند ہوتے ہیں تو کیفیت کیا ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک مرتبہ پھر دہراؤں گا ہمیں سب سے پہلے اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ جو ہم نے جنگ کا اعلان کیا ہے ہمیں 21-2020 کے بجٹ کو سود فری بجٹ کے طور پر لانا چاہئے تا کہ کم از کم ہم اس جنگ سے نکل سکیں۔

جناب چیئرمین! میں پارلیمانی لیڈر ہوں میرے خیال میں میرے دو منٹ زیادہ ہوں گے۔ میں بجٹ کے حوالے سے جو بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ ٹیکس کولیکشن کے ذریعے اپنے خزانے کو بھر کر اپنا نظام چلانے کی کوشش کی ہے۔ حکومت نے ماضی میں جو کوششیں کیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ناکام کوششیں ثابت ہوئیں اور اس وقت بھی جو حکومت کوشش کر رہی ہے اُس کے اندر بظاہر کوئی زیادہ سنجیدگی نظر نہیں آرہی۔

جناب سپیکر! میری رائے کے مطابق ہمیں ٹیکس کا بوجھ عوام پر ڈالنے کی بجائے، ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم حکومتی سطح پر ایسے بزنسز پیدا کریں جن سے ہمارا revenue generate ہو اور ہم زیادہ سے زیادہ اپنے revenue کو اپنے کاروبار سے بڑھا کر لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کر سکیں کہ ہم جب لوگوں کے اوپر ٹیکس لگاتے ہیں اُس کی شرح اتنی زیادہ ہوتی ہے تو

لوگ دینے سے بھاگ جاتے ہیں۔ آپ یا تو اُس کی شرح کو اتنا کم کریں کہ لوگ دیتے وقت حکومت سے اپنی جان نہ چھڑائیں۔

جناب چیئرمین! کیا وجہ ہے کہ ہمارے ملک کو جب خیراتی ممالک کی نظر میں دیکھا جاتا ہے تو پہلے نمبروں میں آجاتا ہے لیکن ہمارے ہی ملک کے لوگ جب ٹیکس چوروں کی لسٹیں نکالی جاتی ہیں تو بھی پہلے نمبروں پر آجاتے ہیں۔ اُس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکومت کے اوپر لوگوں کا اعتماد نہیں ہے حکومت اپنی کارکردگی سے لوگوں پر اعتماد واضح کرے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پچھلے بجٹ میں human development کا وعدہ بھی کیا گیا اور بجٹ کو paradigm shift کے طور پر سامنے لایا گیا لیکن صحیح بات یہ ہے کہ گزشتہ عرصے کے اندر ہمیں اس paradigm shift کے نظائر دیکھنے میں نہیں ملے۔

جناب سپیکر! میرا یہ مطالبہ ہوگا کہ جو ہم نے paradigm shift اور human development کے حوالے سے ایک بات کی تھی اُس پر ہمیں کوشش کرنی چاہئے نئے لوگوں کو ساتھ ملائیں اور نئی حکمت عملی مرتب کریں تاکہ ہم اس کو بہتر طور پر آگے لے کر چل سکیں۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ کے اندر یہ بات کی گئی کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت حکومت باز policies کو سامنے لائے گی اور جاری رکھے گی لیکن میں نے دیکھا کہ اس طرح کے بھی منصوبے بہتر طور پر سامنے نہیں لائے گئے اور اگر کسی جگہ سامنے آئے ہوں تو کم از کم میرا حلقہ اُن سے خالی ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک بات بڑے شکوہ سے کہوں گا میری اس بات سے وزیراعظم جناب عمران خان بھی ناراض نہ ہوں، میری اس بات سے وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار بھی ناراض نہ ہوں پچھلی حکومت میں ہم نے یہ سنا کہ جو آتا ہے وہ تخت لاہور کی طرف جاتا ہے میں جھنگ سے آزاد حیثیت میں جیتا ہوں، میں اپنی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر رہوں، ہم نے پچھلے عرصے میں یہ سنا جو آرہا ہے تخت لاہور کو جارہا ہے اب ایک بات پورے پنجاب میں عام ہے جو آرہا ہے میانوالی میں جارہا ہے یا ڈیرہ غازی خان میں جارہا ہے۔ مجھے بتائیں میرا کیا قصور ہے؟ ستر ہزار ووٹ لے کر ہم یہاں تک پہنچے میں کہتا ہوں حکومت اپنے ضروری اخراجات کو کم کریں لیکن ہم کسی کی تعلیمی ضروریات کو اخراجات کا بہانہ بنا کر روک نہیں سکتے، ہم ہسپتال کے معاملات کو نہیں روک سکتے۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے ہماری یونیورسٹی آف جھنگ کے لئے جس کے بجٹ کے لئے صرف ایک تہائی حصہ مقرر کیا گیا ہے یہ ناانصافی ہے اور ہمارے جھنگ کے ہسپتال کے ساتھ بھی اسی طرح کے واقعات ہونے جا رہے ہیں تو میری یہ درخواست ہوگی کہ یونیورسٹی آف جھنگ کے لئے اور ہمارے ہیلتھ سیکٹر کے لئے ایک تہائی کی رقم ہرگز مختص نہ کی جائے کم از کم اُس کے اندر اضافہ کیا جائے۔ اسی طریقے سے یہاں ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں نے بات کی ہمارا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلنے والا PEF سکولز کا جو منصوبہ ہے یہ ایک بہترین مثالی منصوبہ ہے لاکھوں بچے اس کے اندر زیر تعلیم ہیں۔ میں کہتا ہوں خوبیاں خامیاں ہر جگہ پر ہوتی ہیں ہمیں اس کے لئے فنڈز بھی مختص کرنے چاہئیں اور اس منصوبے کی ہمیں حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا جو اس وقت COVID-19 کی صورتحال ہے صرف پنجاب اور وفاق نہیں پوری دنیا معاشی لحاظ سے اعداد شمار کو نئے سرے سے ترتیب دینے میں مصروف ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر decentralize economy کی طرف لے جائیں تو یہ اسلام کے بھی قریب تر ہے اور سرمایادارانہ نظام کا خاتمہ بھی بہتر طور پر اسی شکل میں ہو سکتا ہے ہمیں اس کے لئے آگے بڑھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آخری اور اہم بات مجھے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ اس وقت جو ہمارا ملک کورونا زدہ ممالک کی فہرست میں شامل ہے خطرہ اس بات کا ہے کہ ہمارا جو سی پیک ہے وہ کہیں متاثر نہ ہو جائے، ہمیں صوبائی حکومتوں کو پوری کوشش کے ساتھ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے عزم کو دہرانا چاہئے اور سی پیک یہ واحد منصوبہ ہے جس کو مکمل کر کے ہم new world order میں ہم اپنا نام بھی لکھوا سکتے ہیں اور اپنے آنے والے معاشی پلان کو بھی بہتر طور پر آگے لے کر چل سکتے ہیں میں آپ کا شکر گزار ہوں آپ نے مجھے موقع دیا آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور ہوں اور اپنے حلقے کی عوام کی طرف سے کہ انہوں نے ایک initiative لیا اور آج پنجاب اسمبلی میں ہم سب تمام ایس او پیز کو پورا کرتے ہوئے عوام کے مسائل پر اور اس corona disease پر آپس میں بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! درخواست ہو گی کہ جس طرح بڑی محبت سے آپ نے سب کی باتیں سنُی ہیں میں بھی آپ سے عرض کروں گا تو میری بھی باتیں اُسی محبت اور شفقت سے سنیئے گا۔ جب اس بیماری جس کو دنیا میں COVID-19 اور ہم کورونا کہتے ہیں دسمبر کے end میں جب یہ چائنا میں بڑی تیزی سے پھیلی اور پھر جنوری میں امریکہ سمیت دوسرے ملکوں میں پھیلی تو ہم سب کو اس چیز کا پوری طرح سے یقین تھا کہ یہ جو ایشو پھیل رہا ہے آہستہ آہستہ چونکہ ہمارا بارڈر چائنا کے ساتھ ہے اس نے کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی طریقے سے پاکستان آنا ہے اور مجھے یاد ہے اُس وقت بار بار یہ کہا جاتا تھا کہ الحمدللہ تمام تر انتظامات مکمل ہیں اور بڑے بہترین ہیں۔ Airports پر scanners آ گئے ہیں اور کوئی بھی بندہ جو وائرس لے کر آئے گا۔ وہ وہیں پر track ہو گا اور وہیں سے quarantine کیا جائے گا پھر آپ نے اور پوری قوم نے دیکھا کہ ووہان کے سٹوڈنٹس کے والدین چیختے رہے لیکن ہم سب نے اس فیصلے کی اس لئے تائید کی کہ ایک فیصلہ جس کو تمام شعبوں پر یکساں لاگو کیا گیا تھا اس پر discipline کے تحت پابندی کی جا رہی ہے اور کسی سٹوڈنٹ کو وہاں سے نہیں نکالا گیا کہ کہیں وائرس پاکستان میں نہ آ جائے۔ پھر کیا ہوا کہ ایک طرف ووہان کے سٹوڈنٹس کے والدین چیخ رہے تھے اور ان کی آہ وبکا پر توجہ نہیں دی گئی اور دوسری طرف تفتان بارڈر سے اس طرح بغیر scanning کے لوگوں کو آنے دیا گیا جس طرح کوئی مذاق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! آج جس اذیت کو آپ، ہم، منسٹر صاحبہ سمیت جو دوسرے لوگ بھگت رہے ہیں اس کا آغاز بہر حال تفتان بارڈر سے ہوا ہے۔ زائرین کا کوئی قصور نہیں کیونکہ انہوں نے تو نہیں کہا کہ آپ ہمیں بغیر کسی SOP کے یہاں سے نکال دیں حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ جنہوں نے تفتان بارڈر پر انتظامات نہیں کئے جن لوگوں نے ان زائرین کو بغیر screening کے وہاں سے

گزارا ان کی نشاندہی کی جاتی تو کیا ان لوگوں کی نشاندہی کی گئی تو قوم آج یہ جاننا چاہتی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی وجہ سے آج معاشی بحران کا اژدھا ہمیں ڈس رہا ہے۔

جناب سپیکر! آج پاکستان کو COVID-19 کے ساتھ ساتھ دیگر جو بدترین قسم کے معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ COVID-19 نے تو بہر حال ان کو بہانہ دے دیا ہے ورنہ ویسے بھی انہوں نے اللہ کے فضل سے ہمارا بیڑا غرق ہی کیا ہوا تھا لہٰذا عرض یہ ہے کہ ذمہ داران کی نشاندہی ضرور ہونی چاہئے۔ اس وقت COVID-19 سے متعلقہ جتنی بھی چیزیں ہیں ان کو gear up کیا جائے اور ان کو پورا کیا جائے جن میں سب سے basic چیز ماسک ہے جو کہ آپ اور ہم سب پہنتے ہیں اس ماسک کے حوالے سے 30۔ جنوری کو فیڈرل گورنمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا کہ ماسک اب export نہیں کئے جائیں گے تو پھر کیا امر مانع تھا کہ آپ نے ٹھیک آٹھ دن بعد آٹھ یا چھ مخصوص کمپنیوں کو ماسک export کرنے کی اجازت دے دی۔

جناب سپیکر! یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ ایک طرف آپ 30۔ جنوری کو پابندی لگا رہے ہیں جو کہ بڑا اچھا اقدام تھا کہ پہلے ملکی ضرورت پوری ہونی چاہئے اس کے بعد export کیا جاتا۔ شنید یہ ہے میں کسی پر الزام نہیں لگاتا کہ ظفر مرزا صاحب کے ذاتی interest کی وجہ سے ان چھ یا آٹھ کمپنیوں کو ماسک export کرنے کی اجازت ملی۔ ہمارے ڈرگ انسپکٹرز کا بھلا ہو جو کہ بے چارے فیلڈ میں گئے ان سے بہت سارے اداروں نے رابطہ بھی کیا اور محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ڈرگ انسپکٹر جن سے کبھی منسٹر صاحبہ ملی بھی نہیں تو میری منسٹر صاحبہ سے درخواست ہے کہ ان سے مل کر ان کو شاباش ہی دے دیں۔ انہوں نے فیلڈ میں جا کر دن رات محنت کر کے نہ صرف ماسک available کروائے بلکہ sanitizer available کروائے اور فوری طور پر اس کی manufacturing شروع کروائی جو اچھا کام ہے میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحبہ سے درخواست ہو گی کہ ان کو ضرور مل لیں کیونکہ وہ بھی آپ کی منسٹری میں ہی آتے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور مذاق اس ملک کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ ایف بی آر ایک نوٹیفکیشن کرتا ہے جس کا نمبر 235 ہے اور 20۔ مارچ کو یہ نوٹیفکیشن کیا جاتا ہے اور اس میں ایک لسٹ دی جاتی ہے کہ یہ کورونا related چیزیں ہیں لہٰذا ان پر duty exempt ہو گی اور اس میں جو چیزیں شامل کی گئی ہیں آپ ان کو examine کروا لیں۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو دیکھے کہ اس میں کتنی ایسی چیزیں ہیں جن کا کورونا سے کوئی تعلق ہی ہیں بنتا اور سب سے ضروری چیز تھرمل گن جس سے ٹمپریچر چیک کیا جاتا ہے اور کورونا کی سب سے بنیادی چیز وہ gun ہے اور اللہ کے فضل سے اس کو اس میں شامل ہی نہیں کیا گیا اور لاہور ڈرائی پورٹ پر ہفتوں وہ consignments ذلیل وخوار ہوتی رہیں اور پھر کسٹم حکام نے مال پانی اندر کر کے بڑی مشکل ان کو اجازت دی تو اس کو بھی دیکھنا چاہئے کہ آپ کو ایک چیز کی ضرورت ہے اور آپ اس پر ڈیوٹی فری نہیں کر رہے تو پھر وہ کون لوگ ہیں جن کے لئے وہ اتنی لمبی items کی لسٹ تھی جن کو ڈیوٹی فری کیا گیا اور اس میں گڑبڑ کی گئی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ pandemics آتی ہیں اور میں یہ بات بالکل clear cut کہوں گا کہ جب epidemics آتی ہیں تو کوئی بھی گورنمنٹ اس کا تن تنہا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مجھے آج بھی یاد ہے اسی طرح ڈینگی بھی آیا تھا اچانک ایک افتاد آپڑی تھی اور ہم لوگوں پر اس وقت طعنے کسے جاتے تھے اور آج وہ ہمارے وزیر موصوف تشریف نہیں لائے پہلے تو self-quarantine میں کافی عرصہ گئے ہوئے تھے اور جو ان کا کام تھا وہ کرتے نہیں تھے اور تھوڑے دن پہلے سے ہی وہ نظر آنا شروع ہوئے ہیں اور انہوں نے آنے کے ساتھ ہی بیانات کی یلغار کر دی تو ان سے میں یہ ضرور پوچھنا چاہوں گا کہ جب یہ epidemic آئی ہے تو ان کو پتا چلا ہے۔ آج ہمیں سیاست کے طعنے دینے والو آپ کو یاد ہے کہ ڈینگی برادران کون کس کو کہتا تھا تو میرا خیال ہے کہ سیاست کا طعنہ تو وہ تھا اور آج جو سیاست ہو رہی ہے وہ تو خدمت کی سیاست ہو رہی ہے۔ میاں محمد شہباز شریف واپس آئے اور میاں محمد نواز شریف نے ان کو بھیجا وہ بھی بہانہ کر سکتے تھے کہ کورونا وائرس کی وجہ سے فلائٹس بند ہو گئی ہیں لہٰذا میں نہیں آ سکتا لیکن وہ تشریف لائے۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی اپنی بات شروع کی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم ضرور دیں گے۔ پچھلی زیادتی جو میرے ساتھ ہو چکی ہے اس کا ازالہ ضرور کریں گے کہ آپ نے مجھے پہلے ہی مجرم ثابت کر دیا حالانکہ جرم مجھ پر آپ نے ثابت نہیں کیا تھا۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی مثال دینا چاہوں گا کہ وہی کام ہوا کہ جس طرح جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو آج دس ماہ بلکہ ایک سال کا عرصہ ہونے والا ہے اور ابھی تک ریفرنس تیار کیا جارہا ہے یعنی الزامات ابھی تک تیار ہی نہیں کئے گئے اور وہی وزیر موصوف فرما رہے تھے کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف اربوں ڈالر کے معاملے میں جیل میں ہیں وہ ایسے ہی جیل میں نہیں ہیں مجھے ان سے پوچھنا ہے کہ خدا کا خوف کریں رمضان المبارک میں تو شیطان بھی بند ہو جاتا ہے آپ کیسے انسان ہیں کہ جھوٹ پر جھوٹ بولے جارہے ہیں آپ کا جھوٹ ہی ختم نہیں ہو تا کیا آپ کوئی ایک روپے کی جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر kickback، کمیشن یا کوئی الزام آج تک لگا بھی سکے ہیں؟

جناب سپیکر! میری درخواست ہو گی کہ آپ یہ کام مت کریں کیونکہ آج ملک کو unity کی ضرورت ہے۔ آج سب سے پہلی ذمہ داری حکومتی بنچز پر عائد ہوتی ہے کہ آپ ایک قدم آگے بڑھیں اور اس epidemic کے مقابلے کے لئے سب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کریں۔ ہم نے میاں محمد شہباز شریف کی واپسی کے بعد اپنے طور پر کام کا آغاز کیا یہ تمام ساتھی جو یہاں پر بیٹھے ہیں سب نے مل کر آپس میں ایک مشترکہ لائحہ عمل بنایا ہم نے سوچا کہ سب سے پہلی چیز جس کی ضرورت ہے وہ کون سی ہے تو وہ ڈاکٹرز کا حفاظتی سامان تھا۔

جناب سپیکر! آج مجھے یہ بات کرتے ہوئے بہت خوشی ہے کہ جب الحمدللہ میں 2017 میں وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر تھا تو یہ جون سی PPE شروع میں تقسیم کی گئیں تو یہ الحمدللہ وہی PPEs تھیں جو میں میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں خرید کر اور تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کو دے کر گیا تھا تو آج وہی PPEs کام آئی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے یہ سوچا کہ ہماری فرنٹ لائن آرمی ہے تو ان کو صرف سلیوٹ کرنے سے ہی کام نہیں چلے گا کیونکہ سلیوٹ تو سب ہی کرتے ہیں ان frontline soldiers کو جب تک ہم fully equip نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اس جنگ کو نہیں جیت سکتے۔ آپ نے دیکھا کہ 500 سے زائد پیرامیڈیکل سٹاف اور ڈاکٹرز اس epidemic میں positive ہوئے۔ اسی طرح ہماری ایک نرس بہن جان سے گئی اور ایک ڈاکٹر بھی شہید ہوا تو آپ کو پتا ہے کہ وہ تمام بیوی بچوں والے ہیں ان تمام کے گھروں میں بزرگ لوگ رہتے ہیں ان کے ماں باپ بزرگ ہیں تو

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے پورے پاکستان اور پنجاب میں 31 ہزار سے زائد حفاظتی لباس میاں محمد شہباز شریف کے حکم پر تقسیم کئے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی میرے جھنگ کے بھائی یہاں پر بات کر رہے تھے تو مجھے یاد ہے کہ جھنگ کے اگر میں ایک افسر کا نام لوں گا تو وہ بے چارہ اگلے دن ہی suspend ہو جائے گا وہ تر لے کر رہا تھا کہ ہمارے پاس حفاظتی لباس نہیں ہیں تو میاں محمد شہباز شریف کے حکم پر ہم نے جھنگ میں وہ حفاظتی لباس بھجوائے تو اس بات کو ابھی ایک ماہ بھی نہیں ہوا ہے اور ساہیوال میں بھی ہم نے حفاظتی سامان دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے خواجہ سلمان رفیق، محترمہ سعدیہ تیمور، کرنل مبشر اور محترمہ رابعہ فاروقی کی پوری ٹیم نے دن رات محنت کرنے کی کوشش کی اور لاہور کا کوئی ایسا ہسپتال نہیں چھوڑا جہاں حفاظتی لباس نہ بھجوایا ہو تو یہ ہم نے کسی پر کوئی احسان نہیں کیا کیونکہ یہ ہمارا بھی فرض بنتا تھا اور یہ ملک ہمارا بھی ہے وہ بچے ہمارے بھی بچے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ ہمارے اور موجودہ دور کا comparison کریں تو پتا چلے گا کہ سیاست کون کر رہا ہے؟ منسٹر صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہیں اور رمضان کا مہینہ ہے جب بھی کبھی ڈاکٹرز ہمارے دور حکومت میں دھرنا دیتے تھے تو منسٹر صاحبہ ہر دھرنے میں موجود ہوتی تھیں اور ان کے دھرنے میں جا کر بیٹھنا ثواب کا کام سمجھتی تھیں۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ جو ڈاکٹرز نے دھرنا دیا تو ان سے پوچھیں کہ میں، خواجہ سلمان رفیق یا میری پارٹی کا کوئی ساتھی جا کر ان کے پاس اپنی سیاست چمکانے کے لئے بیٹھا ہے تو یہ سیاسی طرز عمل ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس چیز سے آئندہ سبق سیکھا جائے گا لیکن میں یہاں پر یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ کچھ مطالبات ٹھیک بھی ہوتے ہیں اور کچھ مطالبات ٹھیک نہیں بھی ہوتے لیکن کچھ نہ کچھ ضرور ہوتے ہیں تو میری حیرانی اس وقت بڑھی جب اتنے دن گزر گئے اور ان کو کسی نے پوچھنا بھی گوارا نہ کیا۔ ایک طرف COVID-19 میں آپ ان کو سلیوٹ کر رہے ہیں، guard of honour پیش کر رہے ہیں اور دوسری طرف آپ ان کو بلوچستان میں ڈنڈے مار رہے ہیں اور پنجاب میں آپ ان کا گریبان پکڑ رہے ہیں پھر ان سے بات بھی نہیں کرتے تو میں جناب محمد بشارت راجہ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ یہ وہاں پر گئے اور انہوں نے interest بھی لیا

جو کہ ان کی ذمہ داری نہیں بھی تھی لیکن انہوں نے خصوصی interest لیا۔ پھر شاہ محمود قریشی آئے تو ان کے دو طرح سے شکریے بنتے ہیں ایک شکریہ کہ انہوں نے ڈاکٹرز کو اٹھایا اور دوسرا شکریہ کہ انہوں نے میری بہن کو لاہور سے باہر نکالا اور ماشاءاللہ وہ ملتان بھی گئیں تو میری درخواست ہے کہ جو ہیلتھ منسٹر ہوتا ہے اس کا یہی کام ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے محکمے کا سربراہ ہوتا ہے۔ اٹک سے رحیم یار خان تک، ڈی جی خان سے میانوالی تک ہسپتالوں میں لوگ انتظار کرتے ہیں جب ایک منسٹر وہاں پر جاتا ہے تو ان کو ایک moral support ملتی ہے ایک شاباش اور حوصلہ ملتا ہے جب آپ اپنے شہر میں بیٹھے رہتے ہیں اور ان کے پاس نہیں جاتے تو وہ ایک moral support سے محروم ہو جاتے ہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کو جانا چاہئے، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں آپ نکلیں باہر جائیں ہم بھی ہسپتالوں میں جاتے ہیں ہم نے لاہور کا کوئی ہسپتال نہیں چھوڑا، ہم ساہیوال گئے ہیں اور اب انشاءاللہ گجرات اور باقی جگہوں پر بھی جائیں گے تو یہ ایک message دینے والا معاملہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! آپ اپنی speech wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بس اپنی بات کو ختم کر رہا ہوں۔ میں صرف ٹیسٹ کی بات کروں گا اور ان وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو یہ کہتے تھے کہ شہباز شریف کی ہیلتھ کی activities کی کورونا نے قلعی کھول دی ہے وہ قلعی میں جناب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ آج جن ہسپتالوں اور لیبز میں ٹیسٹ کر رہے ہیں، فرانزک لیب کس نے بنائی؟ الحمد للہ میاں محمد شہباز شریف نے بنائی، PSL-III لیب کس نے بنائی؟ میاں محمد شہباز شریف نے بنائی۔ آج جو مریض PKLI میں جاتا ہے وہ دعائیں دیتا باہر نکلتا ہے، وہ کس نے بنایا؟ میاں محمد شہباز شریف نے بنایا۔ آپ کے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام اور ایڈز کنٹرول پروگرام کی لیبز کس نے بنائیں؟ میاں محمد شہباز شریف نے بنائیں۔ آج آپ جن ہسپتالوں کی بات کرتے ہیں الحمد للہ وہ میاں محمد شہباز شریف نے بنائے ہیں۔ میرے خیال میں اتنا ہی کافی ہے، میں ایکسپو سنٹر کی دو تین باتیں کروں گا جو میرے ذمہ امانت ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے بہت سارے لوگوں نے messages کئے ہیں، سیالکوٹ سے ایک دوست نے مجھے message کیا کہ جس طرح یہاں ایکسپو سنٹر میں بڑا اعلیٰ فیلڈ ہسپتال بنا ہے جس میں لوگ روزانہ تعریفیں کرتے ہیں جن کی ویڈیوز بھی آتی ہیں میں اس کی کیا تعریف کروں۔ ہمارے سادے سے وزیر اعلیٰ ہیں وہ بڑے خوش ہو جاتے ہیں کہ شاید کچھ ہو گیا ہے لیکن اندر کھاتے 9/9 لاکھ روپے کا بیڈ آیا ہے اب پتا نہیں ان میں کیا سچ ہے اور کیا غلط ہے۔ سیالکوٹ سے دوست نے ایک ویڈیو بھیجی جس میں اس نے گلا کیا کہ یہاں جو quarantine بنایا گیا ہے اس میں ہمیں پوچھا نہیں جا رہا، رمضان المبارک میں ہمیں 11:30 بجے سحری ملتی ہے انہوں نے افطاری کا وقت بھی بتایا ہے۔ جب میں نے نیچے comments دیکھے تو ان میں بڑا مزیدار comment تھا میں وہ as it is آپ کو بتا رہا ہوں کہ نیچے ایک صاحب نے لکھا تھا کہ بھائی tension نہ لو یہ نیا پاکستان ہے یہاں سحری بھی 11:30 بجے ہوتی ہے اور شب برأت بھی اگلے دن منائی جاتی ہے اور عید کی نماز بھی گیارہ بجے پڑھی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر عثمان اور چیف سیکرٹری نے اس کا نوٹس لے کر ڈی سی سیالکوٹ کے ذمہ لگایا ہے امید ہے وہ issue ضرور resolve ہو گا۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ یہ رمضان شریف کا مہینہ ہے آپ نے ایک کام اچھا کیا ہے لیکن تاخیر سے کیا ہے کہ ڈاکٹرز کی کمیٹی بار بار کہہ رہی تھی کہ جن مریضوں میں symptoms نہیں ہیں آپ انہیں گھروں میں self-isolation کرنے کی اجازت دے دیں جو آپ نے کل دے دی ہے۔ آپ نے یہ ایک اچھا کام کیا ہے جو آپ کو دو ماہ پہلے کرنا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر! میں سب سے بڑی بات کہتا ہوں کہ آج بھی ڈاکٹرز کی ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ جب ڈینگی آیا تھا تو ہم نے لیبز کو کنٹرول کیا تھا اور سب ٹیسٹ -/90 روپے میں کر دیئے تھے آپ کو بھی چاہیے تھا کہ آپ لیبز والوں کو بلا کر ان کے ساتھ بات کرتے اور انہیں کہتے کہ national crisis ہے، national disaster ہے آپ اپنا profit مت رکھیں بلکہ minimum profit رکھتے ہوئے ٹیسٹ کی قیمت کم کر دیں۔

جناب سپیکر! اس کا یہ فائدہ ہوتا کہ گورنمنٹ پر load نہ پڑتا، آج جو WHO کہہ رہا ہے کہ ایک فیصد ٹیسٹ لازمی ہیں جو پاکستان کے مطابق بائیس لاکھ ٹیسٹ بنتے ہیں اور آج ہم کتنے ٹیسٹ کر چکے ہیں یہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے۔ ہمیں بائیس لاکھ ٹیسٹ لازمی کرنے ہیں لہذا لیبز کو بلا کر اس کی قیمتوں کو کنٹرول کرانا حکومت پنجاب کی ذمہ داری بنتی تھی لیکن وہ کام NAB پنجاب نے کیا یعنی جو حکومت کا کام تھا وہ NAB کو کرنا پڑا۔

جناب سپیکر! پنجابی میں کہتے ہیں کہ ڈلے بیر اں دا کچھ نہیں وگڑیا، آپ آج بھی انہیں بلا کر ریٹ طے کریں، خواجہ سلمان رفیق نے بات کر دی ہے میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ دونوں testing kits کا کیا problem ہے منسٹر صاحبہ اسے سمجھ گئی ہیں اور اسے tackle کر لیں گی۔ ٹائیگر فورس اور انصاف امداد پروگرام کی بات آتی ہے، آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ نے اور اس طرف بیٹھے سب لوگوں نے اپنی ایک ماہ کی تنخواہ وزیر اعلیٰ کے فنڈ میں دی ہے۔ یہ تاریخ میں کبھی نہیں ہوا، کبھی اپوزیشن نہیں دیتی لیکن ہم نے national disaster کو سمجھتے ہوئے اور قومی خدمت سمجھتے ہوئے اپنی تنخواہیں دی ہیں۔

جناب سپیکر! یاد رہے کہ سندھ کے اندر پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ ہے وہاں پی ٹی آئی نے اعتراض کیا اور انہوں نے تنخواہیں نہیں دیں لیکن ہمیں ایک دفعہ سپیکر صاحب نے کہا تو ہم نے تنخواہیں دے دیں۔ اب رمضان شریف کا مہینہ ہے آپ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا ہم نے اس لئے تنخواہیں دی تھیں کہ اسے انصاف امداد پروگرام میں دے دیا جائے۔ آپ ہی کہا کرتے تھے ہم تو نہیں کہتے تھے کہ کسی کے باپ کا پیسا نہیں ہے کسی کا نام ساتھ نہیں لگنا چاہئے۔ آپ نے ہمارے ہیلتھ کارڈ کو اپنے پارٹی پرچم میں پینٹ کر کے انصاف ہیلتھ کارڈ کر دیا اور امداد پروگرام کو انصاف امداد پروگرام کر دیا ہے۔ کیا انصاف کے لفظ کے بغیر روٹی ہضم نہیں ہوتی؟ حالانکہ اس ملک میں جو بے انصافی کا عالم ہے اس کا آپ کو خود پتا ہے۔ اگر میں بات کروں گا تو پھر دور تک جائے گی۔

جناب سپیکر! جو لوگ باہر سے آتے ہیں آپ انہیں quarantine کے لئے سیدھا PC ہوٹل بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بل دے دو، کسی سے کہتے ہیں کہ فلاں ایکسپو سنٹر چلے جاؤ۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ ہماری اسمبلی کے ایک اعلیٰ عہدیدار آئے تو آپ نے انہیں quarantine نہیں کیا۔ یہ تو آپ نے دو پاکستان والی مثال قائم کی ہے پھر انصاف تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! پلیز wind up کریں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ یہ وقت unity کا ہے اور unity کرنے کی سب سے اوّلین ذمہ داری حکمرانوں پر عائد ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے وزیر اعظم ایک دن ایک بیان دیتے ہیں اور دوسرے دن دوسرا بیان دیتے ہیں، لاک ڈاؤن پر ہمارے معصوم سے وزیر اعلیٰ نے ان کے بیان کی فوراً تائید کر دی کہ لاک ڈاؤن نہیں کرنا لیکن اگلے دن لاک ڈاؤن ہو گیا۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آتی کہ کیا چکر ہو رہا ہے۔ دونوں مل کر کہہ رہے تھے کہ لاک ڈاؤن نہیں کرنا لیکن اگلے دن لاک ڈاؤن ہو گیا تو کون سی ایلیٹ ہے جس نے یہ لاک ڈاؤن کروا دیا؟

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کروں گا کہ بس بہت ہو گئی اب اپنی پارٹی کے نعرے کو صحیح معنوں میں قائم کریں اور انصاف کریں۔ حافظ نعمان ہماری اسمبلی کے ممبر تھے آپ نے ان کے ساتھ کیا؟ انہوں نے آٹھ ماہ قید کاٹی اور بعد میں بری ہو گئے۔ ان کے آٹھ ماہ کی ناجائز قید کا کون ذمہ دار ہے؟ خواجہ سعد رفیق اور خواجہ سلمان رفیق نے 13 مہینوں کی قید کاٹی اور سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا اگر وہ پڑھ لیا جائے تو سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاتا ہے۔ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ آج گیارہ بارہ ماہ سے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو اپنی 22 سال بعد ہونے والی بیٹی کی شکل نہیں دیکھنے دیتے، آپ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو بغیر الزام کے اندر رکھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کل کو جب وہ انشاء اللہ بے گناہ ثابت ہو گا تو کون روز قیامت اس کی بے گناہ قید کا حساب دے گا؟ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ایک طرف آپ مالم جبہ میں کسی کو نہیں پکڑتے، آپ BRT میں کسی کو نہیں پکڑتے، آپ نے کسی آٹا، چینی چور کو نہیں پکڑا۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! شکریہ، پلیز! تشریف رکھیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! آپ نے کسی سے پوچھا تک نہیں ہے، جو لوگ تفتان سے آئے انہیں پوچھا تک نہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا آپ جو مرضی کریں لیکن ان زیادتیوں کا سلسلہ بند کریں۔ میں ٹائیگر فورس کے حوالے سے آخری بات کر رہا ہوں، میں بڑا حیران ہوا کہ کسی نے اٹھ کر ابھی تک یہ کہا ہی نہیں کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! آپ نے بیس منٹ بات کر لی ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! حلقے میں کسی نے نہیں کہا کہ ٹائیگر فورس راشن دے رہی ہے۔ الحمدللہ ہم بغیر حکومتی وسائل کے اپنے اپنے حلقوں میں خود راشن دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ یہ فورس بنانے کی ضرورت نہیں تھی، لیڈی ہیلتھ ورکرز موجود تھیں، آپ کے پاس ٹیچرز کی فورس موجود تھی، آپ کے پاس ڈینگی ورکرز موجود تھے آپ ان سے کام لیتے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نذیر احمد چوہان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان):

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یاخاتم النبیین۔

لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہمارے کریم آقاؐ پر اور آپؐ کی آلؐ پر۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں COVID-19 چل رہا ہے۔ آج کے اجلاس میں اس اہم نکتے پر آپ نے بہت اچھے انتظامات کئے اور تمام پارلیمنٹیرینز ایوان میں تشریف لائے۔

جناب چیئرمین! میں خصوصی طور پر جناب پرویز الٰہی اور آپ کی ساری ٹیم کو اتنے اچھے arrangements کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اگر ہم پاکستان کے حوالے سے بات کریں تو میں سب سے زیادہ credit وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار اور ان کی ٹیم کو دیتا ہوں کہ جس طرح سے پوری دنیا میں آپ نے دیکھا کہ کل جو ہیلتھ کے champion تھے جو کہتے تھے کہ لندن میں علاج کرانا ہے، امریکہ میں علاج کرانا ہے اور وہ پوری دنیا میں جا کر اپنا علاج کروا کر یہ ثابت کرتے تھے کہ شاید ہمارے ملک کے اندر وہ وسائل نہیں ہیں یا ہمارے ڈاکٹرز اس level کے نہیں ہیں یا شاید ہمارا ہیلتھ سسٹم اس سسٹم تک نہیں پہنچ سکتا جو دیار غیر کے ممالک میں جا کر علاج کرواتے تھے۔ آج وہ منہ چھپاتے پھرتے ہیں کہ ان کے ہیلتھ سسٹم نے ان کو بے نقاب کر دیا اور یہ ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان کے رہنے والے مسلمانوں نے اور خصوصی طور پر ہماری ہیلتھ کی ٹیم نے، ہیلتھ منسٹر صاحبہ یہاں تشریف فرما ہیں ان کی تمام ٹیم نے اور خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار نے جتنی محنت سے پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کی جانوں کا بہت اچھے طریقے سے تحفظ کیا ہے۔ انہوں نے پہلے مہینے جنگی بنیادوں پر انتظامات کئے میں سمجھتا ہوں کہ آج 12 کروڑ عوام خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ اور ان کی ساری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہے کہ آپ کی انتھک محنت اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اس مشکل وبا سے بہت زیادہ احسن طریقے سے ابھی تک ڈیڑھ ماہ گزار چکے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم پاکستان اس حوالے سے پریشان تھے کہ ہم ایک طرف تو COVID-19 کی جنگ لڑ رہے تھے اور دوسری طرف ہمارے ملک کے اندر بے روز گاری، بھوک اور افلاس کی جنگ تھی اس کو کیسے settle کرنا ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ میرا دوستوں سے رابطہ رہا ہے۔ دیہاتی علاقوں کے دوستوں نے بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ وہاں کھلے areas ہیں، لوگ کھلے دیہاتوں میں زندگی گزارتے ہیں اور بطور مسلمان ہم ایک دوسرے کا ساتھ بھی دیتے ہیں لیکن ہمارے شہری علاقوں میں چھوٹے چھوٹے گھر ہیں۔ ایک کمرے میں آٹھ آٹھ، دس دس لوگ زندگی گزارتے ہیں۔ مزدور اور چھوٹے غریب لوگوں کے لئے وزیر اعظم پاکستان پریشان رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ بار بار کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو ضروریات زندگی کس طرح سے پہنچائی جائیں۔ اللہ نہ کرے، اگر وہ COVID-19 سے بچ گئے تو کہیں بُھوک و افلاس کی وجہ سے فوت نہ ہو جائیں۔ الحمدللہ حکومت پنجاب، حکومت پاکستان اور بالخصوص

وزیر اعظم پاکستان نے بڑی بُردباری اورpositiveسوچ کے ساتھ 22 کروڑ عوام کو اپنے ساتھ لے کر چلے ہیں۔ یہ بھی ان کا ایک مثبت قدم ہے۔ الحمدللہ کوئیpanic createکئے بغیر ہم اپنے ملک کے لوگوں کوsafeکرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں ایوان میں میرے ایک دوست نے کہا کہ پی ٹی سی ایل پر چل رہا ہے کہ "کورونا جان لیوا نہیں ہے۔"

جناب سپیکر! میں اس دوست سے کہوں گا کہ وہ ابھی ایوان سے باہر جا کر فون کال کریں تو انھیں معلوم ہو گا کہ پی ٹی سی ایل یا دوسرے موبائل فون پر یہ پیغام چل رہا ہے کہ "کورونا جان لیوا مرض ثابت ہو سکتا ہے" یہ پیغام نہیں چلتا کہ "کورونا جان لیوا مرض نہیں ہے" لہٰذا میرے دوست تھوڑی سی درستی کر لیں۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں نے لوگوں کوCOVID-19 کے حوالے سے آگاہی دینے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ طرح آپ نے اپنے گھروں تک محدود رہنا ہے، کس طرح سے اپنے آپ کوquarantineکرنا ہے، کس طرح سے ہاتھ دھونے ہیں اور کس طریقے سے اپنی زندگی کے معاملات کو چلانا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے ہر ممکن حد تک لوگوں کوawarenessدی ہے۔ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے اور یہcreditبھی وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو جاتا ہے کہ ہماری صف اوّل کے میڈیکل ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف میں سے اگر کوئی اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے وفات پاتا ہے تو اسے شہادت کا رُتبہ دیا جائے گا۔ پاکستان میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ یہ آج تک کبھی کسی نے نہیں کیا۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے تھے کہ شہید صرف وہی ہوتے ہیں جو محاذ جنگ پر جا کر لڑتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ صرف انہی کوmedalپہنائے جاتے ہیں۔ اس حکومت نے الحمدللہ ثابت کیا ہے کہ جو عوام کی خدمت کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے لوگوں کی زندگیاں بچاتے ہوئے وفات پاتے ہیں وہ بھی شہید ہیں۔ ان کو بھی وہی درجہ دیا جائے گا جو ایک سپاہی یا سپاہ سالار کو دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم issue کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا۔ میں دکھی دل کے ساتھ یہ بات کرنی چاہوں گا۔ وزیراعظم! آپ نے UNO میں جا کر ایک تقریر کی تھی۔ آپ نے مسٹر ٹرمپ اور دوسرے بین الاقوامی سربراہان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کے بارے میں خاکے بنائے جاتے ہیں یا ان کی شان میں کوئی اور بے ادبی کی جاتی ہے تو ہمارے دل زخمی ہوتے ہیں اور ہماری رُوح کانپتی ہے۔ ہم سب کا ایک ہی ایمان ہے اور ہم سب آپؐ کے امتی اور غلام ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ پاکستان کے اندر، وزیراعظم پاکستان اور وزیراعلیٰ پنجاب کی ناک کے نیچے قادیانیوں کو اقلیتی کونسل یا کمیشن میں شامل کیا گیا اور یہ سازش کرنے والے کون لوگ ہیں؟

جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی آپ سے ڈیمانڈ کرتی ہے کہ اس سازش میں شامل لوگوں کو بے نقاب کیا جائے۔ ہمیں بتایا جائے کہ وہ کون لوگ تھے جو اس گھناؤنی سازش میں شامل تھے اور جنہوں نے اس کی منظوری دی تھی؟

جناب چیئرمین: جناب نذیر احمد چوہان! آپ wind up کر لیں اور یہ بات آپ اپنی پارلیمانی میٹنگ میں کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! میری گزارش سُن لیں۔ میرا ایک اپنا point of view ہے۔ میں غلام رسولؐ ہوں۔ حکومت آتی جاتی رہتی ہے اور میں نے اپنے نبی حضرت محمدؐ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب عمران خان کا کلمہ نہیں پڑھتا۔ میں نبی اکرمؐ کا کلمہ پڑھتا ہوں:۔
أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

جناب سپیکر! میں پوری اسمبلی طرف سے پوچھتا ہوں کہ ان قادیانیوں کے لئے کیوں قانون تبدیل کیا جا رہا ہے، کیا جناب عمران خان کو سمجھ نہیں آ رہی اور یہ سب کچھ کون لوگ کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں اس ایوان سے، اپنے وزیر اعظم جناب عمران خان سے کہوں گا کہ خدارا اس حوالے سے ایک کمیٹی بنائی جائے جو تحقیق کر کے بتائے کہ یہ سازش کیسے ہوئی ہے؟ اقلیتی کمیشن میں یہ تبدیلی لائی جارہی تھی اور پھر جب اس پر احتجاج ہوا تو اس مسودہ کو روک لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس طرح کی ناپاک سازش دوبارہ نہ کی جائے۔

جناب چیئر مین: جناب نذیر احمد چوہان! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! اب میں بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہم سب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جاتے ہیں۔ ہم نے وہاں پر زم زم ٹاور دیکھا ہے۔ اس زم زم ٹاور سے جتنی آمدنی ہوتی ہے اس سے بیت اللہ شریف کے سارے اخراجات کو پورا کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں ایک اہم چیز عرض کرنی چاہتا ہوں۔ اس ہوٹل کو 30 سال کی lease پر دیا گیا ہے۔ اس سے جتنی آمدن ہوتی ہے وہ سب کی سب بیت اللہ شریف کے اخراجات پر لگائی جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: جناب نذیر احمد چوہان! یہ آپ پاکستانی بجٹ پر بات کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! بدقسمتی سے میرے ملک کے اندر کوئی بجٹ نہیں ہے۔ ہمیں بھی زم زم ٹاور کی طرز کا یہاں پاکستان میں کوئی سسٹم بنانا چاہیے۔ ہم کوئی شاپنگ سنٹر بنا دیں یا کوئی ایسی صنعت لگا دیں کہ جہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ریونیو generate ہوتا رہے اور اس آمدن کو ہم عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کریں۔

جناب سپیکر! اگر بیت اللہ شریف کے اخراجات ایک ہوٹل سے پورے کئے جا رہے ہیں تو یہاں ہمارے غریب ملک میں بھی کوئی ایسے منصوبے بنانے انتہائی ضروری ہیں۔ یہاں پر بھی حکومت کی طرف سے چھوٹی چھوٹی انڈسٹریز، چھوٹے چھوٹے شاپنگ سنٹرز بنائے جائیں جو کہ ہمارے ملک کو مالی طور پر سپورٹ کر سکیں۔ پوری دنیا میں تبدیلی آ رہی ہے۔ اگر آپ UK کو

دیکھیں توUKکا سارا سسٹم چار چیزوں پر تھا۔ نمبر 1 پر ان کی سیاحت ہے۔ ہر آدمی سیر کرنے کے لئےUKجانا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر ان کا ایجوکیشن سسٹم ہے۔ ہر بچہ وہاں پر پڑھنے کے لئے جانا چاہتا ہے۔ تیسرے نمبر پر ان کا برانڈ سسٹم ہے یعنی ساری دنیا کے لوگ وہاں سے معیاری چیزیں خریدنے جاتے ہیں۔ چوتھے نمبر پر ان کی Real estate ہے۔ پوری دنیا آج یہ ساری چیزیں review کرنے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کو تجویز دیتا ہوں کہ وہ آج ہی سے اس حوالے سے کام شروع کر دیں۔

جناب سپیکر! آج ہی اس بابت سوچنا شروع کر دیں کہ اس COVID-19 کے بعد ہم نے اپنی صنعت کو کیسے لے کر چلنا ہے، ہم نے چھوٹی صنعتوں کو کیسے promote کرنا ہے اور ہم نے بڑی انڈسٹریز مافیا سے کیسے بچنا ہے؟ میری گزارش ہے کہ چھوٹے صنعتی یونٹس کو زیادہ سے زیادہ promote کیا جائے۔ چھوٹی انڈسٹریز زیادہ لگائی جائیں تا کہ ہماری import بند ہو سکے اور export زیادہ ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ جناب نذیر احمد چوہان! آپ کو اگلا الیکشن قومی اسمبلی کا لڑنا چاہئے کیونکہ آپ کی تمام تجاویز قومی سطح کی ہیں اور واقعی قابل عمل ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال (جناب نذیر احمد چوہان): جناب سپیکر! میں آخر میں بجٹ کے حوالے سے صرف ایک گزارش کرنی چاہوں گا۔ ہم ہر روز یہاں بیٹھ کر جمع و خرچ کرتے ہیں لیکن کچھ باتیں کرنا انتہائی ضروری ہیں۔ ہمارے ملک کا جو غریب طبقہ ہے ان کی بہتری کے لئے وزیراعظم ہمیشہ بات کرتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی صنعتوں کو promote کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب چودھری محمد اقبال بات کریں گے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے دو بڑے اہم معاملات کے اوپر بات کرنے کی اجازت فرمائی۔ میں خاص طور پر جناب سپیکر پنجاب اسمبلی، وزراء صاحبان اور دونوں اطراف بیٹھے ہوئے معزز ممبران اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے initiative پر ہی باقی اسمبلیوں نے اس کو repeat کیا ہے تو یہ credit پنجاب اسمبلی کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جن لوگوں نے ہمیں منتخب کر کے یہاں پر بھیجا ہے تو وہ ہم سے سوال کرتے تھے کہ تمام عوامی نمائندگان اندر گھس گئے ہیں اور پاکستان میں اس وبا کے پھیلنے سے غریب لوگ پس رہے ہیں اور پنجاب میں بھی غریب لوگ پس رہے ہیں تو یہ عوامی نمائندے اندر گھس گئے ہیں اور باہر نکل کر کوئی بات ہی نہیں کرتے تو آپ سب نے مل کر کم از کم اس تاثر کو زائل کیا ہے اس پر میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ جہاں تک اس وبا کا تعلق ہے میرے فاضل دوستوں نے بڑی مفید تجاویز بھی دی ہیں میں صرف ایک چھوٹی سی گزارش کر کے بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ آپ کی حکومت کا معاملہ تھوڑا confuse سا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک مثال دیتا ہوں کہ صوبہ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور وزیر اعلیٰ سندھ اس وبا کے اوپر بڑا اچھا کام کر رہا ہے اور اس وبا پر کافی کنٹرول کیا ہے۔ اوپر سے encourage کرنے کی بجائے جب discourage کیا جاتا ہے تو پھر کام کرنے والے بندے کا دل دُکھتا ہے اور وہ خون کے آنسو روتا ہے تو اوپر سے اس طرح کا روّیہ مناسب نہیں ہے۔ کچھ آوازیں وفاق سے آ رہی ہیں اور صوبوں سے بھی کچھ آوازیں آ رہی ہیں تو آپ اس confused ماحول کو درست کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کا روز ایک message آتا ہے کہ اس وبا سے لڑنا ہے، ڈرنا نہیں ہے۔ کیا لڑنے کا طریقہ یہی ہے؟ اگر اس طرح لڑائی ہوتی تو جب فوج ہی divided ہو گی تو پھر لڑائی کیا ہو گی؟ اگر اس وبا کے ساتھ لڑنا ہے تو حکومت اور حزب اختلاف کو یک زبان ہو کر اس وبا کے ساتھ لڑ کر مقابلہ کرنا چاہئے لیکن اگر اس طرح کا confused ماحول رہے گا تو اچھے نتائج بر آمد نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے میری بھی بڑی پرانی رفاقت ہے کیونکہ میں بھی 1985 سے اس ہاؤس میں ہوں تو پنجاب اسمبلی کے اجلاس کو مفید بنانے کے لئے ہمارے وزیر خزانہ ہمارے فاضل ممبران کو بجٹ کا کوئی blue print یا کوئی guideline پیش کرتے کہ ہماری یہ پالیسی ہے اور ہمارا یہ وژن ہے۔ اُس کے اوپر ہم اپنی آراء پیش کرتے تو اس مجلس کو زیادہ مفید بنایا جاسکتا تھا اور آنے والے بجٹ میں کچھ ہماری آراء بھی شامل کی جاتیں اس طرح ایک collective wisdom آئندہ بجٹ کے اندر شامل ہوتی لیکن اب ہم سارے اندھیرے میں ٹکریں مار رہے ہیں تو میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ جب بھی پری بجٹ اجلاس ہوتا تھا تو اس میں یہ ساری exercise ہوتی تھی تو آئندہ اس طرح کی exercise ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اگر اس صوبے کو بہت ہی خوشحال بنانا ہے اور اگر پاکستان کو مشکلات سے نکالنا ہے تو اس صوبے نے نکالنا ہے۔ اس صوبے کی زراعت کو بجٹ میں top priority دی جائے اور اس کے حوالے سے جتنی بھی کمیاں اور کوتاہیاں ہیں وہ نکالی جائیں۔ مثلاً زرعی یونیورسٹی فیصل آباد دنیا کی ایک standard university مانی جاتی ہے، اسی طرح Arid University ہے تو ہماری ان یونیورسٹیوں کو ریسرچ oriented بنا کر نئے نئے بیج ایجاد کئے جائیں کیونکہ بہت سارا علاقہ زیر آبادی آرہا ہے تو آبادی بڑھنے سے اور زرعی زمین کم ہونے سے اس ملک کے اندر خوراک کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے تو یونیورسٹیوں کے اندر جو بھی ریسرچ ہو اُس کو field کے ساتھ connect کیا جائے تو اس طرح اچھے نتائج آئیں گے اس سے سپلائی بہتر ہوگی اور جب ڈیمانڈ کے مطابق سپلائی ہوگی تو بڑے اچھے نتائج آئیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ صوبے کے اندر کوئی ڈویلپمنٹ بھی نظر آنی چاہئے آپ کی حکومت کو آئے ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اور ہمارے بجٹ میں ہر سال خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام چلتا تھا اور ہمارے جن بھائیوں کا تعلق دیہاتی علاقوں سے ہے انہوں نے وہ سڑکیں دیکھی ہوں گی تو صوبہ پنجاب کے اندر state of the art سڑکیں بنی ہیں۔

جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ نا کہ تہذیب سڑک کے ساتھ ساتھ چلتی ہے تو اس حکومت نے اس پروگرام کا نام بدل دیا ہے اس پر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ اپنا کوئی نام رکھ لیں لیکن اس پروگرام کو expand کریں کیونکہ ہمارے لوگوں کو ہسپتالوں میں پہنچنے اور بچوں کو سکول کالج جانے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس بجٹ کے اندر سڑکوں کو priority دی جائے۔ صحت اور تعلیم کے شعبوں کو priority دی جائے۔

جناب سپیکر! دنیا کے اندر سپر پاورز اپنی تعلیم کے بل بوتے پر حکومت کر رہی ہیں اور کوئی بندہ نیچے اتارے بغیر اپنی ایڈوانس ٹیکنالوجی کی وجہ سے وہ پورے ملک پر قبضہ کر لیتے ہیں اس لئے تعلیم کے اوپر بھی بجٹ بڑھایا جائے کہ پتا چلے کہ صوبہ پنجاب lead لے رہا ہے۔ یہ آنے والے بجٹ کے متعلق بتائیں کہ یہ اُس میں کیا کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم اُس پر اپنی آراء پیش کریں جن سے صوبہ پنجاب کے عوام کے لئے بجٹ میں کوئی بہتری ہو۔ صوبہ پنجاب کے لوگ ہماری طرف دیکھتے ہیں کہ ہمارے نمائندے ہمارے بارے بات کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری چند ایک چھوٹی چھوٹی تجاویز ہیں وہ میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔ ہمیں بہت ہی پسے ہوئے طبقے کی طرف بھی غور کرنا چاہئے۔ اس وبا کی وجہ سے بھی اور ویسے بھی ہمی شدید مالی، معاشی اور صحت کے بحران میں مبتلا ہیں اس میں جو بزرگ شہری، بیوہ عورتیں، یتیم بچے اور چھوٹے درجے کے سرکاری ملازم جن کی تنخواہ بہت کم ہے اُن کی طرف توجہ کرنے کی بڑی ضرورت ہے تو آئندہ بجٹ کے اندر ان کے لئے بہتری پیدا کی جائے اور بھرپور طریقے سے ان کی امداد کی جائے۔ ان کو میڈیکل الاؤنس دیا جائے اور ان کی تنخواہ بڑھا کر ان کی مشکلات میں کمی کی جائے۔ محترمہ وزیر صحت یہاں پر بیٹھی ہیں اُن کو بھی پتا ہے کہ دوائیوں کی قیمت 100 فیصد بڑھ گئی ہے تو ایک بوڑھا آدمی جو پنشنر ہے اگر اُس کا خیال نہیں کیا جائے گا تو وہ کہاں جائے گا؟ اگر ان چیزوں پر توجہ نہ دی گئی تو یہ پسا ہوا طبقہ اور پس جائے گا۔

جناب سپیکر! چھوٹے کسان، دیہاڑی دار اور مزدوروں کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر کسانوں کی کوئی فصل اچھی ہو جاتی ہے اور ریٹ اچھا ملنا شروع ہو جاتا ہے تو ہمارے اوپر کنٹرول آ جاتا ہے جب کہ باقی چیزوں کے اوپر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ کپڑے اور جوتے کی قیمت پر کوئی کنٹرول نہیں ہے جتنا مرضی منافع کما لیں۔ زمیندار جو pesticide خریدتا

ہے اُس کی قیمت آج تک کسی نے مقرر ہی نہیں کی، کھاد کے اوپر بھی ایسا ہی ہو رہا ہے تو جب ہماری فصل ہمیں کچھ پیسا دینے لگتی ہے تو اُس پر حکومت کنٹرول کر لیتی ہے کہ ہم نے لوگوں کو گندم سپلائی کرنی ہے تو اگر ہم زراعت کو بہتر کریں گے تو صوبہ پنجاب ترقی کرے گا اور پھر پاکستان ترقی کرے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، نوابزادہ وسیم خان بادوزئی!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ Corona Pandemic نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور اس مشکل وقت میں اس اجلاس کا انعقاد کرنا اس کا کریڈٹ جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں پنجاب اسمبلی کے سٹاف کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں بھی وہ اپنی duties سرانجام دے رہے ہیں اور اپنی جان کی بازی لگائی ہوئی ہے۔ آج اس مشکل گھڑی میں ہمارے ڈاکٹر، پیرامیڈکس اور ہر وہ شخص جو فرنٹ لائن پر اس بیماری کا مقابلہ کر رہا ہے وہ نہ صرف خراج تحسین کا مستحق ہے بلکہ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ یہ قوم متحد ہو کر نہ صرف اس وبا کا مقابلہ کرے گی بلکہ اس سے انشاءاللہ فاتح بن کر باہر نکلے گی۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے میں کوئی مزید بات کروں، میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، ہیلتھ منسٹر صاحبہ اور جتنے بھی ہمارے ہیلتھ officials ہیں اُن کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے باہر نکل کر مقابلہ کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ملتان سے ہے تو جب یہ وبا پاکستان میں آئی اور شروع کے کیسز میں زائرین آئے تو ڈی جی خان اور اس کے بعد ملتان میں اُن کو منتقل کیا گیا۔ اگر ہمیں ایڈمنسٹریشن میں کسی سے شکایت ہوتی ہے تو ہم اُس کی شکایت کرتے تھکتے نہیں لیکن اگر کوئی اچھا کام کرے تو اُس کی تعریف بھی کرنی چاہئے۔ ڈپٹی کمشنر ملتان عامر خٹک اور اُس کی پوری ٹیم نے جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا کہ ملتان سے جانے والے لوگوں نے اپنے ویڈیو پیغامات دیئے جو انٹرنیشنل چینلز

پر بھی رپورٹ ہو چکے ہیں۔ وہ ملتان کی ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی تعریف کر رہے ہیں کہ انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے وہاں رکھا اور اُن کا خیال کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے میڈم ہیلتھ منسٹر کا شکر گزار ہوں کہ آج اگر ملتان یا پنجاب کی تعریف ہو رہی ہے تو اس میں credit اِن کا بھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں اپنے فاضل دوست کی بات کی طرف آنا چاہوں گا جو یہاں پر موجود نہیں ہیں اور باہر چلے گئے ہیں۔ یہاں مجھے ایک عجیب فضا نظر آئی کہ شاید کسی کو سنانے اور خوش کرنے کے لئے یہاں پر باتیں کی گئیں۔

جناب سپیکر! ڈی جی خان قرنطینہ سنٹر کا حوالہ دیا گیا کہ چیف منسٹر پنجاب نے اس کی شکل نہیں دیکھی اور اُن کو پتا نہیں ہے جبکہ میرا حلقہ اور علاقہ ہے۔ یہ لوگ لاہور اور اسلام آباد میں رہتے تھے جن کا حلقوں سے تعلق ہی نہیں تھا حالانکہ وہ ڈی جی خان کی پسماندہ ترین تحصیل ہے۔ کیا کسی نے جناب عثمان احمد خان بُزدار کے بارے میں سنا تھا کہ اُس کا وزیر اعلیٰ بننے سے پہلے لاہور میں یا اسلام آباد میں کوئی گھر تھا بلکہ وہ اسی حلقے میں رہتا تھا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ ہے اس لئے ہمیں جھوٹ سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر کہا گیا کہ یہ لیب بھی میاں محمد شہباز شریف نے بنوائی اور اُن کے دَور میں بنی لہٰذا کتنا اچھا ہوتا ہے کہ آج یہاں پر کھڑے ہو کر وہ موصوف یہ کہتے کہ جس ہسپتال میں میاں محمد شہباز شریف کا علاج ہو رہا ہے وہ میاں محمد شہباز شریف نے بنایا تھا اور جس ہسپتال میں میاں محمد نواز شریف کا علاج ہو رہا ہے وہ بھی میاں محمد نواز شریف نے بنایا تھا۔ یقین کریں کہ نہ صرف اُن کا سر فخر سے بلند ہوتا بلکہ ہمیں بھی خوشی ہوتی کہ کوئی اچھا کام کر کے گئے ہیں جس کی تعریف کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے ہمارے وزیر خارجہ کے remarks کے حوالے سے بات کی اور یہ بھی کہا کہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو لاہور سے باہر نکلنے پر مجبور کیا گیا جس پر اُن کا شکریہ لیکن جو خبر اخبار میں چھپی وہ out of context تھی اور حقیقت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود ہماری ہیلتھ منسٹر صاحبہ اپنی عمر کا خیال کئے بغیر ملتان گئیں اور وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے publically اور میڈیا پر بتایا کہ یہاں پر ایسے کوئی مسائل نہیں ہیں اور مخدوم

صاحب کی بات کو بھی میرے فاضل دوست نے out of context quote کر دیا ہے۔ میرے فاضل دوست نے کہا کہ اتنے credit لئے جا رہے ہیں، ڈی جی خان اور جنوبی پنجاب کے حوالے سے باتیں کی جا رہی ہیں تو کتنا اچھا ہوتا کہ یہ صوبہ بنا دیتے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی مجھے بتایا جائے کہ دس سال اقتدار کس کے پاس تھا، دو تہائی اکثریت کس کے پاس تھی اور کس کے پاس یہ موقع تھا کہ جنوبی پنجاب کا صوبہ بناتے بلکہ انہوں نے دو دو صوبوں کا شوشہ چھوڑ دیا جس کی وجہ سے ایک بھی ختم ہو گیا۔ ملک، صوبہ اور سب کچھ اِن کے پاس تھا لیکن جنوبی پنجاب کے حوالے سے کچھ نہیں کیا بلکہ وہاں کا 266۔ ارب روپے کا فنڈ بھی اٹھا کر اورنج ٹرین پر لگا دیا گیا۔ آج وہاں کے حقوق کی بات کرنے والے، وہاں کے لوگوں کے جذبات کی ترجمانی کرنے والے اور دعوے کرنے والے کیا بھول گئے ہیں اور جو صاحب ابھی بات کر کے گئے ہیں کیا وہ اُس وقت اپنے لیڈروں کو نہیں کہہ سکتے تھے؟

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہاں جناب عمران خان کے متعلق بات کی گئی کہ انہوں نے کہا ہے کہ کورونا جان لیوا نہیں ہے اس لئے باہر نکلیں، اِدھر جائیں اُدھر جائیں لیکن گزارش یہ ہے کہ عمران خان نے یہ ضرور کہا ہے کہ ہم لاک ڈاؤن اس وقت کریں گے جب اس ملک کو اس کی اشد ضرورت ہو گی ورنہ اس ملک کا غریب جو اس وقت نہ صرف مفلسی کا شکار ہے بلکہ دو وقت کی روٹی اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے انتہائی مشکلات سے گزر رہا ہے، وہ غریب مر جائے گا اور اُس کے خاندان کے لوگ بھی بھوک سے مر جائیں گے۔ اگر لاکھوں لوگ کورونا سے نہ مرے تو بھوک سے ضرور مر جائیں گے۔ اس کے مطمح نظر صرف وہی بات تھی جس کا عمران خان بار بار اظہار کرتا رہا۔ یہاں سمارٹ لاک ڈاؤن کی بات ہوئی کہ اگر کسی جگہ وبا ہے تو سمارٹ لاک ڈاؤن کر دیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس غریب کو نہ مارا جائے۔ یہ صاحب ڈیرہ غازی خان کے جس حلقے سے تعلق رکھتے ہیں یہ آج تک وہاں تو گئے نہیں پھر کس منہ سے یہاں اس ایوان میں کھڑے ہو کر یہ بات کر رہے ہیں؟ ان کو اسلام آباد، لاہور اور ان کے ایوانوں کے علاوہ کوئی فرصت ہوتی تو فورٹ منرو جیسا پسماندہ علاقہ جو یقین کریں جنوبی پنجاب کا مری ہے وہ آج اس حالت میں نہ ہوتا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں اپنے دوست سے گزارش کروں گا کہ جو معزز ممبر اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں اُن کے بارے میں بات نہ کریں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے اور نہ ایوان کی یہ روایت ہے۔

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! اپوزیشن کی ریکوزیشن پر اجلاس بلایا گیا ہے اور پچھلی دفعہ بھی انہی کی بات کا جواب دینے کے لئے میں کھڑا ہوا تو وہ چلے گئے۔ آج انہیں پتا تھا کہ یہاں بات ہونی ہے اس لئے وہ بات کر کے نکل گئے۔ ظاہر ہے جو بوئے گا وہ کاٹے گا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو سمیٹنے والا ہوں۔ یہاں بات کی گئی کہ میاں محمد شہباز شریف نے kits بھجوائیں لیکن حکومت نے کہا کہ kits نہیں لینی اور جو kits (ن) لیگ کی طرف سے آئی ہوئی ہیں اُن کو لینے سے منع کر دیا گیا ہے لہٰذا میرے بھائی میں آج آپ کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ وہ kits کہاں ہیں؟ وہ kits مجھے لا کر دو میں انہیں distribute کروں گا۔

جناب سپیکر! میں میاں محمد شہباز شریف اور مسلم لیگ (ن) کا شکریہ بھی ادا کروں گا اور make sure کروں گا کہ ہر ہسپتال میں وہ kits پہنچیں۔ وہ kits لا کر ضرور دیں اور ہم وہ پہنچائیں گے بلکہ ہم میاں محمد شہباز شریف کی تصویر بھی لگائیں گے۔

جناب سپیکر! یہاں انصاف کارڈ اور انصاف امداد کی بات ہوئی تو انصاف امداد میں ان کی تنخواہیں نہیں گئیں، جناب عمران خان نے اپنی تصویر نہیں لگائی اور جناب عمران خان نے ماضی کے حکمرانوں کی طرح اخباروں میں اشتہار نہیں دیئے لیکن یہاں تصویریں لگا دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں 30 فیصد kits میں error کی بات ہو رہی تھی تو میرے ایک فاضل دوست نے اس پر بات کی کہ 70 فیصد error ہے حالانکہ جس ملک کی بات کریں وہ یہی ہے اور یہ نئی وبا ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اب ہر کوئی اس وبا کا شکار ہوا ہے تو انشاءاللہ آنے والے وقت میں بہتری آئے گی لہٰذا اس کو صرف پاکستان کی حد تک specific نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ease down of lock down کے حوالے سے کہوں گا کہ لاک ڈاؤن کو ease down کیا جائے اور جو کیا گیا ہے وہ غلط کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بار پھر عرض کروں گا کہ جناب عمران خان کا فیصلہ صحیح ہے، پوری قوم اس کے ساتھ کھڑی ہے اور انشاء اللہ ہم اس وبا پر قابو پائیں گے۔ اپوزیشن والے بھی ہمارے ساتھ ہیں اور یہ نہیں کہ صرف حکومت والے ہی credit لینا چاہ رہے ہیں بلکہ ہم سب مل کر اس وبا کے خلاف لڑیں گے اور انشاء اللہ سرخرو ہو کر نکلیں گے۔ بہت شکریہ

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Tuesday, the 12^{th} May 2020 at 11:30 a.m.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

منگل، 12۔ مئی 2020

(یوم الثلاثہ، 18۔ رمضان المبارک 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21 : شمارہ 3

149

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12۔ مئی 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

THE GREEN INTERNATIONAL UNIVERSITY BILL 2020

MS KHADIJA UMER:	to move that the Green International University Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MS KHADIJA UMER:	to move that the Green International University Bill 2020, be passed.

150

حصہ دوئم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 10۔مارچ 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد و ضوابط مرتب کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ **جناب محمد بشارت راجہ:**
جناب حمزہ شہباز شریف:
رانا محمد اقبال خان:
جناب منشاءاللہ بٹ:
چودھری محمد اقبال:

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 11۔اپریل 2020 کو نہایت مدبر اور دانا Parliamentarian راجہ اشفاق سرور کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار و روایات پر مکمل یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے جمہوریت اور عدلیہ کی آزادی کے لئے جدوجہد کی اور آخری دم تک اپنی پارٹی سے وفادار رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے اور ان کی شخصیت میں اسلام پسندی اور پاکستانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مرحوم 1988 تا 1990، 1990 تا 1993، 1993 تا 1997، 1996 تا 1999 اور 2013 تا 2018 تک پانچ بار پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ اس تمام عرصہ میں وہ چار بار صوبائی وزیر اور ایک بار مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

151

2۔	چودھری افتخار حسین چھچھر:	اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔185 میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے فی الفور اقدامات کئے جائیں تاکہ حلقہ کی عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے اور وہ موذی امراض سے محفوظ رہ سکیں۔
3۔	جناب محمد صفدر شاکر	اس ایوان کی رائے ہے کہ گندم کے آنے والے سیزن میں زمینداروں کو باردانہ کے حصول اور گندم کی قیمت کی ادائیگی کا ایسا طریق کار وضع کیا جائے کہ زمینداروں کو کوئی پریشانی پیش نہ آئے۔

153

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

منگل، 12- مئی 2020

(یوم الثلاثہ، 18- رمضان المبارک 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (155) الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (156) اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (157)

سورۃ البقرۃ آیات 155 تا 157

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو (155) ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (156) یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے، اور یہی سیدھے رستے پر ہیں (157)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضورؐ ہم سے خفا ہیں منا کے آ
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق وفا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گداء علم
دروازے علیؑ سے یہ خیرات جا کر لا
باطل سے دب رہی ہے پھر اُمت رسول کی
منظر ذرا حسینؑ سے پھر کربلا کے لا
کس منہ سے پیش ہو گا مظفر حضور حق
اس کو شہید اسوائے آقا بنا کر لا

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

MR CHAIRMAN: Minister for law may move his motion.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 اور 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the time limit for submission of Report of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during April 2019, may be extended for one year; and I also move that the Audit Reports on the Accounts of Government of Punjab Civil Works, C & W, HUD & PHE, I & P, LG & CD, Departments and Danish Schools & Centres of excellence Authority, Government of the Punjab for the Audit year 2008-09 and 2012-13, which were referred to Public Accounts Committee No. 1 during the previous Assembly and are pending, may be referred to the Public Accounts Committee No. 2 of the present Assembly for report within a year."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the time limit for submission of Report of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during April 2019, may be extended for one year; and I also move that the Audit Reports on the Accounts of Government of Punjab Civil Works, C & W, HUD & PHE, I & P, LG & CD, Departments and Danish Schools & Centres of excellence Authority, Government of the Punjab for the Audit year 2008-09 and 2012-13, which were referred to Public Accounts Committee No. 1 during the previous Assembly and are pending, may be referred to the Public Accounts Committee No. 2 of the present Assembly for report within a year."

Now, the motion moved and the question is:

"That the time limit for submission of Report of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during April 2019, may be extended for one year; and I also move that the Audit Reports on the Accounts of Government of Punjab Civil Works, C & W, HUD & PHE, I & P, LG & CD, Departments and Danish Schools & Centres of excellence Authority, Government of the

Punjab for the Audit year 2008-09 and 2012-13, which were referred to Public Accounts Committee No. 1 during the previous Assembly and are pending, may be referred to the Public Accounts Committee No. 2 of the present Assembly for report within a year."

(The motion was carried.)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان!

پیف کے سکول ٹیچرز کو تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کے دو منٹ لوں گا پہلی بات تو یہ ہے کہ ہاؤس کے اندر جو بزنس ہے اس کے لئے ہمیشہ ہاؤس کا tradition رہا ہے کہ جب ایجنڈا آتا ہے اُس ایجنڈے میں جو بزنس ہوتا ہے وہی اسمبلی کے اندر take up کیا جاتا ہے۔ کل بھی ایک دم جو Bills کی ترامیم move کی گئیں اور آج بھی جو کارروائی ہوئی ہے یہ ہاؤس کو پھر convene کرنے کا مقصد کیا ہے کہ اگر آپ ہاؤس کے ایجنڈے پر نہیں رکھیں گے ؟ یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے یہ جو اسمبلی سیکرٹریٹ ہے اس کو اگر ایجنڈے پر ڈال دے تو ہاؤس کے اندر پوری کارروائی چل سکتی ہے۔

جناب سپیکر! نمبر 2 اس ہاؤس کی جو working ہے یہاں پر سپیکر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی، ہاؤس کی بنائی ہوئی کمیٹی باہر جا کر PEF کے جو ٹیچرز ہڑتال کر رہے تھے اُن سے مذاکرات کرتی ہے جس میں حکومت کے ممبرز بھی تھے کل بھی میں نے یہاں ہاؤس میں اس معاملہ کو take

up کیا معزز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ نے کل کہا کہ میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا آج دیکھ کر اس کے اوپر بتاؤں گا۔

جناب سپیکر! اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ 31 لاکھ بچوں کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے یہ بچے ہمارے بچے ہیں۔ یہ ہاؤس اس لئے بیٹھا ہے کہ اُن لوگوں کے مفادات کو دیکھ سکے جن کے مفادات کوئی نہیں دیکھتا۔ یہاں پر PEF کے اوپر ایک انکوائری کروائی گئی جو محکمہ کا حق ہے، وزیر تعلیم نے انکوائری کروائی جو illegal inquiry تھی۔ PEF ایک autonomous body ہے اُس کا اپنا بورڈ موجود ہے اُس بورڈ نے ایک فیصلہ کیا اُس فیصلہ کے خلاف انکوائری کروائی گئی۔ سی ایم آئی ٹی کروائی گئی، سی ایم آئی ٹی کی رپورٹ آگئی کہ جو کہا جا رہا تھا کہ یہ جو غیر قانونی بچے دکھائے جا رہے ہیں وہ ساری چیزیں clear ہو گئیں، اُس clarity کے باوجود اساتذہ کو تنخواہیں نہیں مل رہیں۔ PEF پارٹنر سکولز کو پیسے نہیں دیئے جا رہے اور اُس کے ساتھ PEIMA تھی اُن سرکاری سکولوں کے اوپر جن کی پرفارمنس اچھی نہیں تھی اُن کو بھی پرائیویٹ سیکٹر کو دیا گیا تھا تو میرا آج آپ کے توسط سے حکومت سے یہ سوال ہے کہ رمضان کا مہینہ ہے کورونا کے اندر کاروبار ویسے ہی نہیں چل رہے یہ اساتذہ جو قوم کے مستقبل کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرتے ہیں کیا کوئی ان کا پُرسان حال ہے، کیا کوئی اُن کے اوپر ہاتھ رکھنے والا ہے؟ عید آرہی ہے چار چار ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں اس کے اوپر سیاست نہ کی جائے۔ ان لوگوں کی جو تنخواہیں ہیں اُس کے لئے اس ہاؤس کو یک زبان ہو کر اور اگر کوئی فراڈ تھا تو اُس کی نشاندہی ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! جب سی ایم آئی ٹی کی رپورٹ آگئی، جب سی ایم آئی ٹی نے سب کچھ clear کر دیا تو پھر اب یہ انتقام لگ رہا ہے اور یہ انتقام ہم نہیں ہونے دیں گے۔ ہم اس کے خلاف ہر فورم پر آواز اُٹھائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے تین چیزوں کی نشاندہی کی ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ کل جو ہماری legislation ہوئی ہے اُس کے حوالے سے کہ وہ ایجنڈے پر نہیں تھی۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے درخواست کروں گا انہوں نے یہی فرمایا ہے کہ چیزیں ایجنڈے پر نہیں ہوتیں تو ہاؤس میں لائی جاتی ہیں جو کل legislation ہوئی ہے وہ بھی ایجنڈے پر نہیں تھی۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کل کا ایجنڈا اُٹھا کر دیکھ لیں اگر اُس میں legislation نہیں ہے تو ہماری غلطی ہے اگر اُس میں موجود ہے تو پھر میری معزز ممبر سے استدعا ہو گی کہ پڑھ کر آیا کریں۔

جناب سپیکر! دوسری بات رپورٹ کے متعلق ہے جو رپورٹ ابھی lay کی گئی ہے رپورٹ کی laying کبھی بھی ایجنڈے پر نہیں ہوتی مجھے حیرانی ہے کہ میرے محترم بھائی ڈپٹی سپیکر بھی رہے ہیں laying of report کبھی بھی ایجنڈے پر نہیں ہوتی تو اس لئے یہ ایجنڈے پر نہیں تھی۔

جناب سپیکر! تیسری بات کمیٹی کے متعلق فرمایا کہ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی ہمیں اس بات سے کوئی انکار نہیں ہے کہ کمیٹی تھی۔ آپ کمیٹی کا اجلاس بلائیں، کمیٹی کے جو ممبران تھے آپ جو چار پانچ معزز ممبران تھے اکٹھے ہو جائیں اجلاس کریں، سپیکر صاحب کو اپنی رپورٹ دیں جو طریق کار ہے۔ سپیکر صاحب جو بھی احکامات دیں گے ہم اُس پر عملدرآمد کریں گے آپ اپنی میٹنگ کر کے رپورٹ دے دیں اُس رپورٹ پر ہم عملدرآمد کریں گے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجہ کی بات سے agree کرتا ہوں دیکھیں تین حکومتی ممبرز ہیں اور دو اپوزیشن سے میں اور خواجہ سلمان رفیق ہیں ٹائم حکومت رکھ دے۔ جب ہم نے دھرنا ختم کروایا تھا اس کے اندر یہ decision ہوا تھا کہ وہ پانچ ممبرز جو PEF کے ہیں وہ بھی آ کر بیٹھیں گے اور اُن کی بات سن کر فیصلہ کیا جائے گا تو اُن پانچ ممبرز کو بھی آپ بلا لیں اور آج کسی وقت کا ٹائم رکھ دیں ہم بالکل بیٹھ کر اس کے اوپر فیصلہ بھی کرنے کو تیار ہیں اور اُس کا way forward بھی دینے کو تیار ہیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: رانامشہود احمد خان! آپ سیشن کے فوراًبعد میٹنگ کا ٹائم رکھ لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! دیکھیں جو PEF کے پانچ لوگ یہاں آنے ہیں چونکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر entry بند ہے اُن پانچ لوگوں کے نام خواجہ سلمان رفیق آپ کو دے دیتے ہیں اُن پانچ لوگوں کی entry کروائیں اور جو تین حکومتی ممبرز ہیں اُن کو بھی اطلاع کروائیں ہم میٹنگ کر کے آپ کو بتادیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ وزیر قانون سے سیشن کے بعد مل لیں اور میٹنگ کا ٹائم رکھ لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ ٹائم رکھوادیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: اب وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 20-2019
کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 25 اور 26 بابت سال 2019۔ نمبر 1، 2، 3، 6، 8، 10، 11 اور 12 بابت سال 2020 کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپوٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جولائی 2020 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

تحریک استحقاق نمبر6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 25اور26بابت سال2019۔ نمبر1، 2، 3، 6، 8، 10، 11اور12بابت سال2020 کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپوٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جولائی2020تک کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

تحریک استحقاق نمبر6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 25اور26بابت سال2019۔ نمبر1، 2، 3، 6، 8، 10، 11اور12بابت سال2020 کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپوٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جولائی2020تک کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ذراclear کر دیں کہ یہ جو بات کی گئی ہے کل بھی بات ہوئی تھی وزیر قانون نے بھی اس کا جواب دیا تھا آپ تین بجے کا ٹائم، چار بجے کا ٹائم، دو بجے کا ٹائم کوئی ایسا ٹائم بتا دیں جس میں سب stakeholders کو اطلاع ہو جائے اور وہ میٹنگ ہو جائے۔ یہ باتوں میں بات ختم ہو جائے گی کہ اجلاس کے بعد میٹنگ رکھ لیں، وزیر قانون سے مل لیں گے اس طرح سے توکام نہیں چلے گا۔ آپ3:00 بجے کا ٹائم رکھ دیں، 4:00 بجے کا ٹائم رکھ دیں کوئی بھی ٹائم رکھ دیں اور بتا دیں تا کہ سب اُس وقت وہاں پر موجود ہوں۔ بہت شکریہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جی، وزیر قانون بیٹھے ہیں ابھی آپ پوچھ کر ٹائم اور اطلاع اسمبلی سیکرٹریٹ کو کر دیں، PEFوالوں کے پانچ نام خواجہ سلمان رفیق دے دیتے ہیں، آپ میٹنگ 3:00 بجے کے لئے بُلا لیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! اس سیشن کے بعد میٹنگ رکھ لیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ مجھے جو نام دیں گے جو ہمارے concerned minister ہیں ہم اُن کو بھی اطلاع کروا دیتے ہیں، سرکاری ممبران کو بھی اطلاع کروا دیتے ہیں جیسے آپ حکم دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون نے commit کر دیا ہے سیشن کے بعد اطلاع کروا دیتے ہیں، کل سیشن کے بعد کر لیں گے۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ خوراک کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1334 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1335 جناب نیاز حسین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1741 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور میں مستقل اور عارضی مراکز خرید گندم سے متعلقہ تفصیلات

*1741: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنے مراکز خرید گندم مستقل اور کتنے عارضی بنانے کا ارادہ ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں محکمہ کے گوداموں میں کتنی گندم پڑی ہوئی ہے؟

(ج) کتنی گندم گنجیوں میں ذخیرہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں مزید گندم کے گودام بنانے اور مراکز خرید گندم قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) امسال اس ضلع میں کتنی گندم حکومت کسانوں سے خرید کرے گی؟

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) ضلع قصور میں چھ مستقل اور آٹھ عارضی مراکز خریداری بنائے گئے ہیں۔

(ب) اس وقت ضلع قصور کے گوداموں میں 44,255 میٹرک ٹن گندم پڑی ہے۔

(ج) 16,553 میٹرک ٹن گندم گنجیوں میں ذخیرہ کی گئی ہے۔

(د) حکومت ضلع قصور میں مزید گودام تعمیر کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

(ہ) امسال ضلع قصور میں کسانوں سے 58,891 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ہ) میں پوچھا گیا تھا کہ امسال اس ضلع میں کتنی گندم حکومت کسانوں سے خرید کرے گی اور اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ امسال ضلع قصور میں کسانوں سے 58,891 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری صرف وزیر موصوف سے یہ درخواست ہے کہ یہ جو گندم خرید کی گئی ہے اس کے لئے باردانے کی فراہمی کا مسئلہ پچھلے سال بھی تھا اور اس سال بھی ہے۔ اگر اتنی بڑی مقدار میں گندم خریدی جائے گی تو پھر باردانے کی ترسیل بھی مؤثر ہونی چاہئے میری صرف اتنی سی درخواست ہے۔

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے جو بات کی ہے تو ان کے سوال کے جواب میں پہلے ہی تمام چیزیں clear کر کے لکھ دی گئی ہیں۔ ان کے ضلع قصور میں 60 فیصد گندم خرید کر لی گئی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ آپ کے حکم کے مطابق ہم اس پر پہرہ دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1931 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2590 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2759 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں گندم سٹور کرنے کے لئے گوداموں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2759: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام موجود ہیں اور کیا ان گوداموں کی تعداد ضرورت کے مطابق ہے؟

(ب) اگر ان گوداموں کی تعداد ضرورت کے مطابق نہیں ہے تو کیا حکومت نئے گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مالی سال 20-2019 میں گوداموں کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ گودام کب تک تعمیر ہوں گے؟

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) صوبہ بھر میں کل 197 پی آر سنٹرز ہیں، جن میں تقریباً 21 لاکھ میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے کہ اسی طرح 185 فلیگ سنٹرز ہیں جن میں گندم ذخیرہ کی جاتی ہے مزید ضرورت پڑنے پر گنجیوں کی تعداد بڑھائی جاتی ہے۔ محکمہ خوراک نے زیادہ سے زیادہ 72 لاکھ میٹرک ٹن گندم سال 19۔2018 میں ذخیرہ کی تھی۔

(ب) عموماً ہر سال محکمہ 30 تا 35 لاکھ میٹرک ٹن تک گندم خرید کر کے ذخیرہ کرتا ہے جس کے لئے موجودہ گودام کافی ثابت ہوتے ہیں حکومت گندم کو طویل عرصہ تک ذخیرہ کرنے کی غرض سے سائلوز بنا رہی ہے ان سائلوز کی تعداد آٹھ ہے اوران میں تیس ہزار میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے جبکہ مزید سائلوز بنانے پر کام جاری ہے۔

(ج) جاری شدہ سکیم کے تحت 30 ہزار میٹرک ٹن گندم کی ذخیرہ کاری کے لئے کنکریٹ سائلوز ضلع بہاولپور کی تعمیر کے لئے 100 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال جز(الف) کے جواب سے متعلقہ ہے جس میں محکمے نے بیان کیا ہے کہ گندم ذخیرہ کرنے کے لئے مزید ضرورت پڑنے پر گنجیوں کی تعداد بڑھائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک تو یہ گنجیاں کیا ہوتی ہیں، ان کا انتظام کیسے کیا جاتا ہے اور گنجیوں میں گندم کو زیادہ سے زیادہ کتنی دیر تک ذخیرہ کیا جاسکتا ہے نیز سال 2018-19 میں کتنی گنجیاں بنائی گئی تھیں؟

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں میری بہن کا تعلق بھی ہماری طرح شہر سے ہی ہے۔ ہم نے بھی ابھی تک صرف گنجے دیکھے تھے گنجیاں نہیں دیکھی تھیں تو گنجیوں کے بارے میں ہم بتائے دیتے ہیں کہ گنجیوں میں عارضی طور پر گندم ذخیرہ کی جاتی ہے اور اس کو اوپر سے مٹی سے لیپ کرتے ہیں تو اس کو گنجیاں کہتے ہیں۔ آج کل canvas بھی اس کے اوپر لگاتے ہیں اس کے علاوہ میری بہن کوئی اور سوال ہے تو بتادیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ سال 2018-19 میں کتنی گنجیاں بنائی گئی تھیں؟

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! ہم 45 لاکھ میٹرک ٹن گندم میں سے 73 فیصد گندم خرید چکے ہیں اور لاہور کے لئے ہم نے 37 فیصد گندم خرید لی ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ج) کے جواب سے متعلقہ ہے کہ کنکریٹ سائلوز ضلع بہاولپور کی تعمیر کے لئے 100 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے تو اس میں سے اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

سینئر وزیر /وزیر خوراک(جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر!جز(ج) کے حوالے سے ہم نے 20ہزار میٹرک ٹن گندم کی خریداری کرنی ہے اس کے لئے 100 ملین رقم مختص کی گئی تھی اس کا civil work ہو چکا ہے لیکن ابھی تک وہاں پر مشینیں نہیں لگیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو بھی بہت جلد کروا دیں گے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!میرا اس حوالے سے ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کے جز(الف) میں جو جواب دیا گیا ہے کہ کیا وہ جواب صحیح ہے حالانکہ سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ صوبہ بھر میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام، گنجیاں نہیں بلکہ گوداموں کی بات کی جا رہی ہے کہ کتنے گودام موجود ہیں اور کیا ان گوداموں کی تعداد ضرورت کے مطابق ہے؟

جناب سپیکر!اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ بھر میں کل 197 پی آر سنٹرز ہیں، جن میں تقریباً 21لاکھ میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے کہ اسی طرح 185 فلیگ سنٹرز ہیں جن میں گندم ذخیرہ کی جاتی ہے تو یہ irrelevant جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں specifically صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو سوال کیا گیا تھا اس کا اس میں جواب نہیں ہے اس بارے میں منسٹر صاحب بتا دیں؟

سینئر وزیر /وزیر خوراک(جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر!جی، ملک ندیم کامران ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر /وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان): جناب سپیکر! معزز ممبر کی خدمت میں عرض ہے کہ 197 ہمارے پی آر سنٹرز ہیں جو کہ covered ہیں ان کو ہی آپ پی آر سنٹرز کہتے ہیں اور اسی طرح 185 فلیگ سنٹرز ہیں تو ان دونوں کی capacity کو اگر آپ اکٹھا کریں تو ہمارے پاس اکیس لاکھ میٹرک ٹن گندم رکھنے کے لئے 197 پی آر سنٹرز ہیں جو کہ covered ہیں اور بقیہ گندم گنجیوں کی شکل میں سٹور کی جاتی ہے ابھی اگر ہمارے پاس کل گندم 45 لاکھ میٹرک ٹن ہو تو آپ اس میں سے اکیس لاکھ میٹرک ٹن گندم نکال دیں تو بقیہ گندم پی آر سنٹرز میں رکھی جائے گی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں نے specifically جو بات پوچھی تھی اس کا جواب منسٹر صاحب نے نہیں دیا۔ آپ بھی اس چیز کو مانیں گے اور میں اس چیز کو prove بھی کر سکتا ہوں کیونکہ سوال میں صرف یہ پوچھا گیا تھا کہ ہمارے پاس گندم سٹور کرنے کے لئے گودام موجود ہیں یہ جو آپ کے پی آر سنٹرز ہیں اور اس کے بعد گنجیاں لگائی جاتی ہیں اور ان کو پھر cover کیا جاتا ہے آپ کو بھی پتا ہے کہ میں اس فیلڈ سے تین ساڑھے تین سال منسلک رہا ہوں تو یہ مجھے کافی حد تک پتا ہے تو آپ کا جتنا بھی جواب ہے۔ یہ سارے کا سارا ہی غلط ہے۔ اس سوال کے اگر جز (ب اور ج) پر بھی چلے جائیں تو اس میں بھی غلطی ہے کیونکہ جز (ج) میں بہاولپور کا ذکر کیا ہے جبکہ سوال میں پنجاب کی بات کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! سوال میں بہاولپور کا تو نام ہی نہیں لیا گیا اور اسی طرح جز (ب) کو اگر دیکھیں تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ہر سال محکمہ 30 تا 35 لاکھ میٹرک ٹن تک گندم خرید کر کے ذخیرہ کرتا ہے جس کے لئے موجودہ گودام کافی ثابت ہوتے ہیں لہٰذا گوداموں کی بات ہو رہی ہے نہ کہ پی آر سنٹرز اور گنجیوں کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ تمام چیزوں کو سمجھتا ہوں میں صرف آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے لکھا ہے کہ ذخیرہ کرنے کے لئے silos بنانے پر کام جاری ہے۔ یہاں محکمہ خوراک کے relevant لوگ بیٹھے ہیں لہٰذا میں یہ clear کر دوں کہ اس کے لئے کافی کام ہوا تھا اس کے لئے

پیسے بھی مختص کئے گئے تھے، ٹینڈرز بھی call کئے گئے تھے جن میں کچھ qualify بھی کر گئے تھے اور بعد میں وہ reject بھی ہو گئے تھے۔ اس میں یہ سوال بھی کیا گیا تھا کہ اس کے لئے کتنے پیسے مختص ہوئے ہیں لیکن اس کا یہاں پر کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کو دوبارہ throughout check کریں چونکہ اس میں 90 percent details available نہیں ہیں لہٰذا آئندہ اس کا پوری طرح جواب لے کر آئیں۔

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبد العلیم خان): ملک ندیم کامران آپ کو جو لگتا ہے کہ جواب میں کمی ہے ہم وہ کمی پوری کروادیں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرا مطلب ہے کہ جواب پورا نہیں آیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جواب صحیح کروادیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2781 محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2894 محترمہ طحٰیا نون کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3195 جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3277 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کا لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں میں ملاوٹ شدہ دودھ تیار کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3277: **جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی کی کارروائی کا فوکس صرف لاہور پر ہے یا کہ وہ صوبہ بھر کے دوسرے بڑے شہروں مثلاً گوجرانوالہ، فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان وغیرہ میں بھی کارروائی کرتی ہے؟

(ب) سال 2019 میں ملاوٹ شدہ اور کیمیکل والے دودھ کے کتنے کیسز پکڑے گئے کتنے افراد کے خلاف مقدمات درج ہوئے اور چالان عدالتوں میں پیش کئے گئے سزا پانے والے افراد کی تعداد مع مدت سزا اور جرمانے کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی ایسا لائحہ عمل بنانے کی کوشش کر رہی ہے کہ جعلی ملاوٹ شدہ اور کیمیکل سے تیار شدہ دودھ بنانے والے اڈے اور فیکٹریاں موقع پر ہی ختم کی جاسکیں اور اس مکروہ کاروبار میں ملوث افراد کو عبرت ناک سزائیں دی جاسکیں؟

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ بعدازاں مورخہ 14۔ اگست 2017 سے حکومت پنجاب نے پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار پورے صوبہ میں وسیع کر دیا اور تب سے صوبہ بھر میں اپنا کام تندہی سے سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) سال 2019 میں ملاوٹ شدہ اور کیمیکل والے دودھ کا کاروبار کرنے والے افراد کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی قوانین کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے گوجرانوالہ، فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان میں کل 6824 احاطوں کا معائنہ کیا گیا۔ دوران چیکنگ 5855 احاطوں کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے، 650 احاطوں کو جرمانے کی مد میں کل 3,623,300 روپے جرمانہ عائد کیا گیا، 55 احاطوں کو مکمل سیل کیا گیا جبکہ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث 2 افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی گئی اور کل 14519 لیٹر دودھ، 255 کلو گرام مکھن، 328 کلو گرام دہی اور 203 کلو گرام کریم تلف کر دی گئی۔ اس کے علاوہ ڈیری سیفٹی ٹیمز نے ریڈ کے دوران لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ اور ملتان میں کل 4258 دودھ سے بھری گاڑیوں کو چیک کیا جن میں سے 3989 گاڑیاں پاس قرار پائیں، 269 گاڑیاں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی طرف سے وضع کردہ معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے فیل ہوئیں اور کل 93040 لیٹر دودھ موقع پر تلف کر دیا گیا تاکہ عوام الناس کو معیاری صحت بخش اور صاف ستھرا دودھ مہیا کیا جاسکے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی قوانین کے مطابق جعلی، ملاوٹ شدہ اور کیمیکل سے دودھ تیار کرنے والے اڈوں اور فیکٹریوں کو موقع پر سیل کرتی ہے اور بعد ازاں ان احاطوں کا لائسنس منسوخ کرتی ہے تا کہ اس مکروہ کاروبار کو روکا جاسکے اور ایسے کاروبار میں ملوث افراد کی حوصلہ شکنی کی جاسکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I have seen the answer and satisfied with answer. I am thankful to the learned minister.

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 3393 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3399 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3401 بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3414 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3447 سید عثمان محمود کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3452 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3509 بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! سوال نمبر 3593 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں فوڈ اتھارٹی کے قیام اور فیصل آباد میں ملاوٹ کے خلاف چھاپوں سے متعلقہ تفصیلات

*3593: **محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اکتوبر 2019 سے فیصل آباد میں ملاوٹ یا غیر معیاری پراڈکٹس کے خلاف کتنے چھاپے مارے؟

(ب) ضلع فیصل آباد میں کئے گئے بریک ڈاؤن کے دوران ان مینوفیکچرر اور مالکان کے نام کی تفصیل دی جائے جن کے خلاف بریک ڈاؤن ہوا نیز ان کے خلاف لئے گئے اقدامات اور سزاؤں کی مکمل تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں؟

سینئر وزیر / وزیر خوراک (جناب عبدالعلیم خان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اکتوبر 2019 سے اب تک ملاوٹ مافیا اور غیر معیاری پروڈکٹس تیار و فروخت کرنے والوں کے خلاف کل 197 چھاپے مارے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے بریک ڈاؤن کے دوران 197 احاطوں کا معائنہ کیا۔ دورانِ معائنہ 33 احاطوں کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے گئے جبکہ ناقص و غیر معیاری اشیاء خورد و نوش تیار و فروخت کرنے والے مینوفیکچرز کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 141 احاطوں کو سیل کیا گیا اور 119 احاطوں کو 43 لاکھ 65 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا جبکہ غیر معیاری اشیاء خورد و نوش جن میں تقریباً 6909 کلو گرام مصالحہ جات، 5979 لیٹر دودھ، 4077 ڈیری پروڈکٹس، 262 کلو گرام کھویا اور 40 کلو گرام شہد تلف کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں غیر معیاری اشیاء خورد و نوش تیار و فروخت کرنے پر 7 ذمہ داران کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر! میں جواب سے بالکل مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا اور تقریباً سوال بھی ختم ہو گئے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 194/20 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔ جی، پیش کریں۔

فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور کا بی ڈی ایس کے طلباء سے اضافی فیس کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک انتہائی اہمیت کا معاملہ زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور نے 15-2014 کے دوران بی ڈی ایس کے داخلے کئے اور یہ چار سالہ ڈگری تھی جس کی سالانہ فیس تقریباً دس لاکھ روپے تھی۔ اسی دوران پاکستان کی عدالت عظمیٰ نے حکم صادر فرمایا کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز فیسوں میں اضافہ نہیں کریں گے بلکہ داخلے کے وقت جو فیس تھی اس پوری ڈگری کی completion تک وہی فیس لیں گے اور جن میڈیکل کالجوں نے فیسوں میں اضافہ کر کے بچوں سے وصولی کی تھی وہ عدالت عظمیٰ نے واپس کروا دی تھیں۔ عدالت عظمیٰ کے احکامات کے برعکس فاطمہ میموریل ہسپتال کالج آف میڈیسن اینڈ ڈینٹسٹری شادمان لاہور نے ایکٹ کیا ہے کہ جب وہاں زیر تعلیم بچوں نے چار سال مکمل کر کے فائنل امتحان دے کر ڈگری کے حصول اور ہاؤس جاب کے انتظار میں تھے تو کالج انتظامیہ نے انہیں 2 لاکھ 38 ہزار 824 روپے کا نوٹس بھیج دیا ہے کہ یہ فوری جمع کرائیں اور جمع نہ کرانے کی صورت میں ایک ہزار روپے یومیہ جرمانہ ہو گا یہاں اس کالج میں بی ڈی ایس کی تعلیم حاصل کرنے والے بچے جنہوں نے اپنے روشن مستقبل کے لئے چار سال دن رات محنت کی اور ان کے غریب والدین نے اپنے پیٹ کاٹ کر، ماؤں نے اپنے زیور بیچ کر صرف فیس کی مد میں فی بچہ تقریباً 45 لاکھ روپیہ کالج کے خزانے میں جمع کرایا لیکن جب ان کی کشتی منزل پر پہنچنے لگی تو اچانک مذکورہ کالج کی انتظامیہ کی حرص اور پیسے کی حوس نے کروٹ لی اور بغیر وجہ اور خلاف قانون، بی ڈی ایس ڈگری سے فارغ ہونے والے تمام بچوں کو مزید فیس کا نوٹس بھیج دیا۔ کالج ہذا کی انتظامیہ کے اس ظالمانہ ایکٹ سے نہ صرف بچے اور ان کے غریب والدین شدید effect ہوئے ہیں بلکہ یہ پاکستان کی سب سے بڑی عدلیہ عدالت عظمیٰ کے احکامات کی بھی صریحاً violation ہے جس سے نہ صرف مذکورہ بچے اور ان کے والدین پریشانی اور اضطراب میں مبتلا ہیں بلکہ پنجاب بھر کے طالب

علموں اور ان کے والدین بھی ہیجانی کی کیفیت ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! بنیادی طور پر فاطمہ میموریل میڈیکل کالج پرائیویٹ میڈیکل کالج ہے۔ جب داخلہ ہوتا ہے تو سب کو پتا ہوتا ہے کہ فیس کا structure یہی ہے لیکن اس تحریک میں کسی violation کا ذکر نہیں ہے۔ فیسیں بڑھانے اور کم کرنے کے حوالے سے عرض ہے کہ وہ ایک certain limit پر فیس لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے تحریک میں جو ذکر کیا ہے اس میں کوئی increase نہیں آیا جس بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ I don't think there is such increase.

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اس میں کوئی violation ہوئی ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری بیٹی بھی پرائیویٹ میڈیکل میں پڑھتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! میں نے ابھی آپ کو اجازت نہیں دی لیکن آپ نے بولنا ہی شروع کر دیا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ کی تحریک التوائے کار پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ کسی violation کا ذکر نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ وصولی ہوئی ہے، صرف یہ میڈیکل کالج والے زیادہ وصولیاں نہیں کر رہے بلکہ سب کر رہے ہیں۔ میں نے پچھلے اجلاس میں بات کی تھی اور آپ نے حکم دیا کہ ان کو لکھیں کہ یہ وصولی نہ کریں۔ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے یہ بالکل بے لگام ادارے ہیں، اپنی مرضی سے کالجز کھل جاتے ہیں، اپنی مرضی سے فیسیں لیتے ہیں۔ یہ عدالت کو مانتے ہیں اور نہ ہی اسمبلی اور باقی اداروں کو مانتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں آپ اس حوالے سے پوری انفارمیشن لے لیں جب پورا جواب آ جائے گا تو پھر اسے take up کر لیں گے لہٰذا ابھی اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے اس حوالے سے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! لاہور میڈیکل و ڈینٹل کالج میں میری اپنی بیٹی پڑھتی ہے اور میں یہ فیس ادا کر رہی ہوں۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد categorically یہ کہا گیا کہ فیسیں واپس کی جائیں گی، اس کے لئے کمیٹیاں بنائی گئیں کمیٹیوں نے کالجز کے visit کئے لیکن اس کے باوجود سپریم کورٹ نے جو کہا تھا اس کے مطابق پیسے واپس نہیں کئے گئے۔ یہ صرف فاطمہ میموریل کی بات نہیں ہے بلکہ پورے پرائیویٹ میڈیکل کالجز same یہی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کی first hand information آپ کو دینے کے لئے کھڑی ہوئی تھی کہ میں نے یہ دو لاکھ فیس ادا کی ہے، سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ واپس کی جائے جو کہ نہیں ہوئی، even بچوں کو کلاسز میں یہ کہا گیا کہ چونکہ ہم آپ کو facilities دیتے ہیں، ہم آپ کو یہاں پر patronize کرتے ہیں اس لئے کوئی شکایت نہیں کرے گا، کوئی باہر نہیں جائے گا۔ یہ حالات ہیں اور گورنمنٹ کی یہ writ ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز جو چاہتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے یہ درست کہا ہے کہ فیس کا ایک structure ہوتا ہے اور اس کے اندر ہر سال increase کی جاتی ہے لیکن اس پر بھی سپریم کورٹ نے قدغن لگائی تھی کہ آپ specific limit سے زیادہ increase نہیں کر سکتے لیکن اس کی بھی violation ہوتی ہے۔ یہ تمام چیزیں on the face of it موجود ہیں، میں فیس ادا کر رہی ہوں آپ مجھے متاثرین میں سمجھ لیں اور میں آپ کو یہ first hand information دے رہی ہوں اور میں facts کے ساتھ ثابت کر سکتی ہوں چونکہ میرے پاس رسیدیں موجود ہیں۔ حکومت نے پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو بالکل چیک نہیں کیا۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کی violation کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کی طرف سے جو احکامات دیئے گئے تھے ان میں سے ایک پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اب جو نئے بچے داخل ہو رہے ہیں ان سے بھی enhanced fee وصول کی جا رہی ہے جو کہ ظلم ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ منسٹر ہیلتھ صاحبہ! آپ اس معاملے کا تفصیلی جواب منگوالیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ اس بارے میں ہاؤس کی کمیٹی بنادیں۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحبہ اس بارے میں پہلے ساری انفارمیشن حاصل کرلیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اس حوالے سے تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ آپ بے شک ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی قیادت میں ہاؤس کی آج ہی کوئی short کمیٹی بنادیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ پہلے محکمہ کی طرف سے اس کا جواب آجائے تو پھر اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! اگر یہ تحریک التوائے کار pending ہوگئی تو پھر بات دو مہینے تک چلی جائے گی یعنی بہت تاخیر ہو جائے گی۔ اس بارے میں فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔ آپ اس کے لئے کوئی time limit مقرر کردیں۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہوگا بلکہ ہم اس معاملے کو top priority پر رکھیں گے۔ اگلے اجلاس میں اس تحریک التوائے کار کو سب سے پہلے take up کیا جائے گا۔ اگلے اجلاس میں جب تحاریک التوائے کار شروع ہوں گی تو سب سے پہلے اس تحریک التوائے کار کو take up کیا جائے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک گزارش کرنی چاہوں گا۔ آپ نے ایک کمیٹی بنائی تھی اور اس کمیٹی نے مذاکرات کئے تھے اور ان مذاکرات کے نتیجے میں باہر دھرنا ختم ہو گیا تھا۔ آپ کل تشریف نہیں لاسکے۔ میں نے آج صبح بھی اس بابت بات کی تھی۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! کیا آپ سکول والے مسئلے کے حوالے سے بات کر رہے ہیں؟

رانا مشہود احمد خان: جی، بالکل میں سکول والے مسئلے کے بارے میں عرض کر رہا ہوں۔ آپ نے توشفقت فرمائی تھی لیکن ان کی ابھی تک دادرسی نہیں ہوسکی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! اس بارے میں کیا up date ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان نے اس معاملے کو پہلے بھی point out کیا تھا اور اس کا تو وزیر قانون پہلے جواب دے چکے ہیں۔ معزز ممبر اب پھر اس معاملے کو repeat کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی رانا مشہود احمد خان نے اس بارے میں بات کی تھی اور میں نے اس کے جواب میں یہ گزارش کی ہے کہ یہ اپنے ممبران کے نام مجھے دے دیں۔ حکومت کے جو ممبران مذاکرات کے لئے ان کے ساتھ گئے تھے یہ ان کے نام بھی دے دیں۔ ان سب کو اطلاع کروا کر اس کی میٹنگ رکھوا لیتے ہیں۔ یہ بات already طے ہو چکی ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ موصوف ممبر اب اس میں سے کیا نکالنا چاہتے ہیں؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے کہا تھا کہ میٹنگ کا time fix کر دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان! آپ ممبران کے نام دیں گے تو پھر ہی میٹنگ کا time fix کیا جائے گا۔ اجلاس ختم ہوتا ہے تو اس کی میٹنگ کے لئے کوئی time طے کر لیتے ہیں۔ صرف یہی ایک مسئلہ نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے مسائل ہیں۔ اس میں اتنا زیادہ سیخ پا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنے ممبران کے نام دے دیں۔ دو تین دن کے بعد اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ اپنے ممبران کے نام وزیر قانون کو دے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جب Corona Virus Pandemic آیا تھا تو سکولوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ سکولوں کو بند کرنے کے حوالے سے سندھ حکومت اور خیبر پختونخوا حکومت نے جو SOPs and notification جاری کئے ان میں یہ طے کر دیا گیا تھا کہ ایڈمنسٹریٹو سٹاف سکولوں میں جاتا رہے گا تا کہ admissions اور دوسرے معاملات کو دیکھا جا سکے۔ بد قسمتی سے حکومت پنجاب کی طرف سے جو نوٹیفکیشن جاری کیا گیا اس میں اس طرح کی کوئی clarity نہیں تھی۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! میرا خیال ہے کہ محکمہ تعلیم نے بعد میں اس نوٹیفکیشن کو ٹھیک کر دیا تھا کیونکہ کالجز اور یونیورسٹیوں کا ایڈمنسٹریٹو سٹاف اپنی اپنی ڈیوٹی پر جا رہا ہے۔ کیا سکولوں کے حوالے سے کوئی ایسا نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! سکولوں کے حوالے سے کوئی ایسا نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: یونیورسٹیوں اور کالجوں کے حوالے سے تو نوٹیفکیشن جاری ہو گیا ہے کہ ان کا ایڈمنسٹریٹو سٹاف ڈیوٹی پر جاتا رہے گا تاکہ اساتذہ کو تنخواہیں وغیرہ ملتی رہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! غالباً سکولوں کے بارے میں بھی یہ نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔ میں چیک کر کے عرض کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! اگر نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوا تو پھر یہ بڑی زیادتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔ میں confirm کر کے بتا دوں گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اصل میں یہ ایسا کرتے ہیں کہ ایک نوٹیفکیشن جاری کر دیتے ہیں کہ ایک ہفتے کے لئے فلاں ضلع کے سکولوں کے انتظامی دفاتر کھول دیئے جائیں۔ اس سے بہت زیادہ confusion پھیل رہا ہے۔ یہ بچوں کے مستقبل کا سوال ہے کیونکہ ان کے آگے admissions ہونے ہیں۔ اسی طرح سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق فیسوں میں 20 فیصد جو کمی ہونی تھی حکومت پنجاب وہ بھی نہیں کروا سکی۔ مجھے کوئی ایک مثال بتا دیں کہ فلاں سکول کے بچوں کی فیسوں میں بیس فیصد کمی کی گئی ہے۔ یہ بھی ایک بہت بڑا المیہ ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ اس بارے میں ہاؤس کی کوئی کمیٹی بنا دیں تاکہ فوری طور پر اس کا فیصلہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! اس بارے میں کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر قانون اس بارے میں احکامات جاری کروا دیں۔ وزیر قانون! یہ کام کروا دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی take up کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم "مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی بل 2020" کو take up کرتے ہیں۔

مسودہ قانون گرین انٹرنیشنل یونیورسٹی بل 2020

MR SPEAKER: Now, we take up the Green International University Bill 2020. First reading starts. Ms Khadija Umer may move the motion for consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That the Green International University Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Green International University Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

There were amendments in it, but the same have been withdrawn.

Now, the question is:

> "That the Green International University Bill 2020, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried unanimously.)

CLAUSES 3 TO 17

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 17 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That the Clauses 3 to 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The first amendment is from Ms Khadija Umer. She may move it.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 18 of the Bill, in sub-clause (1)
para "C" be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 18 of the Bill, in sub-clause (1)
para "C" be omitted. "

Now, the question is:

"That in Clause 18 of the Bill, in sub-clause (1)
para "C" be omitted. "

(The motion was carried, unanimously.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, as amended, do stand part
of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 19 TO 30

MR SPEAKER: Now, Clauses 19 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That the Clauses 19 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That the Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umer!

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That the Green International University Bill 2020, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Green International University Bill 2020, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Green International University Bill 2020, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed unanimously.)

قراردادیں
(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: جی، اب ہم مفاد عامہ میں قرارداد take up کرتے ہیں۔ مورخہ 10۔مارچ 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی ہوئی قرارداد لیتے ہیں۔ یہ زیر التواء قرارداد جناب محمد ایوب خان کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔ وزیر خزانہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد جناب محمد بشارت راجہ، جناب محمد حمزہ شہباز شریف، رانا محمد اقبال خان، جناب منشاء اللہ بٹ اور چودھری محمد اقبال کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

سابق معزز وزیر راجہ اشفاق سرور کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ:۔

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 11۔اپریل 2020 کو نہایت مدبر اور ذہین پارلیمنٹیرین راجہ اشفاق سرور کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار اور روایات پر مکمل یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے جمہوریت اور عدلیہ کی آزادی کے لئے جدوجہد کی اور آخری دم تک اپنی پارٹی سے وفادار رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے اور اُن کی شخصیت میں اسلام پسندی اور پاکستانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مرحوم 1988 تا 1990، 1990 تا 1993، 1993 تا

1996، 1997 تا 1999 اور 2013 سے 2018 تک پانچ بار پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ اس تمام عرصہ میں وہ چار بار صوبائی وزیر اور ایک بار مشیر وزیراعلیٰ پنجاب کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور اُن کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما۔ آمین!"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 11۔ اپریل 2020 کو نہایت مدبر اور ذہین پارلیمنٹیرین راجہ اشفاق سرور کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار اور روایات پر مکمل یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے جمہوریت اور عدلیہ کی آزادی کے لئے جدوجہد کی اور آخری دم تک اپنی پارٹی سے وفادار رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے اور اُن کی شخصیت میں اسلام پسندی اور پاکستانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مرحوم 1988 تا 1990، 1990 تا 1993، 1993 تا 1996، 1997 تا 1999 اور 2013 سے 2018 تک پانچ بار پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ اس تمام عرصہ میں وہ چار بار صوبائی وزیر اور ایک بار مشیر وزیراعلیٰ پنجاب کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور اُن کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما۔ آمین!"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 11۔ اپریل 2020 کو نہایت مدبر اور ذہین پارلیمنٹیرین راجہ اشفاق سرور کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار اور روایات پر مکمل یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے جمہوریت اور عدلیہ کی آزادی کے لئے جدوجہد کی اور آخری دم تک اپنی پارٹی سے وفادار رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے اور اُن کی شخصیت میں اسلام پسندی اور پاکستانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مرحوم 1988 تا 1990، 1990 تا 1993، 1993 تا 1996، 1997 تا 1999 اور 2013 سے 2018 تک پانچ بار پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ اس تمام عرصہ میں وہ چار بار صوبائی وزیر اور ایک بار مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب کے طور پر اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور اُن کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما۔ آمین!"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں پچھلے پانچ سال اسی اسمبلی کی ممبر تھی تو راجہ اشفاق سرور انتہائی شفیق انسان تھے۔ انہوں نے میرے ساتھ خاص طور پر بڑے بھائی کا کردار ادا کیا۔ یہ ایوان اُنہیں حقیقی معنوں میں کبھی نہیں بھول سکتا وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ دوسری قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمارے بھائی نے یہ قرارداد پیش کی تھی اس میں انہوں نے اپنے حلقے کا ذکر کیا ہے لیکن ضلع قصور کی تمام تحصیلوں کا کھارا پانی ہے اور آج گورنر پنجاب نے بات کی ہے کہ جس نے اس کام میں delay کی ہے میں اُس کو نہیں چھوڑوں گا اور میں خود اُس کا حساب لوں گا۔ مہربانی فرما کر لوگوں کو گندے پانی سے بچائیں اور یہ منصوبہ جہاں کہیں رُکا ہوا ہے اس کو چلوا دیجئے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

گندم کے آنے والے سیزن میں زمینداروں کو باردانے کی فراہمی اور قیمت کی ادائیگی کا طریق کار وضع کرنے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گندم کے آنے والے سیزن میں زمینداروں کو باردانہ کے حصول اور گندم کی قیمت کی ادائیگی کا ایسا طریق کار وضع کیا جائے کہ زمینداروں کو کوئی پریشانی پیش نہ آئے۔"

جناب سپیکر: جی، قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گندم کے آنے والے سیزن میں زمینداروں کو باردانہ کے حصول اور گندم کی قیمت کی ادائیگی کا ایسا طریق کار وضع کیا جائے کہ زمینداروں کو کوئی پریشانی پیش نہ آئے۔"

ویسے اس دفعہ زمینداروں کو کوئی پریشانی نہیں ہو رہی لہٰذا آپ withdraw کر لیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! کمشنر صاحبان نے آرڈرز جاری کئے ہیں کہ زمیندار اپنے گھر میں صرف پچیس من گندم رکھ سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ زمینداروں نے پورا سال گندم کھانی ہوتی ہے اور اگلے سال گندم کاشت کرنے کے لئے بیج بھی اسی میں سے رکھنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جب اُن کا ٹارگٹ پورا ہو جائے گا وہ open کر دیں گے۔ میں وزیر صاحب سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ زمینداروں سے زبردستی گندم نہ لیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ ہمارے پنجاب میں 75 فیصد زمیندار طبقہ ہے۔ وہ بڑی محنت اور مشقت سے اپنی فصل تیار کرتا ہے جب اُس کی فصل تیار ہو جاتی ہے اور وہ فروخت کرنے کے لئے جاتا ہے تو اُس کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ گندم کی فصل زمیندار کی بڑی اہم فصل ہے تو اگر زمیندار کو بروقت باردانہ مل جائے اور اُس کو گندم کی قیمت مل جائے تو وہ خوشحال ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: ہم نے اس دفعہ video link پر دو میٹنگز کی تھیں جس میں حزب اختلاف کے دوست بھی تھے۔ وزیر خوراک جناب عبدالعلیم خان اور سیکرٹری خوراک کو بلا کر یہ ساری باتیں ہوئی ہیں اور اس دفعہ کافی بہتری ہوئی ہے کہ کوئی ایسی شکایت نہیں آئی ہے۔ بہر حال میں بات کروں گا کہ زمیندار سے زبردستی گندم نہ لی جائے۔ وزیر کان کُنی و معدنیات (جناب عمار یاسر) اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر کان کُنی و معدنیات (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تحفظِ ناموسِ رسالتؐ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تحفظِ ناموسِ رسالتؐ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے خلاف اُٹھنے والی سازشوں پر مؤثر کارروائی کا مطالبہ

وزیر کان کنی و معدنیات (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"اے مسلمانو! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے یعنی مہر لگ گئی اور یہ راستہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا، یہاں سے اب کسی اور نبوت کے اجراء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

(سورۃ الاحزاب آیت 40)

جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"میری امت میں سے تیس افراد ایسے اٹھیں گے جو کذاب (انتہائی جھوٹے) ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص اپنے بارے میں یہ گمان کرتا ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیّین ہوں، اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور فضیلت کا پہلو اس اعتبار سے ہے کہ نبوت آپ ﷺ پر کامل ہو گئی ہے، رسالت کی آپ ﷺ پر تکمیل ہو گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن و حدیث شریف میں حضور ﷺ کے ضمن میں خاص طور پر تکمیل اکمل جیسے الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور آپ پر اپنی نعمتوں کا اِتمام فرمادیا ہے۔"

یہ ایوان وفاقی کابینہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے قادیانیوں کو اس بناء پر اقلیتی کمیشن میں شامل نہیں کیا کیونکہ قادیانی آئین پاکستان کو مانتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں۔

یہ ایوان اعادہ کرتا ہے کہ آئے روز ناموس رسالت ﷺ پر کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ کبھی حج فارم میں تبدیلی کر دی جاتی ہے، کبھی کتب میں سے خاتم النبیّین ﷺ کا لفظ نکال دیا جاتا ہے لیکن آج تک ان سازشیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے لیکن ہمیں تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کی بھیک مانگنی پڑتی ہے۔ یہ ہم سب کے لئے شرم کا مقام ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ جو لوگ ان سازشوں میں ملوث ہیں ان کو بے نقاب کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے۔ مزید یہ کہ اقلیتی کمیشن میں ہندو، سکھ اور مسیحی بیٹھے ہیں ہم نے کبھی ان پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے۔ ہم اقلیتوں کو آئین میں دیئے گئے حقوق کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اگر قادیانیوں کا سربراہ یہ لکھ کر بھیج دے کہ وہ آئین پاکستان کو مانتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں تو ہمیں ان کے اقلیتی کمیشن میں بیٹھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ ختم نبوت کا معاملہ ہمارے لئے ریڈ لائن ہے۔

تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت ﷺ، تحفظ ناموس اصحابِ رسول، تحفظ ناموس اہل بیت اطہار اور تحفظ ناموس امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی چیز نہیں۔ اس پر ہمارا سب کچھ قربان ہے اور اس پر کسی کو ابہام نہیں ہونا چاہئے۔ جزاک اللہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جس کا ختم نبوت پر ایمان نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ یہ بہت خوبصورت قرارداد ہے جس پر میں حافظ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن اس کے اندر وفاقی کابینہ کو خراج تحسین پیش کرنے والے الفاظ صحیح نہیں ہیں۔ وفاقی کابینہ میں نورالحق قادری نے خود کہا کہ چھ کابینہ ممبران نے اس کی مخالفت کی تھی لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمارے اندر کوئی ابہام نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی قرارداد ضرور ہونی چاہئے جس پر ہم سب کہیں کہ ہم من و عن مانتے ہیں لیکن وفاقی کابینہ کو خراج تحسین نہیں بنتا کیونکہ وہاں پر اعتراض ہوا ہے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! بات یہ ہے کہ یہ ساری قرارداد ہاؤس کی طرف سے ہی ہے۔ آپ کا ایک portion صحیح ہے لیکن وفاقی کابینہ کی majority نے اس کے لئے آواز بلند کی اور وہاں اس کمیشن کے حوالے سے فیصلہ ہو گیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ جب تک قادیانیوں کا سربراہ اس کا اعلان نہیں کرتا کہ وہ غیر مسلم ہیں اور آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں اتنی دیر تک ان کو ممبر نہ بنایا جائے۔ یہ فیصلہ وہاں ہو گیا ہے جس کا نوٹیفکیشن بھی ہو گیا اور وفاقی وزیر مذہبی امور نے باقاعدہ میڈیا میں بھی دیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بات صرف یہ ہے کہ یہ قرارداد ہمارے ایمان کا حصہ ہے لیکن آپ کو بھی معلوم ہے کہ کابینہ کی approval ہو چکی تھی۔ جو ترمیم تھی اس کے minutes کے اندر آ چکا تھا لیکن جب اس پر اعتراض ہوا تب اس کے بعد وہ ترمیم واپس لی گئی تھی لہٰذا یہ کابینہ کی نااہلی تھی۔ چودھری شجاعت حسین نے on record آ کر کہا تھا کہ جو ترمیم approve ہو رہی ہے یہ غلط ہے۔ میری اس پر آپ سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! اس وقت یہ بات ہوئی تھی لیکن بعد میں واپس ہو گئی کیونکہ کابینہ کے اندر وزراء نے بھرپور طریقے سے مخالفت کی تھی لہٰذا وہ متفقہ طور پر approve ہو گئی تھی اس لئے اب ہم اس قرارداد میں تفرقہ نہ ڈالیں اور یہاں پر ہمارا اتحاد نظر آنا چاہئے کہ ہم سب ناموس رسالت ﷺ کے لئے اکٹھے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"اے مسلمانو! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے یعنی مہر لگ گئی اور یہ راستہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا، یہاں سے اب کسی اور نبوت کے اجراء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

(سورۃ الاحزاب آیت 40)

جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"میری امت میں سے تیس افراد ایسے اٹھیں گے جو کذاب (انتہائی جھوٹے) ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص اپنے بارے میں یہ گمان کرتا ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیّین ہوں، اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور فضیلت کا پہلو اس اعتبار سے ہے کہ نبوت آپ ﷺ پر کامل ہو گئی ہے، رسالت کی آپ ﷺ پر تکمیل ہو گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم قرآن و حدیث شریف میں حضور ﷺ کے ضمن میں خاص طور پر تکمیل اکمل جیسے الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور آپ پر اپنی نعمتوں کا اِتمام فرما دیا ہے۔"

یہ ایوان وفاقی کابینہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے قادیانیوں کو اس بناء پر اقلیتی کمیشن میں شامل نہیں کیا کیونکہ قادیانی آئین پاکستان کو مانتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں۔

یہ ایوان اعادہ کرتا ہے کہ آئے روز ناموس رسالت ﷺ پر کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ کبھی حج فارم میں تبدیلی کر دی جاتی ہے، کبھی کتب میں سے خاتم النبیّین ﷺ کا لفظ نکال دیا جاتا ہے لیکن آج تک ان

سازشیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے لیکن ہمیں تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کی بھیک مانگنی پڑتی ہے۔ یہ ہم سب کے لئے شرم کا مقام ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ جو لوگ ان سازشوں میں ملوث ہیں ان کو بے نقاب کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے۔ مزید یہ کہ اقلیتی کمیشن میں ہندو، سکھ اور مسیحی بیٹھے ہیں ہم نے کبھی ان پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے۔ ہم اقلیتوں کو آئین میں دیئے گئے حقوق کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اگر قادیانیوں کا سربراہ یہ لکھ کر بھیج دے کہ وہ آئین پاکستان کو مانتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں تو ہمیں ان کے اقلیتی کمیشن میں بیٹھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

ختم نبوت کا معاملہ ہمارے لئے ریڈ لائن ہے۔ تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت ﷺ، تحفظ ناموس اصحابِ رسول، تحفظ ناموس اہل بیت اطہار اور تحفظ ناموس امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی چیز نہیں۔ اس پر ہمارا سب کچھ قربان ہے اور اس پر کسی کو ابہام نہیں ہونا چاہئے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"اے مسلمانو! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے یعنی مہر لگ گئی اور یہ راستہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا، یہاں سے اب کسی اور نبوت کے اجراء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

(سورۃ الاحزاب آیت40)

جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"میری امت میں سے تیس افراد ایسے اٹھیں گے جو کذاب(انتہائی جھوٹے) ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص اپنے بارے میں یہ گمان کرتا ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیّین ہوں، اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور فضیلت کا پہلو اس اعتبار سے ہے کہ نبوت آپ ﷺ پر کامل ہو گئی ہے، رسالت کی آپ ﷺ پر تکمیل ہو گئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم قرآن و حدیث شریف میں حضور ﷺ کے ضمن میں خاص طور پر تکمیل اکمل جیسے الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

" آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور آپ پر اپنی نعمتوں کا اِتمام فرمادیا ہے۔"

یہ ایوان وفاقی کابینہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے قادیانیوں کو اس بناء پر اقلیتی کمیشن میں شامل نہیں کیا کیونکہ قادیانی آئین پاکستان کو مانتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں۔

یہ ایوان اعادہ کرتا ہے کہ آئے روز ناموس رسالت ﷺ پر کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ کبھی حج فارم میں تبدیلی کر دی جاتی ہے، کبھی کتب

میں سے خاتم النبییّن ﷺ کا لفظ نکال دیا جاتا ہے لیکن آج تک ان سازشیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے لیکن ہمیں تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کی بھیک مانگنی پڑتی ہے۔ یہ ہم سب کے لئے شرم کا مقام ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ یہ سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ جو لوگ ان سازشوں میں ملوث ہیں ان کو بے نقاب کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے۔ مزید یہ کہ اقلیتی کمیشن میں ہندو، سکھ اور مسیحی بیٹھے ہیں ہم نے کبھی ان پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے۔ ہم اقلیتوں کو آئین میں دیئے گئے حقوق کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اگر قادیانیوں کا سربراہ یہ لکھ کر بھیج دے کہ وہ آئین پاکستان کو مانتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں تو ہمیں ان کے اقلیتی کمیشن میں بیٹھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

ختم نبوت کا معاملہ ہمارے لئے ریڈ لائن ہے۔ تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت ﷺ، تحفظ ناموس اصحابِ رسول، تحفظ ناموس اہل بیت اطہار اور تحفظ ناموس امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی چیز نہیں۔ اس پر ہمارا سب کچھ قربان ہے اور اس پر کسی کو ابہام نہیں ہونا چاہئے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حافظ عمار یاسر وزیر معدنیات و قدرتی وسائل کو زبردست طریقے سے مبارکباد پیش کرتا ہوں لیکن یقیناً جو رانا مشہود احمد خان نے آواز اٹھائی کہ وفاقی وزیر مذہبی امور نور الحق قادری نے اشارہ کیا اور بتایا کہ پانچ چھ وفاقی کابینہ کے ممبران نے یہ کہا تھا کہ ان کو کمیشن میں شامل کر دیا جائے تو ان کے نام واضح ہونے چاہئیں تاکہ قوم کو پتا چلے کہ ان کے خیر خواہ کون ہیں اور بدخواہ کون ہیں اور میں اس کی مذمت بھی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس موقع پر کورونا وائرس کی طرح قومی اقلیتی کمیشن کا ایک طوفان اُٹھا جس نے کسی سوچی سمجھی سازش کے تحت قادیانیوں کو اقلیتی کمیشن میں شامل کرنے کی کوشش کی تو آپ جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی اور آپ کے بڑے بھائی چودھری شجاعت حسین نے دو ٹوک اعلان کیا کہ ہم اس کمیشن میں قادیانیوں کو شامل کرنے کے حق میں نہیں ہیں اور یہ مشورے کے بغیر کام ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے پوری امت مسلمہ کی ترجمانی کی ہے جس پر میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی 1998 میں جب میرے والد ماجد مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمتہ اللہ علیہ نے "ربوہ" نام کی تبدیلی کی قرارداد پیش کی تھی جس پر تیس سال لگے اور بڑی جدوجہد ہوئی اور مجھے معلوم ہے کہ اس حوالے سے بڑی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں مگر ان سب رکاوٹوں کو آپ نے پرِ کاہ کی حیثیت دیتے ہوئے اس قرارداد کو پیش کرنے کی یہاں منظوری دی۔ الحمدللہ وہ قرارداد منظور ہوئی اور اس وقت سردار حسن اختر موکل ڈپٹی سپیکر شاید chair کر رہے تھے تو وہ قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی۔ اس زمانے میں آپ سپیکر تھے اور آج بھی الحمدللہ آپ سپیکر ہیں، اس وقت کے تمام ممبران اور وزراء جنہوں نے اس قرارداد کی تائید کی تو میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 1974 میں جب قومی اسمبلی میں یہ فیصلہ ہوا جسے قادیانی آج تک 1974 کی قرارداد تسلیم نہیں کرتے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس زمانے میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ، شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر عبدالغفور اور آپ کے بزرگوار چودھری ظہور الٰہی جیسی قدر آور شخصیتوں نے قادیانیوں کے سربراہ کو باقاعدہ 12 دن دیئے مگر قادیانی اپنے

آپ کو مسلمان ثابت نہیں کر سکے تو اس وقت کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو اللہ پاک ان کی بخشش فرمائے، انہوں نے ہمت اور جرأت سے کام لیا اور ان کے کفر کی قرارداد پاس کرائی۔ میرے والد ماجد مولانا منظور احمد چنیوٹی فرمایا کرتے تھے کہ بھٹو صاحب سے مجھے 100 اختلافات تھے لیکن انہوں نے یہ جو کام کیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی بخشش کے لئے کافی ہو گا۔

جناب سپیکر! 1998 میں آپ نے جو کام کیا تھا تو میرا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ آپ، اس زمانے کی کابینہ اور سارے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں انشاء اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا اور یہ ہماری بخشش کا ذریعہ ہو گا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ ہر 4/3 مہینے کے بعد قادیانیوں کا کوئی ہمدرد کھڑا ہوتا ہے اور ان کے لئے کوئی چور راستے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم کہیں تو یہ کہ ہم ریاست مدینہ کی بنیادوں پر اس ملک کی بنیادیں استوار کریں گے لیکن ہمارے وزیر اعظم کی زبان خاتم النبیین ﷺ کا لفظ کہنے سے لڑکھڑا جاتی ہے۔ اسی جماعت کے لوگ امریکہ اور انگلینڈ میں جاتے ہیں اور وہاں قادیانیوں سے ووٹ مانگتے ہیں۔ اسی جماعت کے لوگ وہاں جاتے ہیں اور جا کر ان قادیانیوں سے امداد لیتے ہیں۔ (شیم شیم)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار اپنی اپنی نشستوں پر کھڑی ہو گئیں)

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ غیرت کسی چیز کا نام ہے اور حضور ﷺ نے ایک موقع پر صحابہ کرام سے فرمایا تھا کہ میں تم سب سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ پاک مجھ سے بھی بڑا غیرت مند ہے۔ غیرت بھی کسی چیز کا نام ہوتی ہے اور افسوس کی بات ہے کہ قادیانی یہ کہیں کہ جو مرزا قادیانی کے اوپر ایمان نہیں لاتے وہ تمام کنجریوں کی اولاد ہیں۔

جناب سپیکر! وہ اپنے اوپر ایمان نہ لانے والوں کی ماؤں کو کنجری کہے اور ہمارے دل میں رحم آ جائے اور ہم کہیں کہ وہ بھی پاکستان کے باسی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں نے 1974 سے اس قرارداد کو تسلیم نہیں کیا اس لئے 7۔ ستمبر 1974 سے لے کر آج تک قادیانی ہر روز پاکستان کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد الیاس چنیوٹی !ٹھیک ہے آپ کا مؤقف آ گیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔ جناب محمد الیاس چنیوٹی! آپ کا کوٹا پورا ہو گیا ہے اور اب آپ تشریف رکھیں۔ اجلاس کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے لہٰذا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(58)/2020/2236. Dated: 12th May, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Parvez Elahi, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Tuesday, May 12, 2020 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: May 12th, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL ALEEM KHAN, MR. *(Minister for food)*

Answers to the questions REGARDING-
-Action against factories producing adulterated milk *(Question No. 3277*)* 169
-Details about wheat godowns *(Question No. 2759*)* 164
-Raids of Punjab Food Authority against producers of substandard edibles in Faisalabad *(Question No. 3593*)* 171
-Wheat purchase centres in Kasur *(Question No. 1741*)* 163

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Charging of extra fee from students of BDS by Fatima Memorial Hospital College of medicine and Dentistry Shadman, Lahore 172

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-
-8th May, 2020 3
-11th May, 2020 69
-12th May, 2020 149

AHMAD SHAH KHAGGA, MR. *(Parliamentary Secretary for Energy)*
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 103

AMMAR YASIR, MR. *(Minister for Mines & Minerals)*
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 185

Resolution REGARDING-
-Demand for affective legislation for Tahafaz-e-Khatam-e-Nabowat and Tahafaz-e-Namoos-e-Rasalat (PBUH) 186

AUTHORITIES-
-Of the House 5

AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 106

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 57

B

BILLS-
-The Code of Criminal Procedure (Punjab Amendmet) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 96-98
-The Green International University Bill 2020 *(Considered and*

PAGE NO.

passed by the House) 178-181
-The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020 *(Considered and passed by the House)* 98-100

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

D

DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 40-66, 101-145

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Privilege Motions of 2019-20 160
-Public Account Committee No. I and II 155

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demises of Raja Ashfaq Sarwar (Ex Minister) and father of Mian Abdul Rauf, MPA 15
FIRDOUS RAHNA, MS.
question REGARDING-
-Raids of Punjab Food Authority against producers of substandard edibles in Faisalabad *(Question No. 3593*)* 170
FOOD DEPARTMENT-
questions REGARDING-
-Action against factories producing adulterated milk *(Question No. 3277*)* 168
-Details about wheat godowns *(Question No. 2759*)* 164
-Raids of Punjab Food Authority against producers of substandard edibles in Faisalabad *(Question No. 3593*)* 170
-Wheat purchase centres in Kasur *(Question No. 1741*)* 162

H

HASSAN MURTAZA, SYED
ADJOURNMENT MOTION regarding-

PAGE NO.

-Charging of extra fee from students of BDS by Fatima Memorial Hospital College of medicine and Dentistry Shadman, Lahore 172

I

IMRAN NAZEER, KHAWAJA
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 123

K

KHADIJA UMER, MS.
BILL *(Discussed upon)-*
-The Green International University Bill 2020 178

M

MANAN KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 102
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

point of order REGARDING- 73, 157

-Demand for payment of dues to PEF Schools
MINISTER FOR ENERGY
-See under Muhammad Akhtar, Mr.
MINISTER FOR FOOD
-See under Abdul Aleem Khan, Mr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.
MINISTER FOR MINES & MINERALS
-See under Ammar Yasir, Mr.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION
-See under Yasmin Rashid, Ms.
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION
-See under Zaheer Ud Din, Ch.
MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 138
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

Resolution REGARDING- 15, 181

-Sad demise of Raja Ashfaq Sarwar Ex Minister
MOTION regarding-
185

PAGE NO.

-Suspension of rules for presentation of a resolution

MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.

question REGARDING- 168

-Action against factories producing adulterated milk *(Question No. 3277*)*

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

question REGARDING- 162

-Wheat purchase centres in Kasur *(Question No. 1741*)*

MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*

DISCUSSION On-

-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 101

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

questions REGARDING-

-Details about Gynae ward in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1289*)* 81

-Establishment of Burn Unit in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1288*)* 75

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

BILLS *(Discussed upon)-*

-The Code of Criminal Procedure (Punjab Amendmet) Bill 2020 96

-The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Bill 2020 98

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Public Account Committee No. I and II 158

ORDINANCES *(Laid in the House)-*

-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance, 2020 37

-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance, 2020 35

-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2020 35

-The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 37

-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 37

-The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2020 36

-The Stamp (Amendment) Ordinance 2020 36

MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 15

-ON SAD DEMISE FATHER OF MIAN ABDUL RAUF,

PAGE NO.

MPA 30

question REGARDING-

-Number of Ultra Sound, ECG and CT Scan machines in Hospitals of PP-172 Raiwind *(Question No. 3617*)*

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

DISCUSSION On-

-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 117

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

Resolution REGARDING-

-Demand to set procedure for provision of bags and payment of price of wheat to farmers in upcoming wheat season 184

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-8th May, 2020 14

-11th May, 2020 72

-12th May, 2020 154

NAZIR AHMAD CHOHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Bait-ul-Maal)*

DISCUSSION On-

-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 132

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 21st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 8th May, 2020 196

-Summoning of 21st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 8th May, 2020 1

O

OFFICERS-

-Of the House

11

ORDINANCES *(Laid in the House)-*

-The Code of Civil Procedure (Punjab Amendment) Ordinance, 2020

-The Punjab Infectious Diseases (Prevention and Control) Ordinance, 2020 37

-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2020 35

-The Punjab Prevention of Hoarding Ordinance 2020 35

-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Ordinance 2020 37

-The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils 37

PAGE NO.

(Amendment) Ordinance 2020 36

-The Stamp (Amendment) Ordinance 2020 36

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 21st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 8th May, 2020 15

Parliamentary Secretaries- 9

-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR BAIT-UL-MAAL

-See under Nazir Ahmad Chohan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENERGY

-See under Ahmad Shah Khagga, Mr.

points of order REGARDING-

-Demand for getting Corona Virus Test of Assembly staff and MPAs 16

-Demand for payment of dues to PEF Schools 73, 157

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about District Head Quarter Hospital Jhang *(Question No. 3395*)* 25

-Number of Ultra Sound, ECG and CT Scan machines in Hospitals of PP-172 Raiwind *(Question No. 3617*)* 30

-Provision of insoline per month to the RHCs BHUs and THQ Hospitals of PP-264 *(Question No. 3183*)* 23

-STEP TAKEN FOR CONTROL OVER DENGUE DECEASE *(QUESTION NO. 3462*)* 28

PAGE NO.

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 21ST SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY of the Punjab commenced on 8th May, 2020 196

Q

questions REGARDING-

FOOD DEPARTMENT-
-Action against factories producing adulterated milk *(Question No. 3277*)* 168
-Details about wheat godowns *(Question No. 2759*)* 164
-Raids of Punjab Food Authority against producers of substandard edibles in Faisalabad *(Question No. 3593*)* 170
-Wheat purchase centres in Kasur *(Question No. 1741*)* 162

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-
-Details about District Head Quarter Hospital Jhang *(Question No. 3395*)* 25
-Number of Ultra Sound, ECG and CT Scan machines in Hospitals of PP-172 Raiwind *(Question No. 3617*)* 30
-Provision of insoline per month to the RHCs BHUs and THQ Hospitals of PP-264 *(Question No. 3183*)* 23
-Step taken for control over Dengue decease *(Question No. 3462*)* 28

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-
-Action against quacks in 2014 to 2019 *(Question No. 3806*)* 84
-Details about Gynae ward in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1289*)* 81
-Establishment of Burn Unit in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1288*)* 75
-Recruitment against vacant posts of scale 17 and above in Children Hospital Lahore *(Question No. 3807*)* 91

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

question REGARDING- 164
-Details about wheat godowns *(Question No. 2759*)*

RAHEELA NAEEM, MRS.

question REGARDING- 25
-Details about District Head Quarter Hospital Jhang *(Question No. 3395*)*

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-8th May, 2020 13
-11th May, 2020 71
-12th May, 2020 153

Resolutions REGARDING-
-Demand for affective legislation for Tahafaz-e-Khatam-e-Nabowat and Tahafaz-e-Namoos-e-Rasalat (PBUH) 186
-Demand to set procedure for provision of bags and payment of price of wheat to farmers in upcoming wheat season 184
-Sad demise of Raja Ashfaq Sarwar Ex Minister 181

S

SAEED AKBAR KHAN, MR.

point of order REGARDING- 16
-Demand for getting Corona Virus Test of Assembly staff and MPAs

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

questions REGARDING- 84
-Action against quacks in 2014 to 2019 *(Question No. 3806*)*
-Recruitment against vacant posts of scale 17 and above in Children Hospital Lahore *(Question No. 3807*)* 91

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 41

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 84
-Action against quacks in 2014 to 2019 *(Question No. 3806*)*
-Details about Gynae ward in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1289*)* 81
-Establishment of Burn Unit in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1288*)* 75
-Recruitment against vacant posts of scale 17 and above in Children Hospital Lahore *(Question No. 3807*)* 91

SUMMONING-
-Notification of summoning of 21st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 8th May, 2020 1

PAGE NO.

U

UMER TANVEER, MR.
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 49

USMAN MEHMOOD, SYED
DISCUSSION On-

-FORTH COMING BUDGET AND CORONA VIRUS DISEASE **52**

questions REGARDING-
-Provision of insoline per month to the RHCs BHUs and THQ Hospitals of PP-264 *(Question No. 3183*)* **23**
-Step taken for control over Dengue decease *(Question No. 3462*)* 28

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease **141**

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING- 85
-Action against quacks in 2014 to 2019 *(Question No. 3806*)* 26
-Details about District Head Quarter Hospital Jhang *(Question No. 3395*)* 81
-Details about Gynae ward in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1289*)* 76
-Establishment of Burn Unit in DHQ Teaching Hospital Sahiwal *(Question No. 1288*)* 31
-Number of Ultra Sound, ECG and CT Scan machines in Hospitals of PP-172 Raiwind *(Question No. 3617*)* 23
-Provision of insoline per month to the RHCs BHUs and THQ Hospitals of PP-264 *(Question No. 3183*)*

PAGE

NO.

-Recruitment against vacant posts of scale 17 and above in Children Hospital Lahore *(Question No. 3807*)* 91
-Step taken for control over Dengue decease *(Question No. 3462*)* 29

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED
DISCUSSION On-
-Forth coming Budget and Corona Virus Disease 63

Z

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions of 2019-20 160